قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا القرآن اُنزل علی سبعۃ احرف فاقرءوا ما تیسر منہ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب

www.KitaboSunnat.com

طیبۃ النشر

مصنفہ

محرر الفن علامہ ابی الخیر شمس الدین محمد بن الجزری المتوفی ۸۳۳ھ

مع ترجمہ و شرح اردو مسمی بہ

توضیح العشر

فی

طیبۃ النشر

از فخر القراء حضرت مولانا حافظ قاری عبد اللہ صاحب مدرس جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

جانشین حضرت مولانا قاری عبد الرحمن صاحب مکی قدس اللہ سرہ العزیز

حسب فرمائش

مولوی محمد عثمان صاحب مینجر کتب خانہ فخریہ امروہی دروازہ مرادآباد شاہی پریس میں طبع ہوکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

23515
نمبر 11918

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمداً لمن جعل شمس المعارف مشرقةً فی قلوب احبابہٖ۔ وصلوٰۃً وسلاماً علی سیدنا محمد المؤید بکتابہٖ۔ وعلی اٰلہ الکرام وصحبہ الفخامؓ اما بعد

کہتا ہے مسکین عبداللہ مرادآبادی کہ قراآت عشرہ کے علم حاصل کرنے میں سب سے زیادہ نافع اور عمدہ اور مختصر کتاب علامہ جزری کی طیبہ ہے جس کو انہوں نے اپنی کتاب نشر سے نظم کیا ہے۔ مگر چونکہ اُس کا سمجھنا اور سمجھانا قدرے دشوار تھا۔ اور اپنے ممالک میں اُس کی کوئی شرح بھی کسی کو دستیاب نہیں تھی۔ صرف ایک نسخہ قلمی بزبان عربی ایک جگہ سے ملا اور وہ بھی اکثر مقامات سے ناقص سو غالباً علامہ نویری کی وہ شرح نہیں ہے اُس کی تسہیل کے لئے مجھ سے بعض نے فرمایا۔ اس وجہ سے اللہ پاک کا نام لے کر میں نے اس کام کو شروع کیا اور زیادہ تر اس کے حل میں اتحاف اور شرح مذکورہ سے میں نے مدد لی ہے سو باللہ التوفیق وھو حسبی ونعم الوکیل۔

قال الشیخ الامام القدوۃ الھمام مفخر العلماء المحققین افضل الفضلاء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

المتأخرین محی السنة خاتم مجتہد الامتۃ قاضی القضاۃ والمدرسین فی کل بلد حتی البلد الامین شمس الملۃ والدین ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد بن الجزری الشافعی تغمدہ اللہ بالرحمۃ والرضوان واسکنہ فسیح الجنان آمین۔۔

www.KitaboSunnat.com

قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ الْجَزَرِي	۱	يَا ذَا الْجَلَالِ ارْحَمْهُ وَاسْتُرْ وَاغْفِرِ	

یعنی کہا محمد بن جزری نے خدائے ذوالجلال اس پر رحم کرے اور اس کے عیوب کو چھپا دے اور اس کے گناہوں کو بخشے۔ **ف** قولہ قال مقولہ قول کا آئندہ شعر سے آخر کتاب تک سب اور یاذا الجلال درمیان میں جملہ معترضہ دعائیہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا يَسَّرَهْ	۲	مِنْ نَشْرِ مَنْقُوْلِ حُرُوْفِ الْعَشَرَةْ	

یعنی تمام تعریف اور تمام شکر اللہ ہی کے لئے ہیں اس بات پر کہ اس قصیدہ کو کتاب نشر سے جو کہ قراٰت عشرہ میں منقول ہے نظم کرنے میں آسان کر دیا۔

ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ السَّرْمَدِيْ	۳	عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدِ	

یعنی پھر درود اور سلام نازل ہو ہمیشہ اوپر نبی برگزیدہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَلَا	۴	كِتَابَ رَبِّنَا عَلٰى مَا اُنْزِلَا	

یعنی آپ کی آل پر اور اصحاب پر بھی اور ان لوگوں پر کہ جنہوں نے کتاب اللہ کو اس طریقہ پر تلاوت کیا جیسے کہ خداوند تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے (یعنی مع التجوید)

وَبَعْدُ فَالْاِنْسَانُ لَيْسَ يَشْرُفُ	۵	اِلَّا بِمَا يَحْفَظُهٗ وَيَعْرِفُ	

یعنی بعد حمد صلوٰۃ کے جاننا چاہئے کہ انسان شرف اور بڑائی حاصل نہیں کر سکتا مگر قرآن پاک کے حفظ کرنے سے اور اس کے احکام پہچاننے سے۔ جیسے کہ حدیث میں آیا ہے۔ اخرج الطبرانی فی الصغیر من حدیث انس من قرأ القراٰن یقوم بہ اناء اللیل والنہار یحل حلالہ ویحرم حرامہ حرم اللہ لحمہ ودمہ علی النار وجعلہ رفیق السفرۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الکرام البررۃ حتی اذا کان یوم القیمۃ کان القراٰن حجۃ لہ

لِذَاكَ كَانَ حَامِلُوا الْقُرْاٰنِ	۵	أَشْرَافَ الْأُمَّةِ أُولِي الْإِحْسَانِ

یعنی چونکہ بدون قرآن یاد کئے انسان شریف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے قرآن کے حامل یا محافظ امت میں بزرگ ترین اور صاحب احسان ہو گئے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اخرج الطبرانی من حدیث انس حَمَلَۃُ القراٰنِ عرفاءُ اھل الجنۃ و اخرج الشیخان من حدیث عثمانَ خیرکم و فی لفظ افضلکم من تعلّم القراٰنَ وعلّمہٗ اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ:۔

اشراف امتی حملۃ القراٰن واصحابُ اللیل **ف** احسان کی تعریف یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کی جاوے کہ گویا اُس کو دیکھ رہا ہوں۔ اور اگر یہ نہ ہو تو یہ خیال کرے کہ خدا ہم کو دیکھ رہا ہے۔ مگر یہاں احسان سے مُراد فعل حُسن زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔

وَاِنَّهُمْ فِي النَّاسِ اَهْلُ اللّٰهِ	۷	وَاِنَّ رَبَّنَا بِهِمْ يُبَاهِيْ

یعنی وہی حامل قرآن لوگوں میں سے اللہ کے اہل ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اخرج النسائی وابنُ ماجہ والحاکم من حدیث انس اھل القراٰن ھم اھل اللہ وخاصتہٗ۔ **قولہ** واِنّ ربنا الخ یعنی قیامت کے دن قرآن کے حاملین پر فخر فرماویں گے فرشتوں کے سامنے۔ کیونکہ انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے میں اعتراض کیا تھا۔ جیسا کہ قرآن شریف میں مذکور ہے۔ واِذ قال ربُّکَ للملٰئکۃ الاٰیۃ

وَقَالَ فِي الْقُرْاٰنِ عَنْهُمْ وَكَفٰى	۸	بِاَنَّهٗ اَوْرَثَهٗ مَنِ اصْطَفٰى

یعنی قرآن میں اُن کے لئے بہت کچھ تعریف لکھی۔ جیسے کہ ان الابرار لفی نعیم۔ اِنّ اللہ یحب المحسنین۔ واللہ یحب الصابرین۔ واللہ ولیّ المتقین وغیر ذٰلک قولہ وکفی یعنی اتنی ہی تعریف کافی ہے کہ جس کو خداوند تعالیٰ نے چھانٹ لیا اور پسند کر لیا۔ اُس کو اس قرآن پاک کا وارث بنا دیا۔ جیسے قرآن پاک میں آیا ہے ثم اورثنا الکتاب الذین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صطفینا من عبادنا الآیۃ **ف قولہ** قال مقولہ اس کا محذوف ہے یعنی قال ما قال **قولہ** اور ثہ
میر منفصل کا مرجع قرآن ہے۔ **قولہ** من اس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہیں بلکہ
اسل قرآن مراد ہے۔

وَهُوَ فِي الْأُخْرَىٰ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ	۲	فِيهِ وَقَوْلٌ عَلَيْهِ يُسْمَعُ	

یعنی قرآن آخرت میں شفاعت کرے گا اور قاری کے بارے میں اس کی شفاعت قبول
کی جاویگی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے اخرج ابو عبید عن انس مرفوعا القرآن شافع مشفع الخ
قولہ قول علیہ الخ۔ یعنی قرآن کی بات قاری کے لئے قیامت کے دن ضرور سنی جاویگی جیسے
حدیث میں آیا ہے قال علیہ السلام من شفع لہ القرآن یوم القیمۃ نجا۔

يُعْطَىٰ بِهِ الْمُلْكَ مَعَ الْخُلْدِ إِذَا		تَوَّجَهُ تَاجَ الْكَرَامَةِ كَذَا	

یعنی بزرگی اور بڑائی کا تاج پہنا کر قاری کو جنت کا ملک ہمیشہ کے لئے دے دیا جاوے گا
اسی طرح سے قیامت کے دن جنت میں قاری قرآن پڑھتا ہے گا اور جنت کے درجوں
میں چڑھتا رہے گا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اخرج الحاکم من حدیث ابی ھریرۃ یجیئ صاحب القرآن
یوم القیامۃ فیقول القرآن یا رب حلہ فیلبس تاج الکرامۃ ثم یقول یا رب زدہ ارض عنہ
فیرض عنہ ویقال لہ اقرأہ وارقہ ویزاد بکل آیۃ حسنۃ۔
ف قولہ توجہ فعل ماضی **قولہ** کذا اسم اشارہ ہے اور اس کو آئندہ مصرع اولی سے
تعلق ہے۔

يَقْرَأُ وَيَرْقَىٰ دَرَجَ الْجِنَانِ	۱۱	وَأَبَوَاهُ مِنْهُ يُكْسَيَانِ	

قولہ وابواہ الخ یعنی قاری کے ماں باپ جنت کے لباس سے جوڑا پہنائے جاویں گے جیسا کہ
حدیث میں آیا ہے اخرج الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی ھریرۃ رضہ ما من رجل یعلم
ولدہ القرآن الا توج یوم القیامۃ بتاج فی الجنۃ **ف** اول مصرع کی شرح اوپر گذر گئی۔

فَلْيَحْرِصِ السَّعِيدُ فِي تَحْصِيلِهِ	۱۰	وَلَا يَمَلَّ قَطُّ مِنْ تَرْتِيلِهِ	

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی پس چاہئے کہ حرص کے ساتھ کوشش کرے نیک بخت طالب علم قرآن شریف کے حاصل کرنے میں۔ اور نہ گھبراوے کبھی اس کو تجوید کے ساتھ پڑھنے سے۔ ف قولہ فلیحرص یعنی جب کہ قرآن کی اتنی فضیلتیں معلوم ہوگئیں تو چاہئے کہ حرص کرے۔ خلاصہ یہ کہ فا تفریع کے لئے ہے۔

وَلْيَجْتَهِدْ فِيْهِ وَفِيْ تَصْحِيْحِهٖ	13	عَلَى الَّذِيْ نُقِلَ مِنْ صَحِيْحِهٖ	

یعنی چاہئے کہ قرآن کے پڑھنے پڑھانے میں اور جس طور پر کہ صحت کے ساتھ نقل در نقل پہونچا ہے۔ اُسی طریقہ پر صحیح کرنے میں کوشش کرے۔

فَكُلُّ مَا وَافَقَ وَجْهَ نَحْوِ	14	وَكَانَ لِلرَّسْمِ احْتِمَالًا يَحْوِيْ	

یعنی قرآن کا جو لفظ نحو کی کسی وجہ کے موافق ہو جاوے اور رسم عثمانی اُس لفظ کو حاوی ہو اگرچہ احتمالاً ہی حاوی ہو۔

وَصَحَّ اِسْنَادًا هُوَ الْقُرْاٰنُ	15	فَهٰذِهِ الثَّلَاثَةُ الْاَرْكَانُ	

یعنی وہ لفظ صحیح الاسناد بھی ہو تو ان شرطوں سے وہ قرآن ہوگا پس یہ تین ارکان ہیں قرآن کے
ف خلاصہ یہ ہوا کہ قرآنیت کے لئے تین شرط ہیں۔ ایک تو یہ کہ نحو کے موافق ہو خواہ نحاۃ کے نزدیک متفق علیہ ہو یا مختلف فیہ۔ دوسرے یہ کہ رسم خط عثمانی سے بھی نکل سکے خواہ صراحۃً یا ضمناً۔ تیسرے یہ کہ سند اس کی صحیح ہو۔ تو ان تین شرطوں کے ساتھ قرآن مانا جاوے گا۔

وَحَيْثُمَا يَخْتَلُّ رُكْنٌ اَثْبِتِ	16	شُذُوْذَهٗ لَوْ اَنَّهٗ فِي السَّبْعَةِ	

یعنی جب کہ ان تین ارکان میں سے کوئی رکن بھی مختل اور خلل پذیر ہو جاوے تو سمجھ لو اور ثابت رکھو کہ وہ لفظ شاذ ہے۔ اگرچہ وہ سبعہ مشہورہ ہی میں سے کیوں نہ ہو۔

فَكُنْ عَلٰى نَهْجِ سَبِيْلِ السَّلَفِ	17	فِيْ مُجْمَعٍ عَلَيْهِ اَوْ مُخْتَلِفِ	

یعنی ان تین ارکان کو سمجھنے کے بعد متقدمین اور سلف صالحین کے طریقہ پر ہو جانا چاہئے۔ جس قرأت کو انہوں نے متفق علیہ اور متواتر لکھ دیا ہے۔ یا مختلف فیہ اور شاذ لکھ دیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ویسا ہی ماننا چاہیے۔

وَاَصْلُ الِاخْتِلَافِ اَنَّ رَبَّنَا	اَنْزَلَهُ بِسَبْعَةٍ مُهَوِّنَا

یعنی اصل بنا اختلاف کی یہ ہے کہ رب العزت نے قرآن پاک کو سبعہ احرف کے ساتھ نازل فرمایا ہے۔ تاکہ بندوں پر سہولت ہو جاوے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ **قولہ** مھوّنا بمعنی سہولت اور آسانی کے۔

وَقِيلَ فِي الْمُرَادِ مِنْهَا اَوْجُهٌ	وَكَوْنُهُ اخْتِلَافَ لَفْظٍ اَوْجَهٌ

یعنی اوپر حدیث جو مذکور ہوئی۔ اُس کے مطلب میں مراد میں بہت اقوال بیان کئے گئے ہیں قریب چالیس کے بعض نے لکھا کہ سات قبائل کی زبان مراد ہے۔ جیسے کہ ہذیل۔ ثقیف۔ قریش۔ کنانہ۔ تمیم۔ ہوازن۔ یمن اور بعض نے لکھا ہے کہ سات احکام مراد ہیں جیسے کہ حرام حلال محکم متشابہ۔ امثال۔ انشا۔ اخبار اور بعض نے لکھا کہ ناسخ۔ منسوخ۔ خاص عام مجمل مبیّن مفسر مراد ہیں وغیر ذالک۔ **قولہ** دکونہ الخ یعنی سب سے زیادہ ذی وجاہت اور عمدہ قول یہ ہے کہ سبعہ احرف سے الفاظ کا اختلاف مراد ہے۔ کیونکہ خواہ قرأت شاذ ہو یا متواتر یا موضوع اس میں سات طرح کا اختلاف ہو گا ایک یہ کہ حرکات میں اختلاف ہو بلا تغیر معنی اور صورت لفظ کے جیسے کہ یحسب کے سین مفتوح و مکسور ہونے میں اختلاف ہے۔ دوسرے یہ کہ حرکات میں اختلاف ہو اور معنی میں تغیر آ جاوے بلا تغیر صورت لفظ جیسے کہ فتلقّی آدم من ربہ کلمات۔ تیسرے یہ کہ حروف میں اختلاف ہو اور معنی میں تغیر ہو جاوے بلا تغیر صورت لفظ کے۔ جیسے تبلوا و تتلوا۔ چوتھے یہ کہ حروف میں اختلاف ہو اور صورت متغیر ہو جائے اور معنی میں تغیر نہ ہو۔ جیسے بصطۃ و بسطۃ۔ پانچویں یہ کہ معنی اور صورت لفظ دونوں میں تغیر ہو جاوے۔ جیسے کہ اشد منکم اور اشد منھم چھٹے یہ کہ کلمہ کی تقدیم تاخیر میں اختلاف ہو جیسے یقتلون فیقتلون ساتویں یہ کہ کسی حرف کی زیادتی یا کمی میں اختلاف ہو۔ جیسے اوصی ووصی پس سبعہ احرف سے یہ سبعہ اوجہ مراد ہونا زیادہ اچھا قول معلوم ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَامَ بِهَا أَئِمَّةُ الْقُرْآنِ	۲۰	وَمُحْرِزُو التَّحْقِيقِ وَالْإِتْقَانِ

یعنی قرآن کی خدمت کے لئے بہت سے ائمہ جو کہ تحقیق اور یادداشت کے ساتھ قرآن کی حفاظت کرنے والے تھے مستعد اور قائم رہے ہیں۔ خدا اُن کو جزائے خیر دیوے۔

وَمِنْهُمْ عَشْرُ شُمُوسٍ ظُهَّرَا	۲۱	ضِيَاؤُهُمْ وَفِي الْأَنَامِ انْتَشَرَا

یعنی اُن ائمہ میں سے دس امام مثل آفتاب کے ایسے ہیں کہ اُن کی روشنی ظاہر ہوئی۔ اور خلقت میں پھیل گئی۔

حَتَّى اسْتَمَدَّ نُورُ كُلِّ بَدْرٍ	۲۲	مِنْهُمْ وَعَنْهُمْ كُلُّ نَجْمٍ دُرِّي

یعنی اُن دس ائمہ سے ہر ایک کے پھر شاگرد ہوئے جو کہ مثل ماہتاب کے ہیں اور اُن کی روشنی بھی پھیل گئی **قولہ وعنہم** الخ یعنی اُن بدور کے لئے بھی شاگرد ہیں جو کہ مثل کواکب اور نجوم چمکدار ہیں۔ **ف** عشر شموس سے دس قاری مراد ہیں اور بدور سے اُن قاریوں کے دو دو راوی مراد ہیں اور نجوم سے اُن راویوں کے شاگرد مراد ہیں جن کو طُرق کہتے ہیں۔

وَهَاهُمْ يَذْكُرُهُمْ بَيَانِي	۲۳	كُلُّ إِمَامٍ عَنْهُ رَاوِيَانِ

یعنی خبردار ہو جاؤ ان شموس بدور نجوم کو اب میرا بیان ذکر کرے گا (یعنی اب میں ان سب کو بیان کروں گا) **قولہ** کل امام الخ یعنی ہر امام کے لئے دو دو راوی ہیں۔ جیسے کہ آئندہ شعر سے مفصل بیان آئے گا۔

فَنَافِعٌ بِطَيْبَةٍ قَدْ حَظِيَا	۲۴	فَعَنْهُ قَالُونُ وَوَرْشٌ رَوَيَا

یعنی اول قاری امام نافع ہیں کہ جنہوں نے مدینہ طیبہ میں سکونت کا حصہ لیا ہے۔ اور اُن سے قالون اور ورش نے روایت کی ہے (یعنی یہ دونوں اُن کے راوی ہیں)

وَابْنُ كَثِيرٍ مَكَّةٌ لَهُ بَلَدْ	۲۵	بَزٍّ وَقُنْبُلٌ لَهُ عَلَى سَنَدْ

یعنی عبداللہ ابن کثیر نے شہر مکہ کی سکونت اختیار کی تھی اور یہ دوسرے امام ہیں اور بزی اور قنبل اُن کے راوی ہیں بالواسطہ **ف قولہ** علی سند یعنی بالواسطہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ثُمَّ اَبُوْ عَمْرٍو فَيَحْيٰى عَنْهُ ۔ 26 ۔ وَنَقَلَ الدُّوْرِيْ وَسُوْسٍ مِنْهُ

یعنی تیسرے امام ابوعمرو بصری ہیں پس یحییٰ یزیدی نے اُن سے پڑھا اور دوری اور سوسی نے ان یحییٰ سے نقل کیا۔ گویا بواسطہ یحییٰ کے ابوعمرو کے یہ لوگ شاگرد ہیں۔

ثُمَّ ابْنُ عَامِرِ الدِّمَشْقِيْ بِسَنَدْ ۔ 27 ۔ عَنْهُ هِشَامٌ وَابْنُ ذَكْوَانَ وَرَدْ

یعنی چوتھے امام ابن عامر دمشقی ہیں۔ ان سے ہشام اور ابن ذکوان بالواسطہ وارد ہوئے۔

ثَلَاثَةٌ مِنْ كُوْفَةٍ فَعَاصِمْ ۔ 28 ۔ فَعَنْهُ شُعْبَةٌ وَحَفْصٌ قَائِمْ

یعنی تین امام کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ اوّل عاصم اُن سے شعبہ اور حفص نے تعلق قایم کیا ہے۔

وَحَمْزَةٌ عَنْهُ سُلَيْمٌ فَخَلَفْ ۔ 29 ۔ مِنْهُ وَخَلَّادٌ كِلَاهُمَا اغْتَرَفْ

یعنی دوسرے کوفی حمزہ ہیں اُن سے سلیم نے پڑھا اور سلیم سے خلف بزار اور خلاد نے علم کا چنگل بھر لیا۔

ثُمَّ الْكِسَائِيُّ الْفَتٰى عَلِيٌّ ۔ 30 ۔ عَنْهُ اَبُو الْحَارِثِ وَالدُّوْرِيُّ

یعنی تیسرے کوفی کسائی ہیں جو کہ ایک جوان تھے ان کا نام علی ہے۔ اُن سے ابوالحارث اور دوری نے پڑھا ہے۔ اور یہ دوری وہی ہیں جو اوپر گذرے ہیں۔

ثُمَّ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْحَبْرُ الرِّضٰى ۔ 31 ۔ فَعَنْهُ عِيْسٰى وَابْنُ جَمَّازٍ مَضٰى

یعنی پھر آٹھویں امام ابوجعفر ہیں جو کہ لائق ہیں پسندیدہ ہیں۔ اُن کے شاگرد عیسیٰ اور ابن جماز گذرے ہیں۔

تَاسِعُهُمْ يَعْقُوْبُ وَهُوَ الْحَضْرَمِيْ ۔ 32 ۔ لَهُ رُوَيْسٌ ثُمَّ رَوْحٌ يَنْتَمِيْ

یعنی نویں امام یعقوب حضرمی ہیں۔ اور اُن سے رُویس اور رَوح نے ترقی اور نمو پایا۔

وَالْعَاشِرُ الْبَزَّارُ وَهُوَ خَلَفٌ ۔ 33 ۔ اِسْحَاقُ مَعْ اِدْرِيْسَ عَنْهُ يَعْرِفُ

یعنی دسویں امام خلف بزار ہیں اور اسحاق و ادریس انہیں کی شاگردی کے معروف و مشہور ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَهٰذِہِ الرُّوَاۃُ عَنْہُمْ طُرُقٌ	بِہَا اَصَحُّہَا فِی نَشْرِنَا یُحَقَّقُ

یعنی ہر امام کے ساتھ جو دو دو راوی مذکور ہوتے ہیں۔ ان رُواۃ کے لئے بھی شاگرد ہیں جن کو اصطلاح میں طُرق کہتے ہیں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب نشر میں ان طُرق کو جو بالکل صحیح ثابت ہوئے تحقیق کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ **ف**: جو اختلاف امام کی طرف منسوب ہو اُس کو قراءت کہتے ہیں اور جو رُواۃ کی طرف منسوب ہو اُس کو روایت کہتے ہیں۔ اور جو رُواۃ سے کے شاگردوں کی طرف منسوب ہو اُس کو طریق کہتے ہیں۔

بِاثْنَیْنِ فِی اثْنَیْنِ وَاِلَّا اَرْبَعٌ	فَہِیَ زُہَا اَلْفُ طَرِیْقٍ تَجْمَعُ

یعنی ہر راوی کے لئے یا تو چار شاگرد دو دو ہوں گے یعنی دو کے واسطے سے یا بلا واسطہ چار ہوں گے پس اس حساب سے بیس رُواۃ کے شاگرد اسی ہوئے اور دو دو کی مثال یہ ہے۔ جیسے کہ ورش کے دو شاگرد ہیں ازرق اور اصبہانی پھر ازرق کے دو شاگرد نحاس اور ابن سیف۔ اور اصبہانی کے دو شاگرد ہبۃ اللہ اور مطوعی۔ پس ورش کے لئے ازرق اور اصبہانی کے واسطہ سے چار شاگرد ہوئے نحاس اور ابن سیف اور ہبۃ اللہ اور مطوعی اور بلا واسطہ چار شاگرد کی مثال یہ ہے جیسے کہ ادریس کے لئے شطی اور مطوعی اور ابن بویان اور قطیعی۔ **قولہ فہی** یعنی ان اسی طرق کے پھر بہت بہت شاگرد ہوئے کہ جن کی شمار قریب ہزار تک پہونچتی ہے اور وہ سب نشر میں بالتفصیل مذکور ہیں اور جمع ہیں۔

جَعَلْتُ رَمْزَہُمْ عَلَی التَّرْتِیْبِ	مِنْ نَافِعٍ کَذَا اِلٰی یَعْقُوْبِ

یعنی تو ائمہ اور اُن کے اشارہ رواۃ کے لئے میں نے رمز مقرر کی ہے۔ علی الترتیب نافع سے یعقوب تک۔ **ف** آئندہ شعر میں جو ابج دہز مذکور ہے اُس کے حروف سے رمز قائم کی ہے۔ وہ کل نو کلمے ہیں۔ ہر کلمہ کا اوّل حرف امام کی رمز ہے اور دوسرا حرف پہلے راوی کی رمز ہے اور تیسرا دوسرے راوی کی جیسے ابج میں الف نافع کے لئے اور با قالون کے لئے اور جیم ورش کے لئے ...

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ا	امام نافع	ب	قالون	ج	ورش	د	امام ابن کثیر مکی	ہ	بزی
ز	قنبل	ح	امام ابوعمرو بصری	ط	دوری	ی	سوسی	ک	امام ابن عامر
ل	ہشام	م	ابن ذکوان	ن	امام عاصم	ص	شعبہ	ع	حفص
ف	امام حمزہ	ض	خلف	ق	خلاد	ر	امام کسائی	س	ابوالحارث
ت	دوری	ث	امام ابوجعفر	خ	عیسیٰ	ذ	ابن جماز	ظ	امام یعقوب
غ	رُویس	ش	روح	•	امام خلف بزار	•	اسحاق	•	ادریس

اَبُجْ دَھَزْ حُطِّیْ کَلِمْ نَصَعْ فَضَقْ	۳۱	رَسَتْ تَخِذْ ظَغَشْ) عَلٰی ھٰذَا النَّسَقْ

قولہ علی ہذا النسق یعنی اس طریقہ پر جیسے کہ ابج دہز بیان کی ہے رمز سمجھنا چاہئے۔

وَالْوَاوُ فَاصِلٌ وَلَا رَمْزَ يَرِدْ	۳۲	عَنْ خَلَفٍ لِاَنَّهٗ لَمْ يَنْفَرِدْ

یعنی ابجد ہوز کی صرف واؤ باقی رہ گئی تھی۔ اس کو مصنف نے اس کام کے لئے رکھا ہے کہ جب ایک قرأت بیان کر چکیں گے اور دوسری شروع کریں گے تو دونوں کے درمیان میں واؤ کو فصل کے لئے لادینگے اگر التباس کا خوف ہوگا۔ ورنہ نہیں قولہ و لا رمز الخ یعنی خلف بزار کے ان کے رُواۃ کے لئے رمز نہیں لکھی اس لئے کہ وہ کوفیین سے کسی لفظ میں تنہا اختلاف نہیں کرتے ہیں کسی نہ کسی قاری یا راوی کے ساتھ متفق ہو جاتے ہیں اور اگر کسی لفظ میں اتفاقاً اختلاف ہوگا تو ان کا نام صراحۃً لکھ دینگے۔

وَحَيْثُ جَا رَمْزٌ لِوَرْشٍ فَهْوَ اَ	۳۳	لِاَزْرَقٍ لَدَى الْاُصُولِ يُرْدٰى

اس شعر سے مصنف اصطلاحات بیان کرنی شروع کرتے ہیں یعنی جس جگہ اصول میں ورش کی رمز لکھی جاوے یعنی جیم تو وہ ان کے شاگرد ازرق کے لئے خیال کی جاویگی اور فرش میں ازرق اور اصبہانی دونوں کے لئے۔

وَالْاَصْبَهَانِيْ كَقَالُوْنَ وَاِنْ	۳۴	سَمَّيْتُ وَرْشًا فَالطَّرِيْقَانِ اِذَنْ

یعنی اصول میں ورش کی رمز سے تو صرف ازرق مراد ہوں گے۔ جیسا کہ اوپر گذرا اور اصبہانی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی قرأۃ مثل قالون کے ہوگی اور اگر کسی جگہ ورش کی رمز نہ لکھی جاوے بلکہ خود اُن کا صراحۃً نام لکھیں تو اس وقت نام سے دونوں طریق متفق سمجھے جاوینگے۔

(فَمَدَنِیٌّ) ثَامِنٌ فَنَافِعُ ۱ (بَصْرِیُّھُمْ) ثَالِثُھُمْ وَالتَّاسِعُ

یعنی جب کہ مدنی لکھیں گے تو اس سے آٹھوں قاری یعنی ابوجعفر اور نافع مراد ہوں گے۔ **قولہ** بصریہم الخ یعنی جب کہ بصری لکھیں گے تو اس سے ابوعمرو جو کہ ترتیب میں تیسرے قاری ہیں اور یعقوب جو کہ نویں ہیں مراد ہوں گے۔

وَخَلَفٌ فِی الْکُوفِ وَالرَّمْزُ (کَفٰی) ۲ وَھُمْ بِغَیْرِ عَاصِمٍ لَھُمْ (شِفَا)

یعنی خلف بزار بھی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور تمام کوفیین کی رمز کفیٰ ہے یعنی جب کہ کفی لکھیں تو اس سے عاصم حمزہ کسائی خلف بزار مراد ہوں گے۔ **قولہ** وہم بغیر الخ یعنی عاصم کے سوا تینوں کوفیین کی رمز شفا ہے۔ پس شفا کے مدلول حمزہ کسائی خلف ہیں۔

وَھُمْ وَحَفْصٌ (صَحْبُ) ثُمَّ (صُحْبَۃٌ) ۳ مَعْ شُعْبَۃٍ وَخَلَفٌ وَشُعْبَۃُ

یعنی انہیں حمزہ و کسائی و خلف کی رمز مع حفص کے صحب ہے **قولہ** ثم الخ یعنی انہیں حمزہ و کسائی و خلف کی رمز مع شعبہ کے صحبہ ہے **قولہ** وخلف الخ یعنی خلف بزار اور شعبہ کی رمز صفا ہے۔ جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے۔

(صَفَا) وَحَمْزَۃٌ وَبَزَّارٌ (فَتًی) ۴ حَمْزَۃُ مَعْ عَلِیِّھِمْ (رِضًی) أَتٰی

قولہ وحمزہ الخ یعنی حمزہ اور خلف بزار کی رمز فتی ہے **قولہ** حمزہ الخ یعنی حمزہ اور کسائی کی رمز رضیٰ آئی ہے **ف قولہ** صفا اس کا اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

وَخَلَفٌ مَعَ الْکِسَائِیِّ (رَوٰی) ۵ وَثَامِنٌ مَعْ تَاسِعٍ فَقُلْ (ثَوٰی)

یعنی خلف اور کسائی کی رمز روی **قولہ** وثامن الخ یعنی ابوجعفر اور یعقوب کی رمز ثوی ہے۔

وَمَدَنٍ (مَدًا) وَبَصْرِیٌّ (حَمَا) ۶ وَالْمَدَنِی وَالْمَکِّیُّ وَالْبَصْرِیُّ (سَمَا)

یعنی بعض جگہ نافع اور ابوجعفر کے لئے تخفیف کے واسطے بجائے مدنی کے مدا لکھیں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ وبصری الخ یعنی ابوعمرو اور یعقوب جو کہ بصری ہیں ان کی رمز حما ہے قولہ والمدنی یعنی مدنی اور مکی اور بصری کی رمز سما ہے۔ پس سما کے مدلول نافع و ابوجعفر و ابن کثیر و ابوعمرو یعقوب ہوئے۔

مَلكٌ وَبَصْرِيٍ (حَقٌّ) مَلكٌ مَدَنِي	(حِرْمٌ) وَعَمَّ شَامِيُهُمْ وَالْمَدَنِي

یعنی مکی اور بصری کی رمز حق ہے پس مدلول حق ابن کثیر و ابوعمرو و یعقوب ہوئے۔ قولہ مک الخ یعنی مکی اور مدنی کی رمز حرم ہے پس حرم کے مدلول ابن کثیر و نافع و ابوجعفر ہوئے۔

قولہ وعم الخ یعنی ابن عامر اور نافع و ابوجعفر کی رمز عم ہے۔

وَحَبْرٌ ثَالِثٌ وَمَكٍّ دَكَنْ	كُوفٍ وَشَامٍ وَيَجِيءُ الرَّمْزُ

یعنی ابوعمرو اور ابن کثیر کی رمز حبر ہے قولہ کنز الخ یعنی چاروں کوفیین اور ابن عامر کی رمز کنز ہے۔ قولہ ویجئ الخ جب مصنف رمز حرفی و کلمی کے بیان سے فارغ ہوئے تو ان کے فروع کا بیان شروع کیا اور چند اصطلاح اس کے بعد ذکر کیں پس کہا یجئ الرمز الخ۔ یعنی حرف مختلف فیہ سے رمز حرفی و کلمی قبل بھی آویں گی اور بعد بھی جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے۔

قَبْلُ وَبَعْدُ وَبِلَفْظٍ اَغْنِي	عَنْ قَيْدِهِ عِنْدَ اتِّضَاحِ الْمَعْنٰى

قولہ وبلفظ الخ یعنی جس وقت معنی واضح ہوں گے اور التباس کا خوف نہ ہوگا تو محض لفظ لکھ کر اس کے حکم بیان کرنے سے میں بے پرواہ اور مستغنی ہو جاؤں گا پس وہ حکم یا تو شعر کے وزن سے معلوم ہو جائے گا یا خط سے۔ ف قولہ بعد و قبل اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

وَاَكْتَفِي بِضِدِّهَا عَنْ ضِدِّ	كَالْحَذْفِ وَالْجَزْمِ وَهَمْزٍ مَدِّ

یعنی جو حکم ایسا ہو کہ اس کے لئے ضد ہو کہ تو اس کے حکم کو بیان کرنا کافی ہوگا۔ ضد کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسے کہ حذف کی ضد اثبات ہے۔ پس جہاں کہیں کسی کے لئے حذف کہیں گے تو باقی کے لئے اثبات بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے ضد سے سمجھا جاویگا۔ قولہ کالحذف الخ یعنی حذف کی ضد اثبات ہے اور جمع کی ضد الکسر اور جزم کی ضد رفع بلا عکس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور ہمز کی ضد بلا ہمزہ ہے مع العکس اور مد کی ضد قصر ہے مع العکس ف تحریک کی ضد عام ہے کہ تحریک مقید ہو یا غیر مقید اسکان ہے۔ مع العکس اور تنوین کی ضد عدم تنوین ہے۔ مع العکس اور نقل کی ضد عدم نقل ہے۔ مع العکس اور امالہ کی ضد فتح ہے۔ بلا عکس اور ادغام کی ضد اظہار ہے۔ مع العکس اور جمع کی ضد توحید ہے۔ مع العکس اور غیب کی ضد خطاب ہے۔ مع العکس اور تذکیر کی ضد تانیث ہے۔ مع العکس اور تخفیف کی ضد تشدید ہے۔ مع العکس اور اختلاس کی ضد حرکت تامہ ہے۔ بلا عکس اور تغلیظ و تفخیم کی ضد ترقیق ہے۔ مع العکس اور ہمزہ قطعی کی ضد وصلی ہے۔ مع العکس اور اہمال[۱] کی ضد اعجام[۲] ہے۔ مع العکس اور تسمیۃ الفاعل[۳] کی ضد تجہیل[۴] ہے مع العکس۔

وَمُطْلَقُ التَّحْرِيكِ فَهْوَ فَتْحٌ	۱۷	وَهْوَ لِلْاِسْكَانِ كَذَاكَ الْفَتْحُ	

یعنی جس وقت مطلق حرکت لکھی جاوے اور ضمہ یا کسرہ وغیرہ کی قید نہ لگاویں تو اُس کی مراد فتح ہوگا اور ضد اُس کی اسکان ہوگی مع العکس۔ جیسا کہ آئندہ شعر میں لفظ اخوۃ سے معلوم ہوتا ہے۔ قولہ وکذاک الخ یعنی ایسے ہی فتح کسرہ اور نصب خفض میں اخوۃ ہے اور طرفین کی ضد ہے۔ جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے۔

لِلْكَسْرِ وَالنَّصْبِ لِخَفْضٍ اِخْوَةٌ	۱۸	كَالنُّونِ لِلْيَاءِ وَلِضَمٍّ فَتْحَةٌ	

قولہ کالنون الخ یعنی نون اور یاء میں بھی اخوۃ ہے اور طرفین سے مقابلہ ہے قولہ ولضم فتحۃ یعنی ضمہ کی ضد فتحہ ہے اور رفع کی ضد نصب ہے بلا عکس۔ جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے۔ اور لفظ اطرادت معلوم ہوتا ہے۔ قولہ اخوۃ۔ اخوۃ کے معنی یہ ہیں کہ کسر اور نصب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ ف اول مصرع کی شرح اوپر گذر چکی۔

كَالرَّفْعِ لِلنَّصْبِ اطْرُدَنْ وَاَطْلَقَا	۱۹	رَفْعًا وَتَذْكِيرًا وَغَيْبًا حُقِّقَا	

[۱] اہمال یعنی حرف مہملہ بغیر نقطہ کا۔ ۱۲ [۲] اعجام یعنی حرف معجمہ نقطہ والا۔ ۱۲

[۳] تسمیۃ الفاعل یعنی معروف۔ ۱۲ [۴] تجہیل یعنی مجہول۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ واطلقا الخ یعنی بعض جگہ ایسا ہوگا کہ کسی کلمہ کو مرفوع یا کسی کلمہ کو غائب یا مذکر بنلانا منظور ہوگا تو اُس کلمہ کو مطلق چھوڑ دوں گا اور رفع یا تذکیر یا غیب نہ بیان کروں گا۔ پس جس کلمہ میں قراء کے نے کوئی حرکت بیان نہ کی جاوے تو سمجھ لینا چاہئے کہ ان قرا مذکورین کے لئے رفع ہے۔ جس کلمہ میں غیب یا خطاب کا حکم نہ بیان کیا جاوے تو سمجھنا چاہئے کہ مذکورین کے لئے غائب ہے ایسے ہی جس کلمہ میں تذکیر یا تانیث کچھ نہ بیان کی جاوے تو سمجھنا چاہئے کہ اُن کے لئے مذکر ہے۔ **ف** کالرفع اللتصب الا۔ اس عبارت کی شرح اوپر گذر چکی۔

قولہ مطلقا اے حال کونہ مثبتا محکمہ

لِيَسْهَلَ اسْتِحْضَارُهُ كُلَّ طَالِبِ	۲۷	وَكُلُّ ذَا اتَّبَعْتُ فِيهِ الشَّاطِبِي

یعنی ان تمام اصطلاحات اور مضامین کے بیان کرنے میں میں نے شاطبی کی اتباع کی ہے تاکہ ہر ایک طالب علم کے لئے اس کا سمجھنا آسان ہو جاوے۔

جَمَعْتُ فِيهَا طُرُقًا عَزِيزَهْ	۲۸	وَهٰذِهٖ اُرْجُوزَةٌ وَجِيزَهْ

جب مصنف اصطلاحات بیان کرچکے تو اپنی نظم کا بیان شروع کیا پس کہا وہذہ الخ یعنی یہ قصیدہ منظوم مختصر ارجوزہ ہے۔ میں نے اس میں عمدہ اور نادر مذاہب اور روایات کو جمع کیا ہے **ف** **قولہ** ارجوزہ۔ ارجوزہ چھوٹی بحر ایک قسم ہے اشعار کی **قولہ** وجیزہ اے مختصر۔ **قولہ** طرقا اے مذاہب و روایات۔ **قولہ** عزیزہ اے قلۃ الوجود کثیر الدلالۃ عظیمۃ المقدار۔

حِرْزَ الْاَمَانِي بَلْ بِهٖ قَدْ كَمُلَتْ	۲۹	وَلَا اَقُوْلُ اِنَّهَا قَدْ فَضُلَتْ

یعنی میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ یہ قصیدہ حرز الامانی سے بڑھ گیا بلکہ اسی کی بدولت کمال اور اتمام کو پہنچا ہے کیونکہ حالت ابتدائی میں مصنف نے اس کو یاد کیا تھا پھر اُسی سے طریقہ اخذ کرکے کتاب لکھی۔ اگر حرز الامانی یعنی شاطبی نہ ہوتی تو مصنف اس مرتبہ کو نہ پہنچتے **ف** حرز الامانی نام ہے قصیدہ لامیہ کا جو کہ شاطبی کے نام سے مشہور ہے مصنف اس کے ابو القاسم بن فیرہ بن خلف الضریر ملک اندلس قریہ شاطبہ کے رہنے والے ہیں۔ قاہرہ مصر میں معلم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قرأت تھے وہاں ہی وفات پائی سمہ جمادی الاخری سنہ ۸۹۵ھ بمطابق آٹھ سو پچانوے کو۔

وَضِعْفٌ ضِعْفُهُ مَعَ التَّحْرِيرِ		۷	حَوَتْ لِمَا فِيهِ مَعَ التَّيْسِيرِ

یعنی یہ قصیدہ اُن مضامین کو جو کہ حرز الامانی اور تیسیر کے مثل اور مثل کے بھی مثل میں ہیں سب کو حاوی ہے۔ مع تحقیق اور اتقان اور تحریر کے **قولہ** ضعف بمعنی مثل۔ **قولہ** ضعفہ اے مثل التیسیر **قولہ** مع التحریر یعنی تیسیر اور اسکے مثل کتابوں کے مضامین جو ہم نے اس قصیدہ میں شامل کئے ہیں خوب تحقیق اور تحریر تقریر کے بعد شامل کئے ہیں۔

فَهِيَ بِهِ طَيِّبَةٌ فِي النَّشْرِ		۸	ضَمَّنْتُهَا كِتَابَ نَشْرِ الْعَشْرِ

یعنی کتاب نشر جو کہ مصنف نے قرأت عشرہ میں تالیف کی ہے۔ اُس کے مضامین اس قصیدہ میں جمع کئے گئے ہیں پس یہ قصیدہ نشر کی وجہ سے طیبۃ فی النشر ہوا یعنی اس جملہ کے یہ ہیں کہ نشر کے اندر طیبہ کے مضامین موجود ہیں۔ اس سے اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اس قصیدہ کا نام طیبۃ النشر ہے۔ **ف قولہ** طیبۃ بمعنی خوشبو **قولہ** نشر بمعنی پھیلانا

فَوَائِدًا مُهِمَّةً لَدَيْهَا		۹	وَهَا أَنَا مُقَدِّمٌ عَلَيْهَا

یعنی خبردار میں اس کتاب میں پہلے چند فوائد بیان کروں گا جو کہ قراء کے نزدیک مہتم بالشان ہیں **ف** لفظ ہا حرف تنبیہ ہے اور انا ضمیر متکلم ہے **قولہ** علیہا اے قبلہا **قولہ** فوائد جمع فائدہ **قولہ** مہمۃ اے شدیدۃ فی الاحتیاج الیہا **قولہ** لدیہا اے عند القراء

وَكَيْفَ يُتْلَى الذِّكْرُ وَالْوُقُوفُ		۱۰	كَالْقَوْلِ فِي مَخَارِجِ الْحُرُوفِ

یعنی فوائد مہمہ یہ ہیں جیسے کہ مخارج حروف میں کلام کرنا اور وقوف و ابتداء میں کلام کرنا اور یہ کہ قرآن شریف کو کس طریقہ پر تلاوت کیا جاوے با تحقیق یا بالتدویر یا بالحدر **ف قولہ** والوقوف اس کا عطف مخارج پر ہے۔

عَلَى الَّذِي يَخْتَارُهُ مَنِ اخْتَبَرْ		۱۱	مَخَارِجُ الْحُرُوفِ سَبْعَةَ عَشَرْ

یعنی مخارج حروف کے سترہ ہیں اس قول پر کہ اختیار کیا اس قول کو جس شخص نے کہ تجربہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بیان کیا ہے سترہ مخرج کا ف مخارج کے شمار میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک چودہ ہیں اس طور پر کہ لام نون را کا ایک مخرج اور حروف مدہ غیر مدہ کا ایک مخرج۔ اور بعض کے نزدیک سولہ ہیں اس طور پر کہ لام نون را کا مخرج تو جدا ہے مگر حروف مدہ اور غیر مدہ کا مخرج ایک ہے اس اختلاف کی بنا پر مصنف نے من اختبر لکھا ہے۔

فَالْجَوْفُ لِلْهَاوِي وَأُخْتَيْهِ وَهِي	۶۲	حُرُوفُ مَدٍّ لِلْهَوَاءِ تَنْتَهِي

یعنی اوّل مخرج جوف ہے حرف ہاوی اور اس کے اختین کیلئے اور وہ تینوں حروف مدہ ہیں ہوا پر منتہی اور تمام ہوتے ہیں۔ ف قولہ الہاوی یعنی الف قولہ اختیہ یعنی واؤ ساکن ماقبل مضموم اور یاء ساکن ماقبل مکسور۔

وَقُلْ لِأَقْصَى الْحَلْقِ هَمْزٌ هَاءُ	[illegible]	ثُمَّ لِوَسْطِهِ فَعَيْنٌ حَاءُ

یعنی کہہ تو کہ دوسرا مخرج اقصی حلق ہے ہمزہ اور ہا کے لئے اور تیسرا مخرج وسط حلق ہے عین اور حا کے لئے۔

أَدْنَاهُ غَيْنٌ خَاؤُهَا وَالْقَافُ	[illegible]	أَقْصَى اللِّسَانِ فَوْقُ ثُمَّ الْكَافُ

یعنی چوتھا مخرج آخر حلق ہے منہ کی جانب غین اور خا کیلئے قولہ والقاف الخ یعنی پانچواں مخرج اقصی زبان مع اوپر کے تالو کے قاف کیلئے چھٹا مخرج قاف کے مخرج سے ذرا نیچے ہے کاف کیلئے ف قولہ فوق ای فوق اللسان من الحنک الاعلیٰ۔

أَسْفَلُ وَالْوَسْطُ فَجِيمُ الشِّينُ يَا	[illegible]	وَالضَّادُ مِنْ حَافَتِهِ إِذْ وَلِيَا

قولہ والوسط الخ یعنی ساتواں مخرج وسط لسان اور وسط تالو ہے جیم اور شین اور یا غیر مدہ کیلئے۔ آٹھواں مخرج حافہ لسان یعنی زبان کی کروٹ ہے جبکہ بائیں یا داہیں ڈاڑھوں سے ملے ضاد معجمہ کے لئے۔ ف قولہ اسفل اے اسفل مخرج القاف اور اس لفظ کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

لَأَضْرَاسَ مِنْ أَيْسَرَ أَوْ يُمْنَاهَا	[illegible]	وَاللَّامُ أَدْنَاهَا لِمُنْتَهَاهَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ واللام الخ یعنی نواں مخرج ضاد کے مخرج کے بعد سے انتہائے زبان تک ہے لام کیلئے
ف اوّل مصرع کی شرح اوپر گذر چکی۔ قولہ ادناہا ای ادنا حافۃ اللسان الی منتہی طرفہ۔

وَالنُّوْنُ مِنْ طَرَفِہٖ تَحْتُ اجْعَلُوْا	وَالرَّا یُدَانِیْہِ لِظَہْرٍ اَدْخَلُ

یعنی دسواں مخرج زبان کی نوک ہے لام کے مخرج کے نیچے نون کیلئے اور گیارہواں مخرج
بھی زبان کی نوک سے ہے نون ہی کے قریب را کیلئے مگر اس میں پشت زبان کو بھی دخل ہے۔
ف قولہ اجعلوا یعنی ادا کرو تو نون کو زبان کی نوک سے بعد لام کے۔

وَالطَّاءُ وَالدَّالُ وَتَا مِنْہُ وَمِنْ	عُلْیَا الثَّنَایَا وَالصَّفِیْرُ مُسْتَکِنْ

یعنی بارہواں مخرج زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ ہے طا و تا و دال کیلئے قولہ والصفیر الخ
یعنی تیرہواں مخرج زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کے اوپر سے مع اتصال ثنایا علیا کے
حرف صفیر کیلئے ہے یعنی صاد و زا و سین ف قولہ منہ ای من طرف اللسان قولہ من
علیا ای من اصول العلیا۔ قولہ مستکن ای مقیم

مِنْہُ وَمِنْ فَوْقِ الثَّنَایَا السُّفْلٰی	وَالظَّاءُ وَالذَّالُ وَثَا لِلْعُلْیَا

قولہ والظاء الخ یعنی چودہواں مخرج زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی بھی نوک ہے ظا ذال
ثا کیلئے ف اوّل مصرع کی شرح اوپر گذر چکی قولہ منہ ای من طرف اللسان

مِنْ طَرَفَیْہِمَا وَمِنْ بَطْنِ الشَّفَہْ	فَالْفَا مَعَ اطْرَافِ الثَّنَایَا الْمُشْرِفَہْ

قولہ ومن بطن الخ یعنی پندرہواں مخرج نیچے کے ہونٹ کی تری اور ثنایا مشرفہ یعنی ثنایا
علیا کی نوک ہے فا کیلئے ف قولہ من طرفیہما یعنی من طرف اللسان وطرف الثنایا العلیا
اور اس لفظ کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

لِلشَّفَتَیْنِ الْوَاوُ بَاءٌ مِیْمُ	وَغُنَّۃٌ مَخْرَجُہَا الْخَیْشُوْمُ

یعنی سولھواں مخرج دونوں ہونٹ ہیں واؤ غیر مدہ اور با میم کیلئے اور سترھواں مخرج
خیشوم ہے یعنی ناک کا بانسہ حرف غنہ کیلئے ف غنہ حرف فرعی او کی میم او نون ساکن کو کہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں جس کا ادغام ناقص یا اخفا کیا جاوے۔ ایسے میم اور نون ساکنین اپنے اصلی مخرج
سے نہیں ادا ہوتے بلکہ خیشوم سے ادا ہوتے ہیں جیسا کہ حرف علت جس وقت مدہ ہوں تو اصلی مخرج نہیں ادا
ہوتے بلکہ جوف سے ادا ہوتے ہیں فافہم جاننا چاہیے کہ غنہ کی دو قسم ہیں صفت اور حرف فرعی اگر صفت
مراد لیا جاوے تو شبہ ہے کہ مصنف نے حروف کے مخارج سترہ بتلائے ہیں نہ کہ صفت کے جواب
یہ ہے کہ تغلیباً مخارج الحروف کہدیا دوسرا شبہ یہ ہے کہ اور صفات لازمہ کا مخرج کیوں نہیں
بیان کیا جواب یہ ہے کہ اور صفات اسی جگہ کے قریب سے ادا ہوتے ہیں جہاں سے اُن کی موصوفات
بخلاف صفت غنہ کے اور اگر غنہ سے حرف فرعی مراد لیا جاوے تو اس پر یہ شبہ ہے کہ اور
حرف فرعیہ کا مخرج کیوں نہیں بیان کیا اس کا جواب یہ ہے کہ اور حروف فرعیہ بھی اپنی اصلیہ
کے مخارج کے قریب قریب سے ادا ہوتے ہیں بخلاف میم نون فرعیہ کے۔

صِفَاتُهَا جَهْرٌ وَرِخْوٌ مُسْتَفِلْ	٧٢	مُنْفَتِحٌ مُصْمَتَةٌ وَالضِّدَّ قُلْ	

جب مصنف مخارج سے فارغ ہوئے تو صفات کو شروع کیا یعنی صفات حروف کی پانچ
ہیں جہر رخو مستفل منفتح مصمت اور پانچ ان کی ضدیں جو آئندہ شعر سے بیان کی جائیں گی
قولہ۔ والضد قل یعنی ضد کہہ تو جو آئندہ آئیں گی۔

مَهْمُوسُهَا فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ	٧٣	شَدِيدُهَا لَفْظُ أَجِدْ قَطٍ بَكَتْ

یعنی ان ضدوں میں سے پہلی ہمس ہے جو کہ ضد ہے جہر کی حروف اس کے اس مجموعہ میں
مرکب ہیں فحثہ شخص سکت۔ اور باقی حروف میں جہر ہے معنی ہمس کے یہ ہیں کہ حروف مہموسہ
کو ایسے ضعف سے ادا کرے کہ آواز میں پستی ہو اور سانس جاری رہے اور جہر کے معنی
یہ ہیں کہ اسکے حروف کو ایسی قوت سے ادا کرے کہ آواز میں بلندی ہو اور سانس بند ہو جاوے
قولہ شدیدہا الخ یعنی دوسری شدت ہے جو کہ رخو کی ضد ہے اس کے حروف ان الفاظ
میں مرکب ہیں اجد قط بکت اور باقی حروف میں سوائے حروف لن عمر کے رخو ہے معنی
شدت کے یہ ہیں کہ حروف کو ایسی قوت سے ادا کرے کہ آواز میں بہت سختی اور قوت ہو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سانس بند ہو جاوے اور رخو کے معنی یہ ہیں کہ حروف کو ایسے ضعف کے ساتھ ادا کرے کہ آواز میں نرمی اور ضعف ہو۔

وَبَيْنَ رِخْوٍ وَالشَّدِيدِ لِنْ عُمَرْ	وَسَبْعُ عُلْوٍ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَصَرْ

یعنی مجموعہ لِن عُمَر کے حروف میں نہ پوری طرح سے رخوت ہے اور نہ شدت یہ حروف دونوں صفتوں کے درمیانی ہیں قولہ وسبع الخ یعنی تیسری صفت استعلاء ہے جو کہ ضد ہے استفال کی اس کے سات حروف ہیں جو کہ اس مجموعہ میں منحصر ہیں خص ضغط قظ اور باقی حروف میں استفال ہے معنی استعلاء کے یہ ہیں کہ حروف کے ادا کرتے میں زبان کی جڑ تالو کی طرف اُٹھے تاکہ وہ حروف پُر ہو جائیں اور استفال کے معنی یہ ہیں کہ حروف کے ادا کرنے میں زبان کی جڑ تالو کی طرف نہ اُٹھے تاکہ وہ حروف باریک رہیں۔ ف سبع علو اے سبع حروف مستعلی۔
قولہ حصر ای انحصر۔

وَصَادُ ضَادٌ طَاءٌ ظَاءٌ مُطْبَقَهْ	وَفِرَّ مِنْ لُبِّ الْحُرُوفِ الْمُذْلَقَهْ

یعنی چوتھی صفت اطباق ہے جو کہ ضد ہے انفتاح کی حروف اس کے یہ ہیں ص ض ط ظ اور باقی حروف میں انفتاح ہے معنی اطباق کے یہ ہیں کہ حروف کے ادا کرنے میں زبان کا بیچ اوپر کے تالو کو ڈھانک لے اور انفتاح کے معنی یہ ہیں کہ زبان کا وسط تالو مقابل کو نہ ڈھانکے قولہ وفر من الخ یعنی پانچویں صفت اذلاق ہے جو کہ ضد ہے اصمات کی حروف اس کے اس مجموعہ میں مرکب ہیں فر من لب اور باقی حروف میں اصمات ہے معنی اذلاق کے یہ ہیں کہ حرف اپنے اپنے مخارج سے بآسانی ادا ہو جاویں اور اصمات کے معنی یہ ہیں کہ حروف اپنے مخارج سے رکاوٹ اور جماؤ سے ادا ہوں۔

صَفِيرُهَا صَادٌ وَزَايٌ سِينُ	قَلْقَلَةٌ قُطْبُ جَدٍ وَاللِّينُ

جب مصنف صفات متضادہ بیان کر چکے تو غیر متضادہ شروع کیں پس کہا صفیرہا الخ یعنی صفات غیر متضادہ سات ہیں پہلی ان میں سے صفیر ہے یعنی حروف کے ادا کرنے میں تیز آواز مثل سیٹی کے نکلے حروف اس کے تین ہیں ص ز س قولہ قلقلۃ الخ یعنی دوسری صفت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قلقلہ ہے معنی اس کے یہ ہیں کہ حروف کے ادا کرنے میں آواز کو سختی کے ساتھ جنبش اور ضغطہ ہو اور وہ حروف اس مجموعہ میں مرکب ہیں قطب جد **قولہ** واللین الخ یعنی تیسری صفت لین ہے معنی اسکے یہ ہیں کہ حروف کو مثل حروف مدہ کے ایسا نرم ادا کرے کہ اگر مد کرنا چاہے تو کر سکے اور وہ دو حرف ہیں واؤ ساکن اور یا ساکن ماقبل ان دونوں کا مفتوح جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے۔

(واوٌ ویاءٌ) سَکَنَا وَانفَتَحَا	۲۲	قَبلَهُمَا وَالِانحِرَافُ صُحِّحَا

قولہ والانحراف الخ یعنی چوتھی صفت انحراف ہے معنی اسکے یہ ہیں کہ لام کے ادا کرنے میں حافہ لسان کو نوک زبان اور ضاد کے مخرج کی طرف میلان ہو اور راء کے ادا کرنے میں پشت زبان اور لام کے مخرج کی طرف میلان ہو اور یہ صفت انہیں دو حرفوں میں پائی جاتی ہے جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے **ف** بقیہ شعر کی شرح اوپر گذر چکی۔

فِی (اللَّامِ وَالرَّا) وَبِتَکرِیرٍ جُعِل	۲۳	وَلِلتَّفَشِّی الشِّینُ ضَادًا استَطِل

قولہ وبتکریر الخ یعنی پانچویں صفت تکریر ہے اور یہ حرف راء ہی میں پائی جاتی ہے معنی اسکے یہ ہیں کہ اسکے ادا کرنے میں سرے زبان کو لرزہ اور رعشہ ہو مگر نہ اتنا کہ ایک کی جگہ کئی ہو جاویں **قولہ** وللتفشی الخ یعنی چھٹی صفت تفشی ہے اور یہ حرف شین معجمہ کے لئے ہے معنی اس کے یہ ہیں کہ شین کے ادا کرنے میں ہوا اسکے مخرج میں پھیل جاوے مگر نہ اس طرح کہ زبان کی جڑ اوپر اٹھ جاوے۔ **قولہ** ضادا الخ یعنی ساتویں صفت استطالت ہے اور یہ حرف ضاد معجمہ کے لئے ہے معنی اسکے یہ ہیں کہ اس حرف کے ادا کرنے میں شروع حافہ لسان کو جو کہ ناجذ کے مقابل ہے آخر تک یعنی آخر طواحن تک ڈاڑھوں سے لگا دے اور اس کے بعد سے یعنی ضاحک سے لام کا مخرج شروع ہے۔ ضاحک کو ضاد میں دخل نہیں ہے **ف** **قولہ** فی اللام والراء اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** بتکریر یہ لفظ متعلق ہے جعل فعل مؤخر کے اور ضمیر فعل میں راجع ہے طرف راء کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَيُقْرَأُ الْقُرْآنُ بِالتَّحْقِيقِ مَعَ		حَدْرٍ وَتَدْوِيرٍ وَكُلٌّ مُتَّبَعٌ	

جب مصنف مخارج اور صفات بیان کر چکے تو قرآن کے پڑھنے کا طرز بتلاتے ہیں کہ قرآن کو کیسے پڑھے پس کہتے ہیں کہ قرآن کو تین طرح پڑھنا ائمہ قرآت سے ثابت ہے تحقیق اور حدر اور تدویر کے ساتھ۔ تحقیق اس کو کہتے ہیں کہ قرآن بہت ٹھہر ٹھہر کر حرفاً حرفاً شدومد کے ساتھ پڑھے اور حدر اس کو کہتے ہیں کہ بہت جلدی اور سرعت اور تخفیف کے ساتھ مع رعایت قواعد تجوید کے پڑھے اور تدویر، حدر اور تحقیق کے درمیانی حالت کو کہتے ہیں۔ **قولہ** وکل متبع یعنی یہ تینوں طریقے ائمہ قرآت کے معمول بہا اور متبع ہیں

مَعَ حُسْنِ صَوْتٍ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ	۵	مُرَتَّلًا مُجَوَّدًا بِالْعَرَبِيْ	

یعنی تینوں طریقوں میں خوش آوازی کی بھی رعایت رکھے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ زینوا القراٰن باصواتکم اور ایک حدیث میں آیا ہے لیس منا من لم یتغن بالقراٰن وغیر ذالک من الاحادیث **قولہ** بلحون یعنی خوش آوازی عربی لہجوں کے ساتھ ہونی چاہیے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اقرؤا القراٰن بلحون العرب وایاکم ولحون اہل الفسق ۂ **قولہ** مرتلا یعنی تینوں میں ترتیل کی بھی رعایت رکھے جیسا کہ قرآن میں آیا ہے ورتل القراٰن ترتیلا۔ اور ترتیل کے معنی یہ ہیں کہ حروف کو مخارج اور صفات سے ادا کرے اور وقوف کی معرفت بھی حاصل کرے تاکہ وقف بے محل اور بے موقع نہ ہو جاوے جیسا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ الترتیل تجوید الحروف ومعرفت الوقوف **قولہ** مجودا یعنی نہایت لطافت اور غایت جودۃ کے ساتھ پڑھے **قولہ** بالعربی یعنی عربی تلفظ اور طرز کے ساتھ پڑھے نہ کہ اہل عجم کی طرح سے جیسے وہ حروف کو نہایت موٹے اور خراب ادا کرتے ہیں اور الفاظ کو پُر کرتے ہیں بلکہ نہایت سہولت اور لطافت اور عذوبت کے ساتھ بلا تکلف اور بلا بناوٹ اور بلا تقطیع کلمات کے پڑھے ف **قولہ** مع حسن صوت یہ جملہ ظرف ہے یقرء کا اور بلحون العرب متعلق ہے اس کے اور مرتلا مجودا دونوں حال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یں اُس سے اور بالعرب متعلق ہے مجودا کے۔

مَن لَمْ یُجَوِّدِ الْقُرآنَ آثِمٌ	۸۱	وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ	

نی تجوید کو حاصل کرنا اور لینا واجب ہے اور لازم ہے جو شخص باوجود قدرت کے رآن کو تجوید سے نہ پڑھے اور تصحیح نہ کرے گنہگار ہوگا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ان اللہ یحب ان یقرء القرآن کما انزل ف تجوید کے یہ معنی ہیں انتہاء الغایۃ فی التصحیح و بلوغ النہایۃ فی التحقیق۔

وَھٰکَذَا مِنْہُ اِلَیْنَا وَصَلَا	۸۲	لِاَنَّہٗ بِہِ الْاِلٰہُ اَنْزَلَا	

یعنی تجوید کا تارک اس لئے گنہگار ہوگا چونکہ قرآن کو اللہ تعالیٰ نے تجوید کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور ایسے ہی مع التجوید اللہ تعالیٰ سے یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم تک پہنچا ہے بالتواتر۔

وَحَاذِرَنْ تَفْخِیْمَ لَفْظِ الْاَلِفِ	۸۳	فَرَقِّقَنْ مُسْتَفِلًا مِنْ اَحْرُفٍ	

یہاں سے چند امور مہمہ جو کہ تصحیح تلاوۃ کے متعلق ہیں اور قاری کو ان کا جاننا ضروری ہے بیان کرتے ہیں وہ یہ کہ تمام حروف مستفل کو باریک پڑھنا چاہیے مگر چند حروف جیسا آئندہ آئے گا اور خصوصاً الف کو پُر کرنے سے پرہیز کرے جس وقت اس کے ماقبل کوئی حرف مستفل ہو جیسا کہ اہل عجم کی ادا میں تفخیم بکثرت مشہور ہے۔

اَللّٰہِ ثُمَّ لَامِ لِلّٰہِ لَنَا	۸۴	کَھَمْزِ اَلْحَمْدُ اَعُوْذُ اِھْدِنَا	

یعنی جیسے کہ الحمد اور اعوذ اور اہدنا اور اللہ کی ہمزہ کو باریک پڑھے اور للہ اور لنا کا لام بھی باریک پڑھے۔

وَالْمِیْمِ مِنْ مَخْمَصَۃٍ وَمِنْ مَرَضٍ	۸۵	وَلْیَتَلَطَّفْ وَعَلَی اللّٰہِ وَلَا الضَّ	

یعنی ولیتلطف کا لام ثانی اور علی اللہ میں علی کا لام اور ولا الضالین میں ولا کا لام بھی باریک پڑھے اور مخمصہ کی دونوں میم اور مرض کی میم بھی باریک پڑھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَبَاءِ بِسْمِ بَاطِلٍ وَبَرْقٍ	۸۶	وَحَاءِ حَصْحَصَ اَحَطْتُ الْحَقّ

یعنی بسم اور باطل اور برق کی بار اور حصحص کی دونوں حا۔ کو اور احطت اور الحق کی حا کو بھی باریک پڑھے۔ ف یہ تمام الفاظ مصنف نے بطور مثال کے بیان کئے ہیں کہ بعض آدمی ایسے ایسے الفاظ میں کسی حرف مفخم یا حرف قوی کی مجاورۃ سے مستفل کو پر کر دیتے ہیں تو ایسے موقع پر غفلت نہ کرے۔

وَبَيِّنِ الْاِطْبَاقَ مِنْ اَحَطْتُ مَعْ	۸۷	بَسَطْتَ وَالْخُلْفُ بِنَخْلُقْكُمْ وَقَعْ

یعنی جس وقت مدغم قوی ہو مدغم فیہ سے تو ادغام تام نہ ہوگا بلکہ ناقص ہوگا جیسے کہ احطت اور بسطت اور فرطتم میں پس طا۔ کی صفت اطباق ادا کی جائے گی اس کے بعد تا مشدد مگر نخلقکم میں خلف واقع ہے تام اور ناقص دونوں منقول ہیں۔

وَاَظْهِرِ الْغُنَّةَ مِنْ نُوْنٍ وَمِنْ	۸۸	مِيْمٍ اِذَا مَا شُدِّدَا وَاَخْفِيَنْ

یہاں سے قاعدہ بیان کرتے ہیں وہ یہ کہ نون اور میم جب مشدد ہوں تو ان کے غنہ کو خوب ظاہر کر کے پڑھنا چاہئے یہاں تک کہ ایک الف کی مقدار کو پہنچ جاوے خواہ میم و نون کی تشدید بنائی ہو جیسے انّ امّا خواہ ادغامی جیسے عن نفسہ۔ وہم من من یقول۔ من وال من ماء قولہ واخفین الخ یہاں سے میم ساکن کا قاعدہ بیان کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ میم ساکن اگر بار کے نزدیک واقع ہو تو اخفا باغنہ کریں گے۔ اہل ادار کے مذہب مختار کے موافق اگرچہ بعض سے اظہار بھی ثابت ہے جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے۔ ف اخفا کے اندر غنہ کی قید لگانا محض وضاحت کیلئے ہے۔

اَلْمِيْمَ اِنْ تَسْكُنْ بِغُنَّةٍ لَدَى	۸۹	بَاءٍ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ اَهْلِ الْاَدَا

اس شعر کی شرح اوپر گذر چکی ہے۔ ف ابو عمرو کے لئے جو ادغام کبیر میں میم کا بار میں بالغنہ اخفا بیان کیا ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں اور نون منقلبہ عن المیم کے اخفا میں بھی اختلاف نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَأَظْهِرَنْهَا عِنْدَ بَاقِي الْأَحْرُفِ ٦٠ وَاحْذَرْ لَدَىٰ وَاوٍ وَّفَا أَنْ تَخْتَفِي

یعنی میم ساکن کا باقی حروف میں اظہار کیا جاویگا سوائے میم کے کیونکہ میم ساکن کا میم میں ادغام ہوتا ہے جیسا کہ قولہ اولیٰ مثل الخ سے معلوم ہوگا قولہ واحذر الخ یعنی واؤ اور فاء میں میم کا خصوصیت سے اظہار ہونا چاہیے اور اخفاء سے بچنا چاہیے۔ مگر نہ اس طرح کہ میم میں کچھ حرکت ہو یا میم پر سکتہ ہو جاوے۔

وَأَوَّلَيْ مِثْلٍ وَّجِنْسٍ إِنْ سَكَنْ ٦١ أَدْغِمْ كَقُلْ رَّبِّ وَبَلْ لَّا وَأَبِنْ

یہاں سے ایک کلیہ قاعدہ بیان کرتے ہیں وہ یہ کہ دو حرف متماثل یا متجانس جمع ہوں اور پہلا ساکن تو اولیٰ کو ثانی میں ادغام کیا جاتا ہے گا۔ جیسے قل رب اور بل لا اور دہم من فزع قولہ وابن الخ یعنی آئندہ شعر میں جو حروف ہیں ان میں ادغام نہ ہوگا بلکہ اظہار کیا جاویگا اگر متماثل یا متجانس ہیں۔

سَبِّحْهُ فَاصْفَحْ عَنْهُمُ قَالُوا وَهُمْ ٦٢ فِي يَوْمِ لَا تُزِغْ قُلُوبَ قُلْ نَعَمْ

سبحہ اور فاصفح عنہم میں اس لئے ادغام نہ ہوگا کہ حرف حلقی کا ادغام حلقی میں ادغام نہیں کیا جاتا بوجہ صعوبت کے اور قل کا اور قالوا وہم اور فی یوم میں اسلئے نہ ہوگا کہ صفت مد باطل اور اقوی بڑا اور ادغام ناقص بڑا اور لا تزغ قلوب میں اسلئے نہ ہوگا کہ بعد مخرج ہے اور قل نعم میں اس لئے نہ ہوگا کہ لام فعلی کا مطلق اظہار ہی ہوتا ہے یا تو بوجہ تنافر کے یا بوجہ بعد مخرج کے یا بوجہ اجحاف کے اور لام کا راء میں ہو جاتا ہے بوجہ ضعف لام اور قوت راء کے اور لام تعریف کا عموماً ادغام ہوتا بوجہ کثرت استعمال اور کثیر الدور کے ہے۔

وَبَعْدَ مَا تُحْسِنُ أَنْ تُجَوِّدَا ٦٣ لَا بُدَّ أَنْ تَعْرِفَ وَقْفًا وَابْتِدَا

یعنی جب کہ تجوید کا علم تم کو حاصل ہو گیا اور تجوید اور تحسین کر لیا تم نے تجوید کو تو یہ بھی ضروری ہے کہ وقف کرنے اور ابتدا کرنے کے طریقے بھی پہچان لو۔ کیونکہ یہ بھی ترتیل کا ایک جزو ہے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول اوپر گذرا ہے یعنی الترتیل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تجوید الحروف و معرفت الوقوف۔

فَاللَّفْظُ اِنْ تَمَّ وَلَا تَعَلُّقَا ۹۴	تَامٌّ وَّ كَافٍ اِنْ بِمَعْنًى عُلِّقَا

یعنی اگر کلام تمام ہو جاوے اور مابعد سے نہ بجہت لفظ کے تعلق رکھے اور نہ بجہت معنی کے تو ایسی جگہ وقف کرنے کو اصطلاح میں وقف تام کہتے ہیں جیسے ہم المفلحون۔ اور اگر بجہت معنی کے مابعد سے تعلق رکھے اور بجہت لفظ کے کوئی تعلق نہ رکھے تو اس کو وقف کافی کہتے ہیں جیسے کانوا یکذبون۔

قِفْ وَابْتَدِئْ وَاِنْ بِلَفْظٍ فَحَسَنْ ۹۵	فَقِفْ وَلَا تَبْدَا سِوَى الْاٰيِ يُسَنْ

یعنی کلام تام اور کلام کافی کا حکم یہ ہے کہ ایسی جگہ وقف کر سکتے ہیں اور مابعد سے ابتدا کریں گے ماقبل سے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ قولہ وان الخ یعنی اگر کلام بجہت لفظ کے مابعد سے تعلق رکھے اور بجہت معنی کے تمام ہو جاوے تو ایسی جگہ وقف کرنے کو وقف حسن کہتے ہیں جیسے من یقول۔ آمنا باللہ تو حکم اس کا یہ ہے کہ وقف کر سکتے ہیں مگر مابعد سے ابتدا جائز نہیں ماقبل سے اعادہ کرنا چاہئے لیکن رؤس آی میں اعادہ کی ضرورت نہیں ابتدا مابعد سے جائز ہے کیونکہ مسنون ہے جیسا کہ ام سلمہؓ کی حدیث حسن میں وارد ہوا اور اسکی اسناد صحیح ہے حدیث یہ ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ قطع قراءتہ آیۃ آیۃ یقول بسم اللہ الرحمن الرحیم ثم یقف ثم یقول الحمد للہ رب العالمین ثم یقف ثم یقول الرحمن الرحیم ثم یقف

وَغَيْرُ مَا تَمَّ قَبِيحٌ وَّلَهُ ۹۶	يُوقَفُ مُضْطَرًّا وَّيُبْدَا قَبْلَهُ

یعنی کلام تام کے تینوں اقسام مذکورہ کے سوا وقف کرنا قبیح ہے جیسے الحمد للہ رب تو حکم اس کا یہ ہے کہ حالت اضطرار میں وقف جائز ہے اور اس وقت ابتداء ماقبل سے کی جاوے گی۔

وَلَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ وَّقْفٍ يَّجِبْ ۹۷	وَلَا حَرَامٍ غَيْرَ مَا لَهُ سَبَبْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی قرآن میں کسی جگہ نہ تو وقف کرنا واجب ہے اور نہ حرام ہے مگر اسی موقع پر جہاں کوئی سبب ہو یعنی وقف سے یا وصل سے مقصود کے خلاف معنی کا وہم ہو یا کہ وقف سے یا وصل سے کوئی معنی مستفاد ہوں تو ایسے موقع پر وقف واجب یا حرام ہو جاتا ہے جیسے ولا یحزنک قولھم پر وقف ضروری تاکہ ان العزت للہ اس کا مقولہ نہ سمجھا جاوے حالانکہ مقولہ نہیں ہے ایسے ہی انما یستجیب الذین یسمعون والموتی میں لفظ الموتی کو یبعثھم ثم الیہ یرجعون سے وصل ضروری ہے تاکہ الموتی کا عطف الذین یسمعون پر نہ سمجھا جاوے حالانکہ اس کو یبعثھم اللہ سے تعلق ہے۔

وَالْقَطْعُ كَالْوَقْفِ وَبِالْآيِ شُرِطْ	٩٨	وَفِيهِمَا رِعَايَةُ الرَّسْمِ اشْتُرِطْ

یعنی وقف اور ابتداء میں رسم خط مصاحف عثمانیہ کی بھی رعایت مشروط ہے۔ پس اگر تلفظ میں کوئی لفظ محذوف ہوگا تو وقف کی حالت میں اس کو ثابت رکھیں گے۔ جیسے وقالا الحمد کی الف اور یؤتی الحکمۃ کی یاء اور ولا تسبوا الذین کا واؤ اور ایسے ہی ابتداء میں اس حرف کو ثابت رکھینگے جو تلفظ میں حذف کیا گیا تھا جیسے الذی اؤتمن میں ابتداء کے وقت ہمزہ وصلی مضموم پڑھیں گے بعد اس کے ہمزہ ساکنہ مغیرہ اور ایسے ہی لقاءنا ائت میں ابتداء ہمزہ مکسورہ کی جاویگی اور بعد اسکے ہمزہ ساکنہ مغیرہ اور ایسے ہی جو کلمہ موصول لکھا ہو نہ اُس پر وقف کرے اور نہ اُس کے بعد سے ابتداء کرے جیسے الارض۔

قولہ والقطع الخ یعنی قطع اور وقف کا جملہ امور میں ایک حکم ہے صرف اتنا فرق ہے کہ قطع مشروط ہے رؤس آی کے ساتھ اور اُس کے بعد قرأت کا ارادہ نہیں ہوتا اور وقف عام ہے رؤس آی اور غیر اسکے کو اور اس کے بعد قرأت کا ارادہ ہوتا ہے۔

بِذِي اتِّصَالٍ وَانْفِصَالٍ حَيْثُ نَصْ	٩٩	السَّكْتُ مِنْ دُونِ تَنَفُّسٍ وَخُصْ

جب مصنف وقف اور قطع کو بیان کر چکے تو اب سکتہ کو بیان کرتے ہیں تاکہ ہر ایک کا فرق معلوم ہو جاوے اگرچہ متقدمین ہر ایک کو دوسرے پر اطلاق کرتے تھے پس کہتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہ سکتہ کے معنی یہ ہیں کہ آواز کو ایک زمانہ تک روک لے کہ وہ زمانہ کم ہو زمانہ وقف سے اور اس زمانہ میں سانس نہ لیا جاوے **قولہ** وخص الخ یعنی سکتہ مخصوص ہے ان الفاظ میں جو متصل ہوں جیسے الارض وشیئ وکہیئتہ وغیرہ اور اُن الفاظ میں جو منفصل ہوں جیسے قدافلح ومن راق وبما انزل وغیرہ اور بین السور وغیرہ میں جہاں جہاں ائمہ قرآت نے تصریح کی ہے اور نص و روایت وارد ہوئی ہے۔

وَالْاٰنَ حِيْنَ الْاَخْذِ فِي الْمُرَادِ	۸	وَاللّٰهُ حَسْبِيْ وَهُوَ اعْتِمَادِيْ	

یعنی اب مقصود کے بیان کرنے کا اور اُس کے حاصل کرنے کا وقت آگیا ہے۔

قولہ واللہ الخ یعنی کتاب کے لکھنے میں اور جملہ امور میں اللہ تعالیٰ ہی مجھ کو کافی ہیں اور اسی پر مجھ کو بھروسہ ہے۔

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

وَقُلْ اَعُوْذُ اِنْ اَرَدْتَ تَقْرَا	۱۱	كَالنَّحْلِ جَهْرًا لِجَمِيْعِ الْقُرَّا	

یعنی اگر قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو تو پڑھنے سے قبل بلند آواز سے کل قرا کے لئے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو جیسا کہ سورہ نحل میں آیا ہے واذا قرات القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بعض احادیث میں بھی یہی الفاظ بعینہ وارد ہوئے ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود کی روایت ہے کہ۔ قال قرات علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم فقال لی قل یا ابن ام عبد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور ایک نافع سے روایت ہے روی نافع عن جبیر بن مطعم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول قبل القرآت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

قولہ اعوذ مصنف نے لفظ اعوذ اس لئے لکھا ہے تاکہ فاستعذ سے کوئی استعذ نہ پڑھے جیسا کہ بعض اس طرف گئے ہیں **قولہ** لجمیع القرا متعلق منہ اس کا قل اذا تقرا تو ذکر ... سکتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَاِنْ تَغَيَّرْ اَوْ تَزِدْ لَفْظًا فَلَا	۸۰ تَعَدُ الَّذِي قَدْ صَحَّ مِمَّا نُقِلَا

یعنی اگر استعاذہ مذکورہ میں تغیر کرنا چاہو یا زیادتی کرنا چاہو تو جو استعاذہ صحیح صحیح منقول ہے اُس سے تجاوز نہ کرو اور وہ استعاذات یہ ہیں اللّٰھم انی اعوذ بک من الشیطان الرجیم اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ ہو السمیع العلیم اور اعوذ باللہ العظیم السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور ان کے سوا اور بھی استعاذات زاید و ناقص منقول ہیں۔

وَقِيلَ يُخْفِي حَمْزَةٌ حَيْثُ تَلَا	۸۱ وَقِيلَ لَا فَاتِحَةٌ وَعُلِّلَا

یعنی تعوذ کے بالاخفار اور بالجہر پڑھنے میں حمزہ سے دو روایت منقول ہیں ایک تو یہ کہ حمزہ جس جگہ سے بھی تلاوت فرماتے تھے خواہ شروع سورۃ ہو یا درمیان تمام قرآن میں تعوذ آہستہ پڑھتے تھے دوسری روایت سے ہے کہ فاتحہ میں تو بالجہر پڑھتے ہیں اور فاتحہ کے غیر میں آہستہ پڑھتے تھے تاکہ ابتدار قرآن میں اور غیر اُس کے میں فرق ہو جاوے قولہ علّلا یعنی یہ دونوں روایتیں ضعیف ہیں اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں کے لئے علت اور وجہ ہے اور وہ علت یہ ہے کہ تعوذ دعا ہے اور دعا کا حکم یہ ہے کہ آہستہ پڑھے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے وادعوا ربکم تضرعا وخفیہ اور نیز تاکہ قرآن اور غیر قرآن میں فرق ہو جاوے اب رہا یہ شبہ کہ دوسری روایت میں فاتحہ میں جہر ثابت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ محض ابتدار قرآن کو ممتاز کرنے کے لئے فاتحہ میں جہر ہے۔

وَقِفْ لَهُمْ عَلَيْهِ اَوْ صِلْ وَاسْتُحِبْ	۸۲ تَعَوُّذٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَجِبْ

یعنی تعوذ کے آخر میں وقف بھی جائز ہے اور مابعد سے وصل بھی جائز ہے خواہ بسملہ ہو یا غیر اُس کے قولہ واستحب یعنی تعوذ کا پڑھنا مستحب ہے اور امر ندب کے لئے ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ واجب ہے اور امر وجوب کے لئے ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ البَسمَلَة

وَبَسمَلَ بَینَ السُّورَتَینِ بِی نَصَفُ	دُ مَرِثق رَجَا وَصِلُ فَشَا وَعَن خَلَفٍ

یعنی ایک سورۃ ختم ہو اور دوسری شروع ہو تو وہاں قالون اور اصبہانی اور عاصم اور ابن کثیر اور ابوجعفر اور کسائی نے بسم اللہ پڑھی ہے **قولہ** وصل فشا یعنی حمزہ بغیر بسملہ اور بغیر سکتہ کے آخر سورۃ کو اول سورۃ سے وصل کرتے ہیں **قولہ** وعن خلف یعنی خلف بزار کے لئے وصل بھی ہے اور سکتہ بھی ہے بغیر بسملہ کے جیساکہ آئندہ شعر میں مذکور ہے **ف قولہ** بی مصنف خطبہ میں فرما چکے ہیں کہ ورش کے اصبہانی جو شاگرد ہیں اصول میں ورش کی رمز کے اندر مراد نہ ہونگے بلکہ صرف ازرق ہی مراد ہوں گے اور اصبہانی کی روایت مثل قالون کے سمجھ لینی چاہئے لہٰذا یہاں جیسے کہ بارے قالون کی روایت معلوم ہوئی ایسے ہی اصبہانی کی روایت بھی معلوم ہوگی۔

فَاسکُت فَصِل وَالخُلفُ کُم حُما جَلا	وَاختِیرَ لِلسَّاکِتِ فِی وَیلٌ وَّلا

قولہ والخلف الخ یعنی ابن عامر و ابوعمرو و یعقوب و ازرق کے لئے تینوں بالخلف ہیں۔ یعنی بسملہ بھی اور سکتہ بھی اور وصل بھی بالخلف ہیں **قولہ** واختیر الخ یعنی دوسرا قول یہ ہے کہ بعض اہل ادا نے ویل للمطففین اور ویل لکل اور لا اقسم بیوم القیمۃ اور لا اقسم بہذا البلد میں سکتہ کرنے والوں کے لئے بسملہ اختیار کیا ہے اور باقی قرآن میں موافق اول قول کے پڑھا ہے اور سکتہ کرنے والے یہ ہیں خلف بزار ابن عامر ابوعمرو یعقوب اور ازرق **ف قولہ** فاسکت وصل اس کی شرح اوپر کے شعر میں گذر چکی۔ **قولہ** جلا مصنف خطبہ میں فرما چکے ہیں کہ اصول میں ورش کی رمز میں صرف ازرق ہی مراد ہوں گے۔ لہٰذا یہاں ورش کی رمز جیم سے ازرق ہی سمجھنا چاہیے۔

بَسمَلَةٌ وَالسَّکتُ عَمَّن وَصَلا	وَفِی ابتِدَا السُّورَةِ کُلٌّ بَسمَلا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ والسکت الخ یعنی انہیں بعض اہل ادا نے ان چاروں سورتوں میں وصل کرنیوالوں کے لئے سکتہ اختیار کیا ہے اور باقی قرآن میں موافق قول اوّل کے پڑھا ہے اور وصل کرنے والے یہ ہیں حمزہ وخلف بزار و ابن عامر و ابوعمرو و یعقوب وازرق پس خلاصہ یہ ہوا کہ چار سورتوں مذکورہ کے علاوہ سورتوں میں تو دونوں قول متفق ہیں اور چار سورتوں میں اختلاف ہے اس طرح سے کہ حمزہ کے لئے اوّل قول سے وصل تھا اور اس قول سے سکتہ ثابت ہوا اور خلف کے لئے اول قول سے وصل اور سکتہ تھا اور اس سے بسملہ اور سکتہ ثابت ہوا اور مرموز کم حمیٰ جلا کے لئے اوّل قول سے وصل اور سکتہ اور بسملہ تھا اور اس سے صرف بسملہ اور سکتہ ثابت ہوا مثل خلف کے (فتامل) **قولہ** وفی ابتدا الخ یعنی شروع سورہ میں جب کہ شروع قرأت ہو تو قرا بالاتفاق بسم اللہ پڑھتے ہیں سوائے سورۃ برات کے پس اس میں نہیں پڑھتے اگرچہ اس کو سورۃ انفال سے وصل کریں جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے **ف قولہ** بسملہ اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

سِوَا بَرَاءَةٍ فَلَا وَلَوْ وُصِلْ	وَوَسَطًا خَيِّرْ وَفِيهَا يَحْتَمِلْ

قولہ ووسطا خیر یعنی سورتوں کے درمیان سے قرأت شروع کی جاوے تو وہاں باختیار ہے چاہے بعد استعاذہ کے بسم اللہ پڑھے اور اگر چاہے نہ پڑھے **قولہ** وفیہا یحتمل یعنی سورہ برات کے درمیان سے اگر قرأت شروع کرے تو وہاں بسم اللہ کے پڑھنے اور نہ پڑھنے کے جواز میں احتمال ہے ہو سکتا ہے کہ جائز ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ممنوع ہو۔ **ف** اوّل مصرع کی شرح اوپر گذر چکی۔

وَإِنْ وَصَلْتَهَا بِآخِرِ السُّوَرْ	فَلَا تَقِفْ وَغَيْرُهُ لَا يُحْتَجَرْ

جس وقت دو سورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھی جاوے تو احتمالی چار صورتیں ہیں ایک ان میں سے ممنوع ہے اور تین جائز ہیں ممنوع یہ ہے کہ بسم اللہ کو پہلی سورۃ کے آخر سے وصل کر کے بسملہ پر وقف کر دے اور اس کے سوا تین صورتیں جائز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں سو اول یہ کہ آخر سورۃ کو بسملہ سے وصل کرے اور بسملہ کو شروع سورۃ سے وصل کرے دوسری یہ کہ ہر ایک کو فصل کرے تیسری یہ کہ بسملہ کو آخر سورۃ سے فصل کرے اور شروع سورۃ سے وصل کرے فقط۔ ترجمہ شعر کا یہ ہے کہ اگر بسملہ کو آخر سورۃ سے وصل کر دیا تو بسملہ پر وقف نہ کریں اگر وقف کرو گے تو یہ صورۃ ناجائز ہو جاویگی اور اس کے سوائے تین صورتیں غیر ممنوع ہیں۔

سُوْرَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ

مَالِكِ نَلْ ظِلًّا رَوَى السِّرَاطَ مَعْ	سِرَاطٍ زِنْ خُلْفًا غَلًا كَيْفَ وَقَعْ

یعنی مالک یوم الدین کو عاصم و یعقوب و کسائی و خلف بزار با الالف پڑھتے ہیں جیسا کہ تلفظ کیا ہے اور باقیین ملک بلا الف **قولہ** السراط الخ یعنی السراط اور سراط کو جس حالت پر بھی واقع ہوں معرف یا منکر تمام قرآن میں قنبل بالخلاف بالسین پڑھتے ہیں اور رویس بلا خلف جیسا کہ بالسین تلفظ کیا ہے اور باقیین بالصاد پڑھتے ہیں جیسا کہ **قولہ** والصاد کالزای سے معلوم ہوگا مگر خلف اور خلاد بعض جگہ صاد کو زا میں اشمام کرتے ہیں جیسا کہ آئندہ بیت میں آئے گا ف **قولہ** کیف وقع یعنی معرف ہو یا منکر منون یا غیر منون وغیر ذلک نحو ہذا صراطی و صراط علی۔

وَالصَّادَ كَالزَّايِ ضَفَا الْاَوَّلَ قِفْ	وَفِيْهِ وَالثَّانِيْ وَذِي اللَّامِ اخْتُلِفْ

یعنی السراط اور صراط جس حالت پر بھی واقع ہوں تمام قرآن میں خلف بروایت حمزہ صاد کو زا سے اشمام کرتے ہیں **قولہ** الاول الخ یعنی خلاد ایک روایت سے صرف اول السراط میں اشمام کرتے ہیں اور وہ یہ ہے اہدنا الصراط المستقیم سورۃ فاتحہ میں اور دوسری روایت یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے اول اور ثانی لفظ میں اشمام کرتے ہیں فقط اور تیسری روایت یہ ہے کہ فقط معرف باللام میں اشمام کرتے ہیں خواہ قرآن میں کسی جگہ واقع

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوا اور چوتھی روایت یہ ہے کہ تمام قرآن میں کسی جگہ بھی اشمام نہیں کرتے نہ معرف باللام میں اور نہ منکر میں اور نہ سورہ فاتحہ کے کسی لفظ میں جیساکہ قولہ اختلف سے معلوم ہوتا ہے پس خلاد کے یہ چار قول ہوئے جو کہ قولہ وفیہ والثانی وذی اللام اختلف سے نکلتے ہیں۔ ف قولہ وفیہ ای فی الاول مع الثانی قولہ ذی اللام ای محلی بلام التعریف حیث وقع فی الفاتحہ وغیرہا قولہ اختلف یعنی قولہ الاول اور قولہ وفیہ والثانی اور قولہ وذی اللام ان تینوں روایتوں میں خلف ہے پس مطلب خلف کا یہ نکلا کہ یہ تینوں روایتیں بھی ہیں اور ان کا عدم بھی ہے بالکلیہ

وَبَابُ أَصْدَقُ شَفَا وَالْخُلْفُ غُرْ	۱۲ یَصْدُرْ رَعَتْ شَفَا الْمُصَيْطِرُونَ ضُرْ

یعنی باب اصدق کے صاد کو حمزہ وکسائی وخلف بزار با خلف اور رویس بالخلف بالاشمام پڑھتے ہیں اور باقیین بلا اشمام اور مراد باب اصدق سے یہ ہے کہ صاد ساکن ہو اور بعد اس کے دال ہو جیسے اصدق یصدق یصدر اور یہ کل بارہ صاد ہیں دو نساء میں اور تین انعام میں اور سات ان سات سورتوں میں انفال یونس یوسف حجر نحل قصص زلزلہ قولہ یصدر الخ یعنی لفظ یصدر جو کہ قصص اور زلزلہ میں آیا ہے اس کو حمزہ وکسائی وخلف ورویس سب لوگ بلا خلف بالاشمام پڑھتے ہیں اور باقیین بالصاد الخالص قولہ المصیطرون الخ یعنی ام ہم المصیطرون جو کہ سورہ طور میں ہے اس کے صاد کو اور مع اس کے غاشیہ میں لست علیہم بمصیطر کے صاد کو خلف عن حمزہ با خلف اور خلاد بالخلف بالاشمام پڑھتے ہیں جیساکہ آئندہ شعر میں مذکور ہے۔

وَفِيهِمَا الْخُلْفُ زَكِيْ عَنْ مُلِيْ	۱۳ وَالسِّينَ لِيْ وَفِيهِمَا الْخُلْفُ مَعْ مُصَيْطِرٍ

قولہ والسین لی الخ یعنی دو الفاظ مذکورہ میں ہشام بلا خلف سین پڑھتے ہیں اور قنبل و حفص و ابن ذکوان سب لوگ بالخلف سین پڑھتے ہیں اور باقیین بالصاد۔ پس مصیطرون اور مصیطر میں تین قرأت ہوئیں ف قولہ ق الخلف مع مصیطر اس کی شرح اوپر کے شعر میں گذر چکی قولہ فیہما ای فی المصیطرون ومصیطر قولہ الخلف خلاد کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خلف اور قنبل وغیرہ کے خلف کی دوسری وجہ صاد خالصہ ہے۔

عَلَيْهِمُو إِلَيْهِمُو لَدَيْهِمُو	۱۱۴	بِضَمِّ كَسْرِ الْهَاءِ ظَبْيٌ فَهِمْ

یعنی علیہم اور الیہم اور لدیہم یہ تینوں کلمے جس جگہ بھی واقع ہوں یعقوب و حمزہ ان کی ہا کو بجائے کسرہ کے ضمہ دیتے ہیں اور باقین کسرہ۔

وَبَعْدَ يَاءٍ سَكَنَتْ لَا مُفْرَدًا	۱۱۵	ظَاهِرْ وَإِنْ تَزُلْ كَيُخْزِهِمْ غَدَا

یعنی ہا ضمیر تثنیہ ہو یا جمع مگر مفرد نہ ہو اور واقع ہو بعد یاء ساکن کے تو اس کو یعقوب بجائے کسرہ کے ضمہ دیتے ہیں اور باقین کسرہ جیسے علیہن فیہن علیہما الیہما وغیر ذلک **قولہ** وان تزل الخ یعنی اگر یاء ساکن کسی وجہ سے ساقط ہو جاوے تو اُس ہا کو صرف رویس مضموم پڑھتے ہیں اور باقین مکسور جیسے یخزہم۔ واستفتہم وان یاتہم وغیرہ

وَخُلْفُ يُلْهِهِمْ قِهِمْ وَيُغْنِهِمْ	۱۱۶	عَنْهُ وَلَا يُضَمُّ مَنْ يُوَلِّهِمْ

یعنی سورۂ حجر میں یلہہم الامل اور غافر میں وقہم عذاب اور وقہم السیئات اور نور میں یغنہم اللہ۔ ان سب الفاظ میں رویس کا اختلاف ہے بعض سے ضمہ ثابت ہے اور بعض سے کسرہ **قولہ** ولا یضم الخ یعنی من یولہم یومئذ دبرہ میں کسی کا بھی ضمہ نہیں ہے بلا خلف سب کے لئے کسرہ ہے **ف قولہ** عنہ ای عن رویس۔

وَضَمُّ مِيمِ الْجَمْعِ صِلْ ثَبْتٌ دَرَا	۱۱۷	قَبْلَ مُحَرَّكٍ وَبِالْخُلْفِ بَرَا

یعنی میم جمع جب متحرک حرف سے قبل واقع ہو تو حالت وصل میں ابو جعفر و ابن کثیر اس کے ضمہ کو صلہ کر کے پڑھتے ہیں یعنی میم مضموم کے بعد واؤ بڑھاتے ہیں جیسے علیہمو والیہمو وغیرہ **قولہ** وبالخلف الخ یعنی قالون بھی بالخُلف اس کو صلہ کرتے ہیں مثل ابو جعفر و ابن کثیر کے اور باقین بالاسکان اور وقف میں سب لوگ بالاتفاق ساکن پڑھتے ہیں۔

وَقَبْلَ هَمْزِ الْقَطْعِ وَرْشٌ وَاكْسِرُوا	۱۱۸	قَبْلَ السُّكُونِ بَعْدَ كَسْرٍ حَرَّرُوا

یعنی جب میم جمع ہمزہ قطعی کے قبل واقع ہو تو ورش بھی مثل ابو جعفر و ابن کثیر و قالون کے صلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرتے ہیں جیسے علیہم والذین تبعہم ام لم **قولہ** واکسروا الخ یعنی جب میم جمع سے قبل حرف مکسور ہو اور بعد اس کے حرف ساکن ہو تو اس میم کو ابوعمرو حالت وصل میں مکسور پڑھتے ہیں اور باقین مضموم جیسے کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے جیسے بہم الاسباب و علیہم القتال۔

وَصلاً وَبَاقِیہِم بِضَمٍّ وَ(شَفَا)	۱۱۹	اَمعَ مِیمِہِ الہَاءَ وَاَتبِع ظُبیَ فَا

قولہ وشفا الخ یعنی حمزہ وکسائی دونوں حالت وصل میں مع میم مضموم کے جو کہ واقع ہے قبل ساکن کے ہار مکسور کو بھی مضموم پڑھتے ہیں پس معلوم ہوا کہ اگر میم جمع بوجہ وقف کے ساکن ہو جاوے تو ہار کو ضمہ نہ دیا جاوے گا بلکہ کسرہ دیا جاوے گا موافق اصل کے مگر حمزہ ان تین الفاظ مکسورہ مخصوصہ میں اپنی اصل پر رہیں گے **قولہ** واتبع ظرفا یعنی یعقوب میم کو ہار کے تابع کرتے ہیں اگر ہار کو ان کے مذہب کے موافق ضمہ دیا جاوے تو میم کو بھی ضمہ دیا جاوے گا جیسے یریہم اللہ وغیرہ اور اگر ہار کو کسرہ دیا جاوے تو میم کو بھی کسرہ دیا جاوے گا جیسے بہم الاسباب وغیرہ اور ہار کو ضمہ دینے کا قاعدہ **قولہ** وبعد یار سکنت میں گذر چکا اور وہ یہ ہے کہ ہار سے قبل اگر یار ساکن ہو تو ہار مضموم پڑھیں گے اور اگر یار ساکن نہ ہو بلکہ کوئی حرف مکسور ہو تو ہار کو مکسور پڑھیں گے اور اگر ہار سے قبل حرف مضموم ہو تو بالاتفاق سب کے نزدیک ہار مضموم پڑھی جاوے گی **ف** **قولہ** وصلا وباقیہم بضم اس عبارت کی شرح اوپر گذر چکی **قولہ** وباقیہم ای باقی القراء۔

بَابُ الاِدغَامِ الکَبِیر

ادغام کی تعریف یہ ہے کہ تلفظ کرنا حرف ساکن کو پھر متحرک کو بلا فصل کے مخرج واحد سے مع تشدید کے اور اس کی دو قسمیں ہیں صغیر و کبیر۔ صغیر وہ ہے کہ مدغم ساکن ہو اور مدغم فیہ متحرک ہو اور کبیر وہ ہے کہ دونوں متحرک ہوں کبیر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں اول مدغم کو ساکن کرتے ہیں پھر ادغام پس عمل کثیر لازم آیا بخلاف صغیر کے کہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یں عمل قلیل ہے یعنی صرف ادغام کرنا پڑتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ کبیر کثرت سے واقع ہے بخلاف صغیر کے اور صغیر کا بیان آئندہ باب الادغام الصغیر میں آئے گا ادغام کبیر کے چند شروط و اسباب و موانع ہیں جیسا کہ آئندہ آتے ہیں۔

إِذَا الْتَقَى خَطًّا مُحَرَّكَانِ	ص ۲	مِثْلَانِ جِنْسَانِ مُقَارِبَانِ

یعنی جب ملیں بحیثیت خط کے ایسے مثلین یا جنسین یا متقاربین کہ متحرک ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ حروف خط میں ضرور ملنے چاہییں عام ہے کہ تلفظ میں ملیں یا نہ ملیں جیسے کہ انہ ہو خط میں مل گئے لہذا ادغام ہوگا بخلاف انا نذیر کے کہ تلفظ میں مل گئے مگر خط میں نہیں ملے اس لئے ادغام نہ ہوگا ف مثلین وہ ہیں کہ مخرج و صفت میں دونوں حرف متفق ہوں جیسے ہا، ہا اور متجانسین وہ کہ مخرج میں متفق ہوں اور صفت میں مختلف جیسے دال و تا، اور متقاربین وہ کہ مخرج میں یا صفت میں قریب ہوں۔ دو حرفوں کا خطًّا ملنا شرط ہے ادغام کے لئے اور مثلین جنسین اور متقاربین ہونا سبب ہے اور موانع آگے آتے ہیں۔

أَدْغِمْ بِخُلْفِ الدُّورِ وَالسُّوسِي مَعًا	۲۱	لَكِنْ بِوَجْهِ الْهَمْزِ وَالْمَدِّ امْنَعَا

یعنی ادغام کر تو ساتھ خلف کے دوری و سوسی کے لئے اس حال میں کہ وہ دونوں راوی ساتھ ساتھ ہیں لیکن ہمزہ کی تحقیق کی قرأت کے ساتھ اور مد منفصل کے مد کے ساتھ ادغام کو منع کر تو مطلب یہ ہے کہ جب خط میں دو حرف ملیں تو ادغام کر دوری و سوسی کے لئے خلف سے مگر جس وقت ایک آیت میں ہمزہ اور ادغام جمع ہوں جیسے ولما یاتہم تاویلہ کذالک کذب یا مد اور ادغام جمع ہوں جیسے قل لااقول لکم یا ہمزہ و ادغام و مد تینوں جمع ہوں جیسے قال لایاتیکما طعام ترزقانہ الانباتکما تو ایسی حالت میں ہمزہ کی تحقیق کے ساتھ اور مد منفصل کے مد کے ساتھ ادغام نہ کریں گے مثال اول میں ادغام مع الابدال اور اظہار مع الابدال والتحقیق تین وجہ جائز ہیں باقی ایک وجہ ادغام مع التحقیق ناجائز ہے اور مثال ثانی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ادغام مع القصر اور اظہار مع المد و القصر جائز ہیں ادغام مع المد ناجائز اور مثال ثالث میں عقلاً آٹھ وجہ ہیں اس طرح کہ ادغام و اظہار کو ہمزہ کی تحقیق و ابدال سے جمع کریں تو چار ہوئیں ان چار کو منفصل کے قصر و مد میں ضرب دیں تو چار دونی آٹھ ہوتی ہیں ان میں سے پانچ جائز اور تین ناجائز ہیں یعنی ادغام مع الابدال و القصر اور اظہار مع الابدال و القصر اور اظہار مع التحقیق و القصر اور اظہار مع الابدال و المد اور اظہار مع التحقیق و المد یہ جائز ہیں اور ادغام مع الابدال و المد اور ادغام مع التحقیق و القصر اور ادغام مع التحقیق و المد یہ ناجائز ہیں فقط جملہ وجوہ کی وضاحت کے لیے نقشہ لکھا جاتا ہے۔

ولما یاتہم تاویلہ	کذلک کذب	قل لا اقول لکم		قال لا	یاتیکما طعام	ترزقانہ الا	
ہمزہ	کبیر	منفصل	کبیر	کبیر	ہمزہ	منفصل	
ابدال	ادغام	قصر	اظہار	اظہار	ابدال	قصر	جائز
				اظہار	ابدال	مد	جائز
ابدال	اظہار	مد	اظہار	اظہار	تحقیق	قصر	جائز
				اظہار	تحقیق	مد	جائز
تحقیق	اظہار	قصر	ادغام	ادغام	ابدال	قصر	جائز
				ادغام	ابدال	مد	ناجائز
تحقیق	ادغام	مد	ادغام	ادغام	تحقیق	قصر	ناجائز
				ادغام	تحقیق	مد	ناجائز
یہ نقشہ مثال اول کا ہے	یہ نقشہ مثال ثانی کا ہے			یہ نقشہ مثال ثالث کا ہے۔			

ف مصنف نے دوری و سوسی کہا ابوعمرو نہ کہا یہ اس وجہ سے کہ شاید کوئی وہم کرے کہ شاطبی کی طرح یہاں بھی صرف سوسی مراد ہیں تو ظاہر کر دیا کہ یہاں دونوں راوی ہیں صرف سوسی نہیں ہیں شاطبی نے چونکہ ابوعمرو بولا اور مراد صرف سوسی کو لیا تو اس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لوگوں کو دھوکا ہو گیا جزری نے اس شبہ سے بچنے کے لئے دونوں راوی کا نام لکھ دیا
قولہ معاحال سے دوری دوسری سے

فکلمة مثلی مناسککم وما	۱۲۵	سلککم وکلمتین عمما		

یعنی ادغام کر تو ایک کلمہ میں مثلین کا صرف مناسککم (فی البقرہ) وما سلککم (فی المدثر) ہیں اور دو کلموں میں عام طور سے ادغام کر تو کسی خاص کلمہ کی شرط نہیں مگر یہ ادغام جب ہو گا کہ کوئی مانع نہ ہو موانعات آئندہ میں ہے۔

ما لم ینون او یکن تا مضمر	۱۲۶	ولا مشددا وفی الجزم انظر	

یعنی یہ ادغام جب ہو گا کہ مدغم منون نہ ہو اور تا ضمیر نہ ہو (یعنی مخاطب و متکلم کی ضمیر) اور مشدد نہ ہو یہ تینوں موانع بالاتفاق ہیں (اختلافی بھی قبل مدغم کے اگر ہو تو ایسا ہی مانع ہے) اور جزم میں نظر کر تو یعنی کلمہ مدغم داللہ اگر حالت جزم میں ہو تو اس میں تفصیل ہے جو آئندہ بیت میں مذکور ہے۔ ف منون اس لئے مانع ہے کہ تنوین مدغم و مدغم فیہ کے درمیان حائل ہوتی ہے اور تا ضمیر اس لئے کہ ضمیر علامت ہے اور علامت حذف نہیں کی جاتی۔ (العلامت لاتحذف) اور مشدد اس لئے مانع ہے کہ اگر ادغام ہو گا تو اجتماع سواکن لازم آئے گا اور وہ محال ہے۔

فان تماثلا ففیہ خلف	۱۲۷	وان تقاربا ففیہ ضعف	

اس شعر میں جزم کی تفصیل ہے یعنی پس اگر متماثل ہیں حرفین تو ان میں خلف ہے اظہار و ادغام میں اور اگر متقارب ہوں تو ادغام ضعیف ہے مطلب یہ ہے کہ جزم یا تو مثلین اور جنسین میں ہو گا پس اس کا تو یہ حکم ہے کہ بعض تو تلاقی فی حرفین خیال کر کے ادغام کرتے ہیں اور بعض اصلی حالت پر نظر کر کے کہ اصل میں تلاقی فی نہیں بلکہ بیچ میں حرف علت حائل ہے اظہار کرتے ہیں مثلین تو یہ ہیں ومن یبتغ غیر و یخل لکم وان یک کاذبا اور متجانسین صرف ولتات طائفۃ ہے اسی کو وآت ذالقربیٰ بھی ملحق ہے اور یا متقاربین میں ہو گا اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حکم یہ ہے کہ اظہار ہوگا اور ادغام کی روایت صاحب تجرید[1] سے وہ ضعیف ہے اور یہ صرف ایک ہی لفظ ہے وکم توت سعت رف مثلین اور متجانسین چونکہ باعتبار مخرج کے ایک ہیں اس لیے متجانسین کی جگہ متماثلین ہی لکھ کر مثلین اور جنسین دونوں مراد لیے ماتن کی عبارت ففیہ خلف اور والخلف فی واو ہو وغیرہ پر بادی النظر میں یہ شبہ واقع ہوتا ہے کہ کل باب میں دوری وسوسی کا خلف ہے پھر یہ خاص خاص مواقع پر خلف کہنے کا کیا مطلب ہے جواب اس کا یہ ہے کہ ادغم بخلف الدوری والسوسی سے تو وہ خلف مراد ہے جو دوری وسوسی کے جمیع طرق میں اختلاف ہے اور آئندہ خاص خاص مواقع میں جو خلف لکھا ہے اس سے جمیع میں سے جو مدغمین طرق ہیں ان کا خلف مراد ہے یعنی جمیع طرق میں سے اظہار کرنے والے طرق تو اظہار کرتے ہیں مگر جو مدغمین طرق تھے ان خاص الفاظ میں ان کا بھی اختلاف ہوگیا فافہم۔

وَال لُوطٍ جِئْتِ شَيْئًا كَافَ هَا	كسره	وَالْخُلْفُ فِي وَاوِ هُوَ الْمَضْمُومِ هَا

اور اختلاف ہے نیز صاحب ادغام سے اس ہو کی واو میں جو لفظ ہو مضموم الہا ہو جیسے ہو ومن اور ہو والذین اور اختلاف ہے آل لوط میں اور جئت شیا سورہ مریم میں مطلب یہ ہے کہ ہو مضموم الہا کے بعد واو ہو تو اس میں اور آل لوط اور جئت شیا مریم والے میں مدغمین کیلیے ادغام اور اظہار دونوں ہیں ہو میں اظہار اس لئے ہے کہ جب اول واو کو بضرورت ادغام ساکن کریں تو حرف مدہو جاوے گا اور مد کا ادغام جائز نہیں ادغام کی علت یہ ہے کہ بضرورت ادغام ساکن کیا ہے اس لئے اگرچہ درمیان میں کوئی عارض پیش آوے مگر اپنی ضرورت کو پورا کرینگے عارض کا اعتبار نہ کریں گے اور آل لوط میں چونکہ توالی اعلال لازم آتے گی اس لئے اظہار کرینگے اور قلت حروف کی دلیل لک کیدا سے منقوض ہے اس لئے قلت حروف کی دلیل لانا صحیح نہیں ہے اور ادغام کرنا موافق قاعدہ کے ہے

[1] تجرید نام ہے کتاب کا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جبتت شیًا سورہ مریم میں بکسر التا ہے اس میں اظہار کی وجہ یہ ہے کہ تاء ضمیر مانع ہے ادغام کو اور ادغام کی وجہ یہ ہے کہ یہ کلمہ بوجہ کسرۂ تاء کے ثقیل ہے رفع ثقل کے لئے ادغام کرینگے **ف** آل اصل میں اہل تھا ہاء کو ہمزہ سے بدلا ہمزہ کو الف کیا کاف ہا سے مراد سورہ مریم ہے لقد جئت شیًا امر الکہف میں ادغام نہ کرینگے کیونکہ تاء مفتوح ہے کلمہ میں ثقل نہیں اور کنتُ ترابًا اگرچہ بوجہ ضمہ کے زیادہ ثقیل ہے مگر بوجہ اجتماع دو موانع کے ادغام نہ کرینگے ایک تاء ضمیر دوسرے اخفا قبل مس کے۔

کَاللَّاءِ لَا یَحْزُنْكَ فَامْنَعْ وَكِلْمَہٖ ۱۲	اَرْضٌ سَنَشْدُدُ حُجَّدٌ بَدَلٌ فَتُمِّمْ

یعنی شعر مذکورہ میں خلف سے مثل واللائی یئسن کی یعنی جیسا کہ آل لوط وغیرہ میں خلف سے ایسا ہی اس لفظ یئسن میں خلف ہے جس وقت ابو عمرو کی قرأۃ پریاء متطرف کو گرادیں اور ہمزہ کو یاء سے بدلدیں **قولہ** لا یحزنک میں پس منع کر تو ادغام کو کیونکہ اس میں اخفاء ہے قبل کاف کے اور حرف کلمہ رض شنشد وغیرہ کے کل ادغام کئے جاوینگے مجانس و مقارب میں جیسا کہ آئندہ بیت میں مذکور ہوگا **ف** لا یحزنک سے مراد لا یحزنک کفرہ ہے لا یحزنک قولہم نہیں اس میں کاف کا بعد ساکن کے ہونا دلیل اظہار کی ہے کیونکہ کاف کا ادغام قاف میں ہونے کی شرط یہ ہے کہ بعد ساکن کے نہ ہو اور یہاں بعد ساکن کے ہے لہذا لا یحزنک قولہم اس قاعدہ سے ادغام سے نکل گیا نہ کہ اخفاء کے قاعدہ سے۔

تُدْغَمُ فِیْ جِنْسٍ وَّ قُرْبٍ فُصِّلَا ۱۳	فَالرَّاءُ فِی اللَّامِ وَ هِیَ فِی الرَّاءِ لَا

یعنی ادغام کئے جاویں گے حروف کلمات مذکورہ کے اپنے مجانس و مقارب میں اس حال میں کہ تفصیل کئے گئے ہیں اب تفصیل کرتے ہیں پس راء لام اور لام راء میں مدغم ہوگا جیسے اطہر لکم و انزل ربکم **ف** مصنف نے راء کو مقدم کیا کیونکہ سب حروف میں اول وہی ہے۔ **قولہ** لا اس کا اگلے شعر سے تعلق ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

إِنْ فُتِحَا عَنْ سَاكِنٍ لَا قَالَ ثُمْ	لَا عَنْ سُكُونٍ فِيهِمَا النُّونُ ادْغِمُوا

یعنی نہیں ادغام کئے جاویں گے لام را۔ اگر مفتوح ہوں بعد ساکن کے مگر قال کا لام بوجہ کثرت وقوع کے ادغام ہوگا مگر پھر نہیں ادغام کیا جاوے گا نون ان دونوں میں بعد ساکن حرف کے مطلب اول مصرع کا ہے کہ لام یا را۔ اگر مفتوح ہوں بعد ساکن کے تو ادغام نہ کرینگے جیسے والحمیر لترکبوہا رسول ربہم اور مضموم و مکسور کا ہر حال میں ادغام ہوگا۔ مضموم کی مثال المصیر لا یکلف مکسور النہار لآیات مکسور الی سبیل ربک۔ اور قال کا لام بھی ادغام ہوگا اگرچہ قبل ساکن ہے۔ دوسرے مصرع کا مطلب یہ ہے کہ نون کا ادغام لام و را میں ہوگا جیسے تاذن ربکم و خزائن لدین مگر اس کی بھی یہی شرط ہے کہ قبل اس کے سکون نہ ہو مگر اس میں مفتوح ہونے کی شرط نہیں نون خواہ مفتوح ہو یا مضموم و مکسور اگر قبل ساکن ہوگا تو ادغام نہ کرینگے جیسے مسلمین لک و یخافون ربہم مگر اس سے بھی ایک لفظ مستثنیٰ ہے یعنی نحن لہ اگرچہ ما قبل ساکن ہے مگر ادغام ہوگا جیسا کہ آئندہ مذکور ہوگا ف لا قال کا لا بعد سکون سے استثنا ہے یعنی استثنار سے استثنار ہے۔

وَنَحْنُ ادْغِمْ ضَادْ بَعْضِ شَانِ نُدْ	سِيَنَ النُّفُوسُ الرَّأسُ بِالْخُلْفِ يُخَصْ

یعنی نحن میں ادغام ہوگا جیسا کہ مذکور ہوا اور ضاد کو سورہ نور میں لبعض شانہم کے شین میں ادغام کی تصریح ہے یعنی ادغام کریں گے۔ اور سین واذا النفوس کا زوجت کی زا میں مدغم ہوگا اور سین اشتعل الراس کا شیبا کے شین میں مدغم ہوگا اور شین ذوالعرش کا سبیلا کے سین میں مدغم ہوگا جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے مگر ان چاروں میں مدغمین طرق کا خلف ہے ف نص یعنی تصریح کی ہے اور پر ادغام کے تخصص سے اس طرف اشارہ ہے کہ الراس شیبا مخصوص ہے اور کسی جگہ سین مہمل کا معجم میں ادغام نہ ہوگا جیسے کہ من الناس شیا۔ اور وجہ یہ ہے کہ یہ مدغم بوجہ مفتوح ہونے کے خفیف ہے بخلاف الراس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سیلکے کہ وہ بوجہ مضموم ہونے کے ثقیل ہے

ذَا ضِقْ تَرٰی شِدْ ثِقْ ظَبًا زُدْ صِفْ جَنَا	۵۵	مَعْ شِیْنِ عَرْشِ الدَّالِ فِیْ عَشْرٍ سَنَا

یعنی مذکور حروف ادغام کئے گئے ہیں بالخلاف مع شین عرش کے سبیلا میں جیسا کہ مذکور ہوا اور دال ادغام کی جاوے گی دس حرفوں میں جو کہ اول حروف ہیں۔ بیت کے کلموں میں یعنی سین مہمل ذال ضاد تا۔ شین معجم ثا مثلث ظا۔ زا۔ صاد جیم مثالیں یہ ہیں سین یکاد سنا برقہ ذال من بعد ذلک ضاد من بعد ضرا۔ تا من الصید تنالہ شین شہد شاہد ظا۔ یرید ظلما زا۔ یکاد زیتہا صاد و نفقد صواع جیم داؤد جالوت ثا۔ یرید ثواب

ف بیت میں دس کلمے ہیں سب کا اول اول حرف مراد ہے

وَالتَّاءِ فِی الْعَشْرِ وَفِی الطَّاثَبَتَا	۵۶	اِلَّا بِفَتْحٍ عَنْ سُکُوْنٍ غَیْرَ تَا

یعنی دال ادغام کی جاتے گی ان دس حرفوں میں دال پر جو بھی حرکت ہو مگر جب مفتوح ہو بعد سکون کے تو اس وقت کسی حرف میں ادغام نہ ہوگا سوا تا۔ کے جیسے کہ بعد توکید ہا اور تا۔ کا ادغام اُن دس مذکورہ میں اور طا میں ثابت ہوا مطلب یہ ہے کہ دال مفتوح کا جب بعد ساکن کے واقع ہو ادغام نہ ہوگا مگر صرف تا۔ میں ہو جاتے گا متجانسین ہونے کی وجہ سے اور تا۔ کے مدغم فیہ دس اول مذکورہ اور ایک طا۔ کل گیارہ ہیں مثالیں یہ ہیں س السحرۃ ساجدین ذ الآخرۃ ذلک ض والعادیات ضبحا ش الساعۃ شتی ث بالبینات ثم ظ والملئکۃ ظالمی ز فالزاجرت زجرا ص والملئکۃ صفا ج العالی جناح ط الصلوۃ طرفی ف غیر تا استثنا۔ سے استثنا۔ ہے یعنی الا بفتح سے یہ باب اصل میں وکلم رض سنشد الخ سے متجانسین و متقاربین کا شروع ہے پھر مصنف نے تا۔ کے مدغم فیہ دس مذکورہ اور طا۔ کہا حالانکہ ان دس میں سے تا۔ بھی ہے اور وہ مجانس نہ متقارب بلکہ مثلین ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ چونکہ مصنف کو اختصار مقصود ہے اس لئے مستثنیٰ نہیں کیا مع اس کے غرض بھی حاصل ہو گئی غرض میں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ں نہیں آیا۔

وَالْخُلْفُ فِي الزَّكَاةِ وَالتَّوْرَاةِ حَلَّ	۱۳۶	وَلَتَاتِ اٰتِ وَلِثَا الْخُمْسُ الْاُوَلْ

اختلاف مدغمین کا الزکاۃ ثم اور التوراۃ ثم میں ثابت ہوا ہے اور لتات طائفۃ اور ت ذا القربی میں بھی اور واسطے ثار کے ان دس حروف میں سے پانچ اول کے م فیہ ہیں مطلب یہ ہے کہ ان چار امثلہ مذکورہ میں مدغمین کا خلف ہے ایک پانچواں شروع میں مذکور ہو چکا یعنی جئت شیئا فریا۔ اور ثار کے مدغم فیہ یہ پانچ حرف ں س ذ ض ت ش ف حل بمعنی استقر ہے اور بمعنی حلال بھی ہو سکتا ہے ثار کا ادغام مدغمین نے صرف ان چار مثالوں میں بالخلف کیا ہے اور ایک جئت شیئا فریا میں باقی سب بالاتفاق ہیں مثالیں یہ ہیں س ذ وورث سلیمان ذالحرث ذالک شروع آل عمران میں ض حدیث ضیف ت حیث تؤمرون ش حیث شئتما۔

وَالْكَافُ فِي الْقَافِ وَهِيَ فِيهَا وَإِنْ	۱۳۷	بِكِلْمَةٍ فَمِيمَ جَمْعٍ وَاشْرُطَنْ

یعنی کاف ادغام کیا جائے گا قاف میں اور قاف کاف میں اور اگر قاف کاف ایک کلمہ میں جمع ہوں تو میم جمع کا بھی ہونا چاہئے اور شرط کر تو ان میں بعد متحرک کے مطلب کہ کاف کا ادغام قاف میں ہے جیسے ونقدس لک قال۔ اور قاف کا کاف میں ہے جیسے ینفق کیف۔ تو دونوں کے ادغام کی شرط یہ ہے کہ مدغم سے پہلے متحرک ہونا چاہئے اگر ساکن حرف ہوگا تو ادغام نہ ہوگا جیسے وترکوک قائما وفوق کل ذی علم علیم میثاقکم اگر قاف مدغم ہو اور مدغم و مدغم فیہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں تو اس کی ایک شرط اور بھی ہے وہ یہ کہ بعد مدغم فیہ کے میم جمع بھی ہو جیسے خلقکم اگر میم جمع نہ ہوگا تو اظہار ہوگا۔ بلا اختلاف جیسے خلقک ف واشرطن کا تعلق آئندہ شعر سے ہے۔

فِيهِنَّ عَنْ قُرْبٍ تَرَاهُ وَالْخُلْفُ فِي	۱۳۸	طَلَّقَكُنَّ وَلِحَاذُ حَرْفٍ حَرْفِيْ

یعنی ان میں شرط کر تو کہ بعد متحرک کے ہوں جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اختلاف ہے مدغمین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طرق کا طلقکن میں ادرحا۔ زحزح کو عن النار کی عین میں ادغام پورا کرتو مطلب یہ ہے کہ طلقکن میں بعض طرق اظہار کرتے ہیں موافق قاعدہ کے کیونکہ میم جمع کا بعد کاف کے نہیں ہے دوسری وجہ یہ کہ اگر ادغام کریں تو ایک کلمہ میں تین تشدید جمع ہونگے اس لئے بوجہ کراہت تشدیدات کے اظہار کرینگے۔ اور ادغام اس لئے کرتے ہیں کہ نون جمع کی وجہ سے کلمہ میں ثقل ہو گیا والحا زحزح کا مطلب یہ ہے کہ حا۔ کا ادغام صرف زحزح عن النار میں ہے جو کہ آل عمران میں ہے غیر میں نہ ہوگا جیسے لاجناح علیکم وغیرہ فی قولہ فی متن میں جو مذکور ہے صیغہ امر ہے دَ نی یفی سے یعنی زحزح عن النار میں حا۔ کو پورا ادغام کر تو یا ممکن ہے کہ وفی یفی سے نہ ہو بلکہ وفا سے ہو جو ضد ہے غدر کی اس وقت یہ معنی ہیں کہ دفا کرے ادغام روایت کے ساتھ یعنی روایت ادغام کے مخالف نہ ہو ادغام روایت کے ساتھ متفق ہو۔ واللہ اعلم

وَالذَّالُ فِي سِيْنٍ وَصَادِ الْجِيمُ صَحْ	مِنْ ذِي الْمَعَارِجِ شَطْأَهُ رَجَحْ

یعنی ذال ادغام کی جاتی ہے سین میں اور صاد میں جیسے ما تخذ صاحبہ سورہ جن میں اور واتخذ سبیلہ، سورہ کہف میں۔ اور جیم کا ادغام صحیح ہے ذی المعارج تعرج میں اور اخرج شطأہ میں راجح ہے مطلب یہ ہے کہ ذال کے مدغم فیہ صرف دو ہیں سین اور صاد اور جیم کے مدغم فیہ بھی دو ہیں مگر ایک میں صرف ادغام ہی ہے اور دوسرے میں راجح ادغام ہے لیکن اظہار بھی جائز ہے ف الجیم صح سے اس طرف اشارہ ہے کہ اس میں خلاف نہیں ہے اور لفظ الجیم مبتداء ہے صح خبر ہے قولہ رجح ای روایۃ الادغام اور لفظ رجح اشارہ ہے اختلاف کی طرف۔

وَالْبَاءُ فِي مِيمٍ يُعَذِّبُ مَنْ فَقَطْ	وَالْحَرْفُ بِالصِّفَتَيْنِ إِنْ يُدْغَمْ سَقَطْ

یعنی با ادغام کی جاتی ہے میم میں صرف یعذب من میں نہ غیر میں۔ اور ساقط کر دیا جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حرف مع صفت کے ادغام کیا جاوے مطلب یہ ہے کہ اس باب میں ادغام کی روایت کو پڑھا جاوے تو ادغام کامل کیا جاوے گا کسی صفت وغیرہ کو نہ باقی رکھینگے ناقص جائز نہیں ہے ف بیت میں فقط سے احتراز مقصود ہے مثل ضرب مثل سنکتب ما قالوا کے اور والحرف بالصفۃ سے مہتم بالشان فائدہ بیان کیا جس کا مطلب اوپر گذر چکا لفظ الحرف فاعل مقدم ہے سقط ماضی کا اور بالصفۃ متعلق مقدم ہے ماضی عامل کر جزاء ہے آن یدغم شرط ہے اس کی اور معنی سقط کے زائل ذہب کے ہیں۔

وَالْمِيمُ عِنْدَ الْبَاءِ عَنْ مُحَرَّكٍ	تُخْفَىٰ وَأَشْمِمْ وَرُمْ أَوْ اُتْرُكِ

یعنی میم نزدیک باء کے بعد متحرک کے اخفا کی جائے اور اشمام کریا روم کریا چھوڑ ان دونوں کو اور خالص ادغام کر مطلب یہ ہے کہ میم کے بعد اگر باء آوے تو اخفاء کیا جاوے گا مع غنہ کے جیسے کہ اعلم بالشاکرین مگر شرط یہ ہے کہ اس کے ماقبل متحرک ہو اگر ساکن ہوگا تو ادغام نہ ہوگا جیسے ابراہیم بینہ بعض نے میم کے اخفاء کو ادغام سے تعبیر کیا ہے گویا ادغام ناقص سے اس کا تلفظ ایسا ہی ہے جیسا کہ داء بہتم کا ہے۔ اب جب کہ مصنف متقاربین و مثلین وغیرہ کے بیان سے فارغ ہوا تو وہ مضامین شروع کئے جو اس باب کے متعلق ہیں پس کہا واشمم ورم الخ یعنی جیسا کہ وقف میں روم واشمام جائز ہے ایسا ہی جمیع باب کے حرف مدغم میں بھی روم اشمام جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ روم واشمام بالکل نہ کیا جاوے بلکہ خالص ادغام کیا کریں مگر چار صورتیں مستثنیٰ ہیں کہ ان میں روم واشمام نہ ہوگا صرف خالص ہوگا وہ آئندہ بیت میں آتی ہیں ف میم کا باء میں ادغام اس وجہ سے نہیں ہے کہ غنہ جاتا رہے گا اور اہل اداء کے نزدیک غنہ کا باقی رکھنا میم دونوں میں نہایت ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ نون تنوین کا لام وراء میں بھی بعض ادغام بالغنہ کہتے ہیں جیسے کہ

نہایۃ القول لکھتے ہیں لما اشترکا فی المخرج وتجانسا فی الانفتاح والاستفال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نقل الاظہار والادغام المحض بذہاب الغنۃ قولہ تخفی صیغہ مجہول سے بمعنی اخفاء کے یہ ہیں کہ وہ ایک حالت سے درمیان ادغام و اظہار کے صورت اس کی یہ ہے کہ مخرج مخفی حرف کا ادا نہ ہو صرف صفت غنہ ادا ہو ادا ترک یعنی اشمام و روم کو ترک کر تو اور خالص ادغام کر تو وجہ روم و اشمام کی یہ ہے اس باب میں کہ جب حرف کو ادغام کے لئے ساکن کیا تو وہ مشابہ ہوگیا سکون وقف کے چونکہ سکون وقفی کے مشابہ ہوگیا اس لئے اس پر احکام وقف کے جاری کئے۔

وَعَنْ	فِیْ غَیْرِ بَا وَالْمِیْمِ عَنْہُمَا	بَعْضٍ بِغَیْرِ الْفَا وَمُعْتَلٌّ سَکَنْ	۸۵

یعنی غیر با میں اور غیر میم میں روم اشمام کر تو اس حال میں کہ با میم ساتھ با میم کے جمع ہوں یعنی با کا با میں یا میم میں اور میم کا میم میں یا با میں ادغام ہو تو ان چاروں صورتوں میں روم و اشمام نہ ہوگا جیسے نصیب برحمتنا و یعلم ما و یعذب من و اعلم بالشاکرین اور بعض سے منقول ہے غیر فا میں یعنی فا کا فا میں ادغام ہو تو بعض اس میں بھی روم و اشمام جائز نہیں رکھتے اور معتل حرف اگر ساکن ہو ما قبل مدغم کے تو مد کر تو قصر اس میں مطلب یہ ہے کہ ما قبل مدغم کا یا تو متحرک ہوگا یا ساکن۔ اگر متحرک ہے تو کوئی اختلاف نہیں ہے اگر ساکن ہے تو معتل ہوگا یا صحیح اگر صحیح ہے تو اس میں بوجہ دشواری اور سختی کے ادغام لینے والے قلیل ہیں مگر متقدمین اسی کو لیتے ہیں اور یہ ہی ان سے مشہور ہے اگر معتل ہے تو اس میں کوئی دشواری نہیں خواہ معتل لین ہو یا مدہو اور اس میں قصر یا مد کر دو دونوں جائز ہیں مگر بعض مثل حواشی ازہری علی الجزری کے اس طرف گئے ہیں کہ یہ مد لازم ہے قصر جائز نہیں اور ابو شامہ کا بھی یہی قول ہے۔

ف حالت وصل میں با اور میم اور فا میں روم و اشمام اس وجہ سے منع ہے کہ ان میں ادغام چاہتا ہے ضم شفتین کو اور روم و اشمام چاہتے ہیں انفتاح شفتین کو لہذا تعارض لازم آئے گا کہ ایک آن میں ضم بھی ہو اور انفتاح بھی یہ محال ہے مگر علامہ جزری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نشر میں لکھتے ہیں کہ بار میم فار میں روم متعذر نہیں صرف اشمام ہی متعذر ہے کیونکہ ادغام میں انطباق شفتین کیوجہ سے مدغم کی حرکت کی طرف اشارہ نہیں ہو سکتا اور روم میں چونکہ ادغام ہی نہیں ہوتا لہذا مدغم کی حرکت کو خفی صوت سے ظاہر کرنے میں کیا اشکال ہے لہذا مصنف کے قول فی غیر بار سے صرف اشمام ہی کا استثنار مراد لیا جاوے گا بار میم فار موقوفہ میں مثل اور حرف کے روم واشمام ہو سکتے ہیں۔ روم میں تو کوئی اشکال ہی نہیں اور اشمام اس لئے کہ وقف میں اشمام حرف کو ساکن کرنے کے بعد ہوتا ہے اور ادغام میں حرف کے تلفظ کے ساتھ اشمام کیا جاتا ہے کیونکہ اگر ادغام میں مثل وقف کے حرف کو ساکن کرنے کے بعد کریں تو مدغم و مدغم فیہ کے درمیان کسی قدر فصل ہو جائے گا جو کہ ادغام کے خلاف ہے جیسا کہ مرعشی جہد المقل میں لکھتے ہیں ہو ای الاشمام فی باب الوقوف الاٰنہ ہنا مع تلفظک بالنون و فی باب الوقوف عقیب الفراغ من الحرف قولہ معہما یعنی بار کے ساتھ بار کے اور میم کا میم کے ساتھ میم و بار کے و عن بعض یعنی بعض ائمہ قرآت مثل ابن فہام وغیرہ کے فار میں بھی روم واشمام نہیں کرتے ومعتل سکن آئندہ شعر سے متعلق ہے۔ لفظ معتل فاعل ہے سکن ماضی کا اور ان شرطیہ ماضی پر محذوف ہے جزار اگلے شعر میں امددن مذکور ہے۔

قَبْلُ امْدُدَنْ وَاقْصُرَهُ وَالصَّحِيحُ قَلْ	۱۴۶	إِدْغَامُهُ لِلْعُسْرِ وَالْإِخْفَا أَجَلْ

یعنی اگر حرف معتل ساکن ہو قبل مدغم کے تو مد کر تو اور قصر کر تو دونوں جائز ہیں اور جو حرف صحیح ہو قبل مدغم کے تو قلیل ہے ادغام اس کا یعنی ادغام کے لینے والے بوجہ عسر و دشواری کے قلیل ہیں کیونکہ اجتماع ساکنین علی غیر حدہ ہے اور اخفی اقوی ہے مطلب یہ ہے کہ متاخرین اخفار کو اختیار کرتے ہیں اور اسی کو اقوی سمجھتے ہیں اس کی تفصیل اوپر کے شعر میں گذر چکی ہے ف اخفار سے مراد روم ہے کچھ اظہار ہوا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کچھ ادغام یعنی کچھ حصہ حرکت ادا ہو اور کچھ سکون اور بعض اخفاء کو اختلاس سے تعبیر کرتے ہیں جو لوگ اخفاء کرتے ہیں اس باب میں وہ ان لوگوں کی عبارتوں کو کہ جنہوں نے ادغام لکھا ہے مجاز پر حمل کرتے ہیں یعنی مجازاً ادغام کہدیا ہے اور مراد اس سے اخفاء ہے **قولہ قَلَّ** بمعنی قلیل **وقولہ** للعسر ای للعسر الواقع باجتماع الساکنین **قولہ اجل** بمعنی اقوی واکثر۔ اجتماع ساکنین علی غیر حدہ یہ ہے کہ دو ساکن ایک کلمہ میں ہوں اور پہلا مدہ نہ ہو یا دونوں ساکن ایک کلمہ میں نہ ہوں حکم اول کا یہ ہے کہ جائز نہیں مگر وقف میں جائز ہے جیسے وَالْقَبْرْ اور ثانی کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ اول حرف اگر مدہ ہے تو گرا دیں گے جیسے ذَاقَا الشَّجَرَةَ اور اگر غیر مدہ ہے تو حرکت دیں گے جیسے اِنِ ارْتَبْتُمْ وعَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ومِنَ النَّاسِ وغیرہ

وَافَقَ فِيْ اِدْغَامِ صَفًّا زَجْرًا	؎ ۱۴۸	ذِكْرًا وَذَرْوًا فَادْ وَذِكْرًا الْاُخْرٰى	

یعنی موافقت کی ادغام میں وَالصَّافَاتِ صَفًّا اور فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا اور فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا اور وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا کے مرموز بالفاء نے یعنی امام حمزہ نے اور ذِکْرًا اخیر قرآن میں جو کہ سورہ مرسلات میں ہے یعنی فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْرًا اور فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا جو سورہ والعادیات میں ہے خلاد نے جو کہ قراءمیں مرموز بالقاف ہیں موافقت کی ابوعمرو کی ادغام میں مع الاختلاف جیساکہ آئندہ بیت میں آئے گا مطلب یہ ہے کہ حمزہ نے ابوعمرو کی ان چار الفاظ میں جو مذکور ہوئے صرف ادغام پر موافقت کی بلا روم کے اور خلاد نے دونوں طرح دو الفاظ میں ابوعمرو کی موافقت کی یعنی ادغام خالص بغیر اشارہ بالروم بھی اور باظہار بھی دونوں طرح ف شعر مذکور سے مستقل فصل شروع ہوتی ہے۔ جب مصنف ابوعمرو کے ادغام کبیر سے فارغ ہوتے تو اس شعر میں اُن لوگوں کو لاتے جو ابوعمرو کے موافق ہو گئے ہیں ادغام کبیر میں مصنف نے اس شعر میں لفظ ادغام جو لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حمزہ خالص ادغام کرتے ہیں جیسا ابوعمرو روم وغیرہ کرتے تھے یہ نہیں کرتے ہیں یہاں ادغام خالص میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

م داخل نہیں کیونکہ اشمام ضمہ میں ہوتا ہے اور یہ سب الفاظ مکسور ہیں قد بمعنی تجرید
الشرور یعنی حمزہ کی قرآت شرور وفتنہ سے خالی ہے کسی نے اس میں خلاف
ن کیا۔ ذکرا الاخریٰ کو آئندہ بیت سے تعلق ہے اور اخریٰ سے اس طرف
شارہ کیا ہے کہ یہ ذکرا اخیر ہے ذکرا مقدم کا پہلا حمزہ کے لئے والصافات
تھا اور یہ مرسلات میں ہے۔

صُبْحًا ذِكْرًا خُلْفٌ بَا وَالصَّاحِبِ	۱۶۱	رَبِّكَ تَمَارَىٰ ظَنَّ أَنْسَابَ غَبِيٍّ	

صبحا وذکرا میں خلاد بالخلف ہیں ادغام مع الروم بھی ہے اور ادغام خالص بھی
ہے جیسا کہ اوپر کے شعر میں مذکور ہوا اور موافقت کی ابوعمرو کی مرموز بالظاء ظن نے
یعقوب نے ادغام میں والصاحب بالجنب کے اور فبای آلاء ربک تتماری
میں بھی یعقوب نے ادغام کیا ہے (اس طرح ربک تماری) تنہا بغیر ابوعمرو کے
لکہ ابوعمرو ایک کلمہ کے مثلین میں صرف مناسککم وما سلککم میں ادغام کرتے
ہیں اور فلا انساب بینہم میں رُویس نے جو مرموز بالغین ہیں لفظ غبی میں ابوعمرو
کی موافقت کی مطلب یہ ہے کہ یعقوب نے صرف ربک تماریٰ اور صاحب
بالجنب میں ادغام کیا ہے بلا خلف اور رُویس نے پانچ کلموں میں بلا خلف کیا
ہے فلا انساب بینہم اور چار آئندہ شعر میں ہیں ف ربک تماری میں اگر تماری
سے ابتداء کریں گے تو اس وقت ادغام نہ ہوگا کیونکہ ابتدا بالسکون محال ہے
ادغام صرف وصل کی حالت میں ہے اور یہی حکم ہے ثم تتفکروا کا ابتدا میں
دونوں تاء پڑھی جائیں گی بوجہ موافقت رسم خط کے لفظ غبی غباوہ سے
ہے بمعنی اختفاء یعنی انساب بینہم وغیرہ کے ادغام کی وجہ تخصیص مخفی ہے۔
مطلب یہ ہے کہ کل باب میں ادغام کی شرکت ابوعمرو کے ساتھ رُویس
نے نہیں کی مگر چند نقلاً ہیں کی ہے جس کی وجہ مخفی ہے۔ قولہ ظن بمعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گمان وخیال۔

تو تفکروا نسبحک کلا	۱۴۲	بعد ورجح لذھب وقبلا

یعنی روس نے ادغام کیا ہے تا کا تا میں ثم تتفکروا کی یہ ادغام ایسا ہے جیسا کہ یعقوب نے تتماری میں کیا ہے اور نیز ادغام کیا ہے روس نے موافق ابوعمرو کے نسبحک کثیرا اور دو اس کے بعد یعنی ونذکرک کثیرا اور انک کنت بنا بصیرا میں۔ ان پانچ کلمات میں روس کا اختلاف ادغام میں نہیں ہے ایک پہلے شعر میں اور چار لفظ یہ مذکور ہوئے داس طرح انساب بینہم۔ ثم تتفکروا۔ نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا۔ انک کنت بنا بصیرا۔) اب آئندہ وہ کلمات ہیں جن میں روس کا اختلاف ہے بعض تو وہ ہیں جن میں ادغام راجح ہے اظہار سے اور بعض وہ ہیں جن میں دونوں روایتیں اظہار وادغام کی برابر ہیں کوئی راجح نہیں۔

قولہ رجح الخ یعنی راجح کہہ تو ادغام کو لذہب بسمعہم اور لاقبل لہم اور جعل لکم نحل میں اور انہ ہو اغنی اور انہ ہو رب الشعری دو لفظ اخیر نجم میں ان سب میں ادغام راجح ہے اظہار سے ف کلا بعد سے مراد نسبحک کے بعد نذکرک کثیرا اور انک کنت بنا البصیرا یہ دو مثال ہیں۔ قولہ رجح سے جو روایت ادغام کی راجح ہے اُس کا بیان شروع ہوا۔ سورہ نحل میں جعل لکم آٹھ جگہ آیا ہے۔

جعل نحل انہ النجم معا	۱۴۳	وخلف الاولین مع لتصنعا

اور اختلاف ہے دو اول کے انہ میں مع لتصنع کے مطلب یہ ہے کہ سورہ نجم میں اول کے جو انہ ہیں یعنی انہ ہو اضحک اور انہ ہو امات دونوں مع لتصنع علی عینی کے اور آئندہ دو شعر میں جو الفاظ ہیں مع ان کے ان سب میں اظہار وادغام دونوں بغیر ترجیح کے ثابت ہیں ف قولہ جعل نحل انہ النجم معا اس کو پہلے شعر سے تعلق ہے اس کا مطلب بھی وہاں مذکور ہو چکا قولہ معا اسے انہ ہو اغنی وانہ ہو رب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شعری ہر دو قولہ وخلف جب کہ مصنف روایت راجح کو بیان کر چکا تو وہ روایت شروع کی جس سے اظہار و ادغام دونوں بغیر ترجیح کے ثابت ہیں پس کہا وخلف الاولین الخ۔

مُبَدِّلَ الْكَهْفِ وَبَالْكِتَابَا	۱۶۴	بِأَيْدِ بِالْحَقِّ وَاِنْ عَذَابَا	

یعنی لامبدل لکلمات اللہ سورہ کہف میں اور الکتاب بایدیہم اور الکتاب بالحق کی بارمیں اور والعذاب بالمغفرۃ کی بارمیں۔

وَالْكَافِ فِي كَانُوا وَكَلَّا أَنْزَلَا	۱۶۵	لَكُمْ تَمَثَّلَ وَجَهَنَّمَ جَعَلَا	

یعنی اور کاف میں وکذالک کانوا کے اور رکبک کلا جو کہ سورہ الفطار میں ہے اس کے خلاف میں اور وانزل لکم اور تمثل لہا اور جہنم مہادا اور جعل لکم سورۃ شوریٰ میں ان سب الفاظ میں رویس کا خلف ہے ادغام بھی اور اظہار بھی دونوں بغیر ترجیح کے ثابت ہیں ف وخلف الاولین جو کہ تیسرے شعر میں مذکور ہوا وہاں سے اس شعر کے ختم تک سب الفاظ میں خلف ہے۔

شُورَى وَعَنْهُ الْبَعْضُ فِيهَا اسْجَلَا	۱۶۶	وَقِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ مَا لِابْنِ الْعَلَا	

شوریٰ کا تعلق اوپر کے شعر سے ہے یعنی جعل لکم سورہ شوریٰ والا قولہ وعنہ البعض الخ جب مصنف فارغ ہوا اختلافی الفاظ سے تو وہ الفاظ شروع کیے جن میں روایت اظہار کی ہے پس کہا وعنہ البعض اور بعض نے رویس سے جعل لکم مطلقاً میں ادغام ہے یعنی [illegible] بغیر [illegible] جعل لکم آیا ہے اس میں بھی سوری نحل والے میں بھی مطلقاً [illegible] ہے ادغام کو اور وہ کل چند جگہ آئے سورہ بقرہ انعام یونس طٰہٰ فرقان قصص سجدہ [illegible] زخرف میں دو جگہ ملک میں اور ایک جگہ نوح میں اس کے راوی ابن فحام اور اہوازی وغیرہ مگر حمامی نے ان [illegible] خلف لکھا ہے مثل اس جعل لکم کے جو شوری میں ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لیکن قوی قول یہی ہے جو مصنف نے لکھا ہے کہ روایت اظہار کی راجح ہے ادغام سے قولہ وقیل لیعقوب الخ اس سے مصنف اشارہ کرتے ہیں ابو الکرم اور ابو العلا کے قول کی طرف انہوں نے لکھا ہے کہ جو ادغام مثلین و متقاربین ابو عمرو کے لئے ہے وہ ہی یعقوب کے لئے ہے تو مصنف نے بھی یہ ہی لکھا کہ جو ابن العلاء کے لئے کہا گیا ہے وہ ہی بعض نے یعقوب کے لئے بیان کیا ہے ف قولہ نبیا اے جعل لکم قولہ استجلا اے اطلق و اباح قولہ قیل الخ یعقوب کے لئے صاحب اتحاف نے لکھا ہے کہ چونکہ مصنف کی عبارت مطلق ہے اسلئے جس جگہ کسی کلمہ میں ادغام ہمزہ یا مد کے ساتھ جمع ہو تو یعقوب کے لئے وہاں بھی ادغام کرینگے حالانکہ ابو عمرو کے لئے اس جگہ منع ہے مگر صاحب اتحاف کے قول کی ظاہراً کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیونکہ لفظ ما کا تو اس بات پر دال ہے کہ جو جو بات بھی ابو عمرو کے لئے ثابت ہے وہ سب یعقوب کے لئے ہیں ہاں یہ جواب ہو سکتا ہے کہ یعقوب کے لئے ہمزہ مفرد کی تخفیف کا چونکہ قاعدہ ہی نہیں ہے اس لئے تحقیق ہمزہ کی ادغام کو معارض بھی نہ ہوگی لیکن مد کے ساتھ ادغام کے جواز کی کوئی دلیل نہیں معلوم ہوتی اللھم الا ان یقال انتفاء الجزء مستلزم لانتفاء الکل یعنی ممکن ہے کہ یہ دلیل بن سکے کہ پورے مسئلہ میں سے جب اس کا ایک جزء اس حکم سے نکل گیا تو اس کی وجہ سے کل کا بھی حکم بدل جاوے گا پس معلوم ہوا کہ یعقوب کے لئے ادغام کبیر کے واسطے تحقیق ہمزہ اور مد منفصل شرط ہی نہیں۔

وَفِی تُمِدُّونَنِ فَضْلُهُ ظَرُفٌ	بَیَّتَ حَزْ فِزْ نَعِدَانِی لَطُفْ

یعنی بیت طائفۃ میں ابو عمرو جو کہ مرموز بالحا ہیں اور حمزہ جو کہ مرموز بالفا ہیں ان دونوں نے ادغام کیا ہے اتعدانی کے نون کا نون میں مرموز باللام ہشام نے ادغام کیا ہے اور تمدونن کے نون کا نون میں مرموز بالفا اور مرموز بالظا یعنی حمزہ و یعقوب نے ادغام کیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باقی ان مذکورین سے جو قاری رہے ہیں ان کا ان سب میں اظہار ہے **ف قولہ** بیّت اس لفظ میں ابوعمرو کا ادغام ہی ادغام ہے اظہار نہیں ہے خواہ قرآن پاک بروایت اظہار پڑھا جاوے اور خواہ ہمزہ ہو یا مد وقصر ہو اس شعر سے وہ ادغام شروع ہوا جس میں مدغمین کا بالکل اختلاف نہیں ہے **قولہ** حُرز حوز سے ہے بمعنی حفاظت اور فز فوز سے ہے بمعنی فلاح **قولہ** لطف مہربانی ورفق **قولہ** ظرف بمعنی حسن وعمدگی۔

مَكَّنِّيْ غَيْرُ الْمَكِّ تَأْمَنَّا اَشِمْ ۱۴۹	وَرُمْ لِكُلِّهِمْ وَبِالْمَحْضِ ثُرِّمِ

یعنی قال مکنّی فیہ میں بغیر ابن کثیر مکی کے کل قراء ادغام کرتے ہیں اور یہ اظہار کرتے ہیں اس طرح مکننی۔ اور تامنا میں کل قراء کیلئے اشمام وروم کر تو اور ساتھ ادغام خالص کے ہیں ابوجعفر مرموز بالثاء مطلب یہ ہے کہ ادغام پر تو اتفاق ہے کل قراء کا مگر اس میں اختلاف ہے کہ بالاشارہ ادغام یا خالص بغیر اشارہ ہو ابوجعفر تو خالص ادغام کرتے ہیں بغیر اشارہ کے اور باقی کے لئے بالاشارہ ہے بعض تو اشارہ بالروم کرتے ہیں اور بعض اشارہ بالاشمام کرتے ہیں بعد مدغم کو ساکن کرنے کے دونوں لب سے اشارہ کردیں نون کے ضمہ کی طرف اور اس تقدیر پر ادغام پورا ہوگا اور یہ ابوعمرو کے باب میں مذکور ہوچکا اور اشارہ بالروم کی تقدیر پر ادغام پورا نہ ہوگا بلکہ اخفاء ہوگا درمیان اظہار وادغام کے جیسا کہ ابوعمرو کے مذہب میں مذکور ہوا۔ اور بیان روم واشمام کا باب الوقف علی اواخر الکلم میں آوے گا۔

ف لاتامنا میں شاطبی نے سبع قراء کے لئے ادغام خالص بھی ابن القاصح نے ثابت کیا ہے۔ **قولہ** لکلھم اے لکل القراء غیر ابوجعفر کما ذکر **قولہ** بالمحض اے بالادغام المحض **قولہ** ثرم صیغہ ماضی ثرم سے ہے بمعنی سقوط الثنیتین چونکہ ابوجعفر کے سے اشارہ ساقط کیا گیا ہے اسلئے اس کا لانا مناسب ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ هَاءِ الْكِنَايَةِ

یعنی یہ باب ہاء کنایہ کے اختلاف میں ہے اور مراد اس سے (یعنی ہاء کنایہ سے) ضمیر ہے کہ واحد مذکر غائب کا اس سے کنایہ کیا جایا کرتا ہے اور اصل اس میں ضمہ ہے مگر جب کہ اس سے پہلے کسرہ یا یاء ساکن ہو تو کسرہ ہوگا اور اختلاف اس میں قراء کا سکون اور حرکت قصری اور حرکت مع الصلۃ پڑھنے میں ہے اس باب کو اور ابواب سے مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ادغام کبیر کے بعد قرآن شریف میں ہاء کنایہ ہی آیا ہے جیسے رحیم مالک یوم الدین اس کے بعد فیہ ہدًی۔ ہاء کنایہ کی چار صورتیں ہیں اوّل یہ کہ ہاء کے مابعد و ماقبل متحرک ہو جیسے خلقہ احدی۔ اس میں سب قاری صلہ کرتے ہیں دوئم یہ کہ مابعد و ماقبل ساکن ہو جیسے فیہ القرآن اس میں سب ترک صلہ کرتے ہیں سوئم یہ کہ ماقبل متحرک ہو اور مابعد ساکن ہو جیسے لہ الملک اس میں سب ترک صلہ کرتے ہیں چہارم یہ کہ ماقبل ساکن ہو اور مابعد متحرک ہو جیسے فیہ ھدًی یہ چوتھی صورت مختلف فیہ ہے

وَصِلْ هَا الضَّمِيْرِ عَنْ سُكُوْنٍ قَبْلَ مَا	۹۹	حَرَّكْ دَنٍ فِيْهِ مُهَانًا عَنْ دُمَا

یعنی صلہ کر تو ہاء ضمیر میں جب بعد سکون اور قبل متحرک کے ہو ابن کثیر مرموز بالدال کے لئے صرف اور باقی قراء سب ترک صلہ کرتے ہیں (جیسے فیہ ہدًی وغیرہ مگر چند الفاظ ہیں کہ ان میں اور لوگ بھی ابن کثیر کے موافق ہو گئے ہیں اور وہ یہ الفاظ ہیں اوّل فیہ مُہانًا اس میں ابن کثیر کے موافق مرموز بالعین جو کہ حفص ہیں یہ بھی صلہ کرتے ہیں ف ابن کثیر صلہ اس لئے کرتے ہیں کہ اصل ہاء میں صلہ ہے اور قصر والے تخفیفاً قصر کرتے ہیں۔

قولہ عن سکون یعنی بعد سکون کے اس سے احتراز ہو گیا اس سے کہ قبل بھی متحرک ہو۔ جیسے انہ ہو اس میں سب کا اشباع ہے بالاتفاق **قولہ حرک** اسے متحرک اس سے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صورت کا احتراز ہے کہ قبل ساکن کے ہو کہ اس میں سب قصر کرتے ہیں باقی چوتھی صورت رہی کہ قبل وبعد متحرک ہو وہ اس طرح سمجھنا چاہیے کہ جب بعد السکون اور قبل المحرک میں صلہ ہے تو اس میں بدرجہ اولیٰ ہوگا اور چونکہ یہ مختلف فیہ بھی نہیں تھی اس لئے بیان نہیں کیا مگر اشارۃً نکل آئی۔ قولہ دن یعنی جائز کہو تم قولہ دُما جمع ہے دمیۃ کی بمعنے حسین صورت۔

سَكِّنْ يُؤَدِّهٖ نُصْلِهٖ نُؤْتِهٖ نُوَلِّ	﴿٧﴾	صِفْ لِيْ ثَنَا خُلْفُهُمَا فِنَاهُ حَلْ	

یعنی ساکن پڑھا ہے یؤدہ الیک نصلہٖ جہنم ونؤتہ منہا ونولہ ما تولی کو شعبہ و حمزہ وابو عمرو نے بلا خلاف ہشام وابو جعفر نے بالخلف اور ہشام وابو جعفر نے بالخُلف دوسری وجہاں دونوں کی حرکت مع القصر ہے مگر ہشام کے لئے اس میں بھی اختلاف ہے تیسری وجہ حرکت مع الصلہ بھی ہے جیسا کہ آئندہ بیت میں معلوم ہوگا۔ ف قولہ خلفہما اے لابی جعفر وہشام۔

وَهُمْ وَحَفْصٌ اَلْقِهٖ اَقْصِرْهُنَّ كَمْ	﴿٨﴾	خُلْفٌ ظُبًى بِنْ ثِقْ وَيَتَّقِهٖ ظُلَمْ	

یعنی مذکورین مع حفص کے القہ کو ساکن پڑھتے ہیں یعنی ابو عمرو وحمزہ وشعبہ مع حفص کے گویا پورے عاصم اور ہشام وابو جعفر القہ کی ہا کو ساکن پڑھتے ہیں اور ہشام وابو جعفر جیسے اُن چار الفاظ میں خلف تھا اس میں بھی ایسا ہی اختلاف ہے اور دوسری وجہ حرکت قصری ہوگی لیکن ہشام کیلئے تیسری وجہ حرکت مع الصلہ بھی ہے جیسا کہ اب ظاہر ہوگا قولہ اقصرہن الخ یعنی قصر کر تو ان پانچوں الفاظ میں ابن عامر کیلئے بالاختلاف اور یعقوب وقالون وابو جعفر کے لئے بلا اختلاف ابن عامر کی دوسری وجہ حرکت مع الصلہ ہے یہاں سے ہشام کے لئے مذکورہ الفاظ میں حرکت مع الصلہ اور حرکت قصری بیان کی گئی ہے اور ابو جعفر کی دوسری وجہ حرکت مع القصر بھی یہاں سے ہی ہے باقی جو بچے وہ سب ان الفاظ مذکورہ میں حرکت مع الصلہ پڑھیں گے قولہ ویتقہ ظلم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس کی تقریر آئندہ شعر میں آئے گی وہاں دیکھنا چاہئے **ف** وثیقہ ظلم کو آئندہ شعر سے تعلق ہے **قولہ** خلف یعنی ابن عامر کا خلف ہے قصر و صلہ میں جیساکہ شاطبی خلف جس وقت مطلق بولتے ہیں تو وہ ماتقدم کی طرف لوٹتا ہے ایسا ہی مصنف نے اختیار کیا ہے جب خلف مطلقاً بولیں گے تو وہ ماتقدم سے لگے گا اب سمجھنا چاہئے کہ ابن عامر کا جب خلف ہے تو ہشام کے لئے ماتقدم سے اسکان ثابت ہوا تھا اور یہاں سے قصر و صلہ ثابت ہوا تو ان کے لئے تین وجہ ہو گئیں اور ابن ذکوان چونکہ اسکان میں ذکر نہیں کئے گئے تو ان کے لئے صرف حرکت بالقصر اور بالاشباع ہی ثابت ہو گی اسکان نہ ہوگا خلاصہ یہ ہوا کہ چار الفاظ میں ورش وابن کثیر و حفص و کسائی و خلف بزاز تو حرکت مع الصلہ پڑھتے ہیں اور شعبہ و حمزہ و ابوعمرو سکون پڑھتے ہیں اور قالون و یعقوب قصر کرتے ہیں اور ہشام کی تین وجہ ہیں اسکان۔ حرکت مع الصلہ۔ اور حرکت بلاصلہ۔ اور ابن ذکوان کی دو ہیں حرکت مع الصلہ و بلاصلہ اور ابو جعفر کی بھی دو وجہ ہیں اسکان اور حرکت بلا صلہ اور لفظ القہ میں حفص شعبہ کے شریک ہیں اسکان پڑھنے میں باقی قراء اس لفظ میں مثل چار الفاظ مذکورہ کے اختلاف کرتے ہیں۔

قولہ اقصرہن یعنی کلمات خمسہ متقدمہ مذکورہ **قولہ** ظلم جمع ظلمت ضد النور کانہ یشیر الی غموض ذلک علی من یعرفہ۔ **قولہ** ثق من الوثوق۔

بَلْ عَدْ دَخُلْفًا كُدْ ذَ كَا وَسَكِّنَا	۵۷	خَفْ لَوْمَ قَوْمٍ خُلْفُهُمْ صَعْبَ حُنَّا

اوپر کے شعر میں جو لفظ وثیقہ ظلم ہے وہ اس شعر سے متعلق ہے اور عطف اس کا قصر پر ہے یعنی قصر کیا ہے دیخشی اللہ و یتقہ میں یعقوب و قالون و حفص نے بلا اختلاف اور ابن جماز اور ابن عامر نے بالاختلاف ابن جماز اور ابن عامر کے راوی ابن ذکوان کی دوسری وجہ حرکت مع الصلہ ہے کیونکہ سکون والوں میں بیان نہیں کیا ہے اور ہشام کی دوسری وجہ سکون ہے جیسے کہ آگے آتا ہے مگر چونکہ سکون میں بھی خُلف ہے اس لئے تیسری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وجہ حرکت مع الصلہ بھی ہوگی قولہ وسکنا یعنی ساکن پڑھ تو ہا کو عیسیٰ بن وردان وہشام
وخلاد کیلئے بلا اختلاف اور شعبہ وابوعمرو کے لئے بلا اختلاف اور خلاد وعیسیٰ وہشام
کے لئے دوسری وجہ حرکت مع الصلہ ہوگی مگر ہشام کی تیسری وجہ بھی ہے یعنی
حرکت بالقصر جیساکہ ابن عامر کے لئے اوپر قصر میں بالخلف لکھ چکے ہیں ان مذکورین
کے ماسوا جو قاری بچے سب کے لئے حرکت مع الصلہ ہے **ف** خلاصہ یہ ہوا کہ ورش
ابن کثیر خلف بزار اور خلف جو کہ راوی حمزہ کے ہیں اور کسائی یہ سب حرکت مع الصلہ
بلا اختلاف پڑھتے ہیں اور شعبہ وابوعمرو ساکن بلا اختلاف پڑھتے ہیں اور قالون وحفص
ویعقوب قصر بلا اختلاف پڑھتے ہیں مگر حفص کے لئے قاف ساکن ہے اسلئے انکی قرآت
علیحدہ ہو گئی جیساکہ اگلے شعر میں لکھا ہے وَالْقَافَ عد اور عیسیٰ وخلاد کی دو وجہ ہیں اسکان
حرکت مع الصلہ کیونکہ قصر میں ان کو بیان نہیں کیا اور ہشام کی تین وجہ ہیں
اسکان وحرکت مع القصر اور حرکت مع الصلہ کیونکہ قصر میں ابن عامر کا خلف ہے سا
اور ابن جماز وابن ذکوان کی دو وجہ ہیں قصر حرکت ہیں اور صلہ کیونکہ ابن جماز وابن
عامر کا قصر میں خلف ہے اور اسکان نہ ہوگا کیونکہ اسکان میں ان کو نہیں لکھا ہے
ان چار قرآتیں ہوگئیں وَيَتَّقْهِ ـ وَيَتَّقِهِ ـ وَيَتَّقِهْ ـ وَيَتَّقِهِ **قولہ** بل حرف اضراب ہے
قولہ عدا ای من ظلمۃ غموضہ الی ضیاء وضوقہ ـ **قولہ** حنا بمعنی عوج ماضی یعنی جھکنا
اور ٹیڑھا ہونا **قولہ** صعب بمعنی سختی اور دشواری ـ **قولہ** لوم بمعنی ملامت ـ
قولہ خف بمعنی خوف کر اور ڈر تو

وَالْقَافَ عُدْ يَرْضَهُ يَفِي وَالْخُلْفُ لَا	١٧	صَنْ ذَا اطْوِي اقْصِرْ فِي ظُبًى لُذْ نَلْ اَلَا

اور قاف کو ساکن پڑھا ہے حفص نے جیساکہ مذکور ہوا **قولہ** یرضہ الخ یعنی یرضہ لکم
سورۃ زمر میں ساکن پڑھا ہے سوسی نے بلا خلف اور ہشام وشعبہ وابن جماز دوری
نے بلا اختلاف اور دوسری وجہ ہشام وشعبہ کی حرکت مع القصر ہے اور ابن جماز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ودوری کی حرکت مع الصلہ ہے اور قصر کرتو ہا میں حمزہ ویعقوب وہشام وعاصم ونافع کے لئے بلااختلاف اورعیسیٰ وابن ذکوان کے لئے بالاختلاف جیساکہ آئندہ شعر میں آتا ہے وجہ دوسری دونوں کی حرکت مع الصلہ ہے۔ باقی قراء مذکورین کے سوا سب حرکت مع الصلہ پڑھتے ہیں **ف** خلاصہ یہ ہوا کہ ابن کثیر وکسائی وخلف بزار حرکت مع الصلہ پڑھتے ہیں بلااختلاف اور حمزہ ویعقوب وحفص ونافع حرکت بالقصر پڑھتے ہیں بلااختلاف اور سوسی ساکن پڑھتے ہیں بلااختلاف اور ہشام وشعبہ کی دو وجہ ہیں اسکان وحرکت بالقصر اور ابن جماز دوری بصری کی بھی دو وجہ ہیں اسکان وحرکت مع الصلہ اورعیسیٰ وابن ذکوان کی بھی دو وجہ ہیں حرکت مع القصر وحرکت مع الصلہ **قولہ** لفی من الوفاء **قولہ** لاا اسم فاعل ہے ضرورت شعری سے ہمزہ گرادیا لاء تھا معنی اس کے سست رفتار کے ہیں اس سے اشارہ ہے ہشام کی قرأت اسکان کے غریب اور قلیل ہونے پر جیساکہ نشر میں ہے **قولہ** صن بمعنی صیانہ وحفظ **قولہ** طوی نام ہے موضع کا **قولہ** ظبی جمع ظبیہ کی۔ **قولہ** لذ اے الجاء الشر واعتصم بہ۔ **قولہ** نل بمعنی اصابہ یعنی پہنچ تو۔ **قولہ** الا بکسر الہمزہ حرف تثنیہ ہے بمعنی نعمت

وَالْخُلْفُ خُلْ مِزْ يَأْتِهِ الْخُلْفُ بُرِهْ	خُذْ غِثْ سُكُونُ الْخُلْفِ يَا وَلِيُرِهْ

قولہ والخلف خل مز یعنی عیسیٰ وابن ذکوان ہا میں قصر کرتے ہیں بالاختلاف اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** یاتہ الخ یعنی ومن یاتہ مؤمنا قالون وعیسیٰ وردیس ہا میں قصر کرتے ہیں بالاختلاف دوسری وجہ ان کی صلہ ہے اور ہا کو ساکن پڑھتے ہیں سوسی بالاختلاف دوسری ان کی صلہ ہے باقی قراء مذکورین کے سوا سب صلہ کرتے ہیں بلااختلاف **ف** خلاصہ یہ ہوا کہ قالون وعیسیٰ ورُدیس کی دو وجہ ہیں حرکت مع القصر ومع الصلہ اور سوسی کی بھی دو وجہ ہیں اسکان وحرکت مع الصلہ باقی ورش وابن کثیر ودوری بصری وابن عامر وعاصم وحمزہ وکسائی وابن جماز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ن وخلف بزار یہ سب لوگ حرکت مع الصلہ پڑھتے ہیں قولہ برہ یعنی حلقہ جو کہ
ٹ کے تابع کرنے کے واسطے ناک میں پہناتے ہیں جو نکیل کہلاتی ہے ۔
مرادی یہ ہیں کہ قالون کے لئے قصر بالخلف تابع ہوا قولہ یا حرف نداء ہے ۔
ی محذوف ہے اے یا ہذا قولہ ؤلم یرہ اس کو آئندہ شعر سے تعلق ہے وہاں
ی تفصیل دیکھی جاوے ۔

لخُلفُ زُلزِلَت خَلَا الخُلفُ لِمَا	وَاقصُر بِخُلفِ السُّورَتَينِ خَف ظَمَا

سورہ بلد میں ایحسب ان لم یرہٗ احد ۔ کی ہار کو ساکن پڑھا ہے ہشام نے بالاختلاف
سورہ زلزلت میں خیراً یرہ وشراً یرہ کو عیسی نے بالاختلاف اور ہشام نے
ختلاف ۔ ہشام کی دوسری وجہ سورہ بلد میں حرکت مع الصلہ ہے اور عیسی
دوسری وجہ سورہ زلزال میں حرکت مع القصر ہے مگر چونکہ قصر میں بھی خلف
ہے لہذا تیسری وجہ حرکت مع الصلہ بھی ہوگی قولہ واقصر الخ یعنی اور قصر کر تو عیسی
عقوب کے لئے دونوں میں بالاختلاف یعقوب کی دوسری اور عیسی کی تیسری وجہ
کت مع الصلہ ہے جیسا کہ مذکور ہوا ۔ باقی سب قراء مذکورین کے سوا ، حرکت مع
صلہ پڑھتے ہیں ف خلاصہ یہ ہوا کہ نافع وابن کثیر وابوعمرو وابن ذکوان عاصم وحمزہ
کسائی وابن جماز وخلف بزار حرکت مع الصلہ پڑھتے ہیں دونوں میں ۔ اور ہشام
سورہ زلزال میں ساکن پڑھتے ہیں اور بلد میں دو وجہ اسکان وحرکت مع القصر ۔ اور
عیسی کی سورہ بلد میں دو وجہ ہیں حرکت مع القصر وحرکت مع الصلہ اور سورہ
زلزال میں تین وجہ ہیں یہ دونوں اور اسکان بھی اور یعقوب کے لئے دونوں سورتوں میں
دو وجہ ہیں حرکت مع القصر وحرکت مع الصلہ ۔

یَدِہٖ بِغَت ثُر زَوٰازِہٖ اختَلِف	اِن خَف عَلَیہِ اللّٰہَ اَنسَانِیہِ عَف

نی بیدہٖ جو سورہ بقرہ میں دو جگہ ہے بیدہٖ عقدۃ النکاح دوسرا بیدہٖ فشربوا منہ اور ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جگہ سورہ مومنوں میں قل من بیدہ ملکوت اور ایک جگہ یٰس میں الذی بیدہ ان چاروں کی ہا میں رُویس نے قصر کیا ہے باقی سب قراء حرکت مع الصلہ پڑھتے ہیں اور لفظ ترزقانہ میں جو کہ سورہ یوسف میں ہے قالون و عیسی نے قصر کیا ہے بالاختلاف دوسری وجہ ان کی حرکت مع الصلہ ہے اور باقی کل قراء ان کے علاوہ حرکت مع الصلہ پڑھتے ہیں موافق قالون و عیسی کے اور لفظ علیہ اللہ سورہ فتحنا میں اور النسانیہ کہف میں مضموم الہاء پڑھا ہے حفص نے اور باقی سب قراء نے مکسور جیسا کہ آئندہ بیت میں آتا ہے **ف قولہ** تن بیان سے ہے بمعنی ظہور و وضاحت **قولہ** خذ یعنی لے تو اس قرأت کو **قولہ** عف صیغہ امر ہے یعنی حم علی ہذا القرأت اور عفاف مضاعف سے بھی ہو سکتا ہے بمعنی کف یعنی رک تو اس چیز سے کہ جس کا لینا نا جائز ہو **قولہ** علیہ اللہ علیہ کو لفظ اللہ کے ساتھ مقید کرنے سے یہ فائدہ ہے تا کہ مثل علیہ الضللۃ کے نکل جاویں۔

بِضَمٍّ كَسْرُ أَهْلِهِ امْكُثُوا فِدًا	وَالْاَصْبَهَانِيْ بِهِ انْظُرْ جَوَّدَا

یعنی ساتھ ضمہ کے ہے النسانیہ و علیہ اللہ کی ہاء کا کسرہ جیسا کہ بیت سابق کے تحت میں مذکور ہوا **قولہ** لاہلہ امکثوا یعنی ضمہ پڑھا ہے اہلہ کی ہاء کو حمزہ نے اور باقی سب قراء نے کسرہ **قولہ** والاصبہانی یعنی اصبہانی نے ورش کیلئے بہ انظر میں ہاء کو ضمہ پڑھا ہے اور باقی نے کسرہ **ف** مصنف نے ضمہ کی ضد کسرہ اس لئے لکھی تا کہ ضمہ کی ضد فتح نہ سمجھی جاوے **قولہ** فد بمعنی فدا اور قربان ہونا یعنی حمزہ ضمہ کی قرأت پر قربان تھے **قولہ** جودا ای جود قرأتہ فقرءہ علی احسن وجہ۔

وَهَمْزُ اَرْجِئْهُ كَمَا حَقًّا وَهَا	١٥	فَاقْصُرْ حِمًا بِنْ مِلْ وَخُلْفٌ خُذْ لَهَا

یعنی مہموز پڑھا ہے لفظ ارجئہ و اخاہ کو ابن عامر و ابن کثیر و ابوعمرو و یعقوب نے اور ہاء میں پس قصر کرا ابوعمرو و یعقوب و قالون و ابن ذکوان کیلئے بلا اختلاف اور خلف سے عیسی و ہشام کیلئے اور دوسری وجہ ان کی صلہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(حق) وعن شعبة كالبصر انقل	دا اسكن فز نل وضم الكسر لى

اور ساکن پڑھ حمزہ و عاصم کے لئے اور ضمہ دے ہا کے کسرہ کو ہشام و ابن کثیر و ابوعمرو یعقوب کے لئے اور شعبہ کے لئے علاوہ اسکان کے مثل بصریین کی وجہ کے بھی منقول ہے یعنی ضمہ بلا صلہ مع الہمز **ف** ان دونوں شعر کا مطلب اور خلاصہ یہ ہے کہ لفظ ارجہ میں کل قراء عشرہ کی چھ وجہ ہیں اوّل بالہمز و بضم الہاء مع القصر ابوعمرو و یعقوب کے لئے بلا اختلاف اور ہشام کے لئے بالاختلاف ارجئہ دوسری قرأت یہ ہے کہ بالہمزہ و بضم الہاء مع الصلہ ابن کثیر بلا اختلاف و ہشام وجہ ثانی میں اور وجہ اوّل میں مذکور ہو چکے ارجئہ تیسری یہ ہے بالہمز و بکسر الہاء مع القصر ابن ذکوان کے لئے بلا اختلاف ارجئہ چوتھے بغیر الہمز و مع اسکان الہاء حمزہ و عاصم کے لئے ارجہ پانچویں بغیر الہمز و بکسرہ الہا مع القصر قالون کیلئے اور عیسی بالاختلاف ارجہ چھٹے بغیر الہمز و بکسر الہاء مع الصلہ باقیین کے لئے یعنی ورش و کسائی و خلف بزار و ابن جماز بلا اختلاف اور عیسی فی وجہ الثانی اور وجہ اوّل قالون کے ساتھ مذکور ہو چکے ارجہ فقط اور شعبہ کے لئے ابوحمدون یا ابن حمدون عن یحیی ابن آدم عن شعبہ سے علاوہ بغیر الہمز و اسکان الہاء کے مثل بصریین بضم الہاء مع القصر و بالہمز ارجئہ بھی منقول ہے اور نفطویہ طریق شعبہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے قولہ وعن شعبہ سے مصنف نے انہیں دونوں روایتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

نمبر شمار	الفاظ	رمزیں قاریوں کی	ہا کو کس طرح پڑھا	کیفیت
۱	فِیۡهِ مُهَانًا	ع د	مکسور مع الصلہ	دنے اپنے قاعدہ کے موافق کیا اور ع نے خلاف قاعدہ عمل کیا ہے
	"	ا ح ک ص ف ر ث نا خلف بزار	" مع ترک صلہ	
۲ تا ۵	یُؤَدِّهٖ. نُوَلِّهٖ. نُصۡلِهٖ. نُؤۡتِهٖ	ص ف ح ل ث	سکون	

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نمبر شمار	الفاظ	رمزیں قاریوں کی	ہا کو کس طرح پڑھا	کیفیت
۲تا۵	یُؤَدِّہٖ ۔ نُوَلِّہٖ ۔ نُصْلِہٖ ۔ نُؤْتِہٖ	مؔ ظؔ بؔ لؔ تؔ	مکسور مع ترک صلہ	
"	" " " "	ج د ع ر خلف بزار لؔ مؔ	" مع الصلہ	
۶	اَلْقِہْ	ن ف ح لؔ تؔ	سکون	
"	"	مؔ ظؔ بؔ لؔ تؔ	مکسور مع ترک صلہ	
"	"	ج د خلف بزار لؔ مؔ	" مع الصلہ	
۷	یَتَّقْہِ	ص ح ق خ ل	سکون	
"	"	ظؔ بؔ ع مؔ لؔ ذ	مکسور مع ترک صلہ	مگر حفص قاف کو ساکن پڑھتے ہیں۔
"	"	ج دؔ مؔ ل ف رث خلف بزار	" مع الصلہ	
۸	یَرْضَہُ	ی لؔ ص ذ طؔ	سکون	
"	"	ف ظا لؔ ص لؔ خؔ مؔ ع	مضموم مع ترک صلہ	
"	"	در خلف بزار ذ طؔ خ م	" مع الصلہ	
۹	یَاْتِہٖ	یؔ	سکون	
"	"	بؔ خؔ عؔ	مکسور مع ترک صلہ	
"	"	ج د ط ک ن ف ر ذ ش خلف بزار بؔ رخؔ عؔ یؔ	" مع الصلہ	
۱۰	اَلْمَیْسَرَۃْ	ل	سکون	

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نمبرشمار	الفاظ	رمزیں قاریوں کی	ہار کو کس طرح پڑھا	کیفیت
١٠	لَهُ يَرَهُ	خ ظ ل	مضموم مع ترک صلہ	
"	"	ادح م ن ف رذ خلف بزار خ ظ	" مع الصلہ	
١١و١٢	خَيْرًا يَّرَهُ وشَرًّا يَّرَهُ	ل خ	سکون	
"	"	خ ظ ب	مضموم مع ترک صلہ	
"	"	ادح م ن ف رذ خلف بزار ظ خ	" مع الصلہ	
١٣	بِيَدِهٖ	ع	مکسور مع ترک صلہ	
"	"	ادح ک ن ف ر ث ش خلف بزار	" مع الصلہ	
١٤	تُرْزَقَانِهٖ	ب خ	مکسور مع ترک صلہ	
"	"	ا ح دک ن ف ر ث ظ خلف بزار	" مع الصلہ	
١٥و١٦	عَلَيْهُ اللّٰهَ وأَنْسَانِيهُ	ع	مضموم	
"	" "	ادح ک ص ف ر ث ظ خلف بزار	مکسور	
١٧	أَهْلِهِ امْكُثُوا	ف	مضموم	
"	"	ادح ک ان ر ث ظ خلف بزار	مکسور	
١٨	بِهٖ انْظُرْ	ج	مضموم	

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نمبر شمار	الفاظ	رمزیں قاریوں کی	ہاں کو کس طرح پڑھا	کیفیت
۱۸	بِهٖ انْظُرْ	ب د ح ک ن ف د ث ظ خلف بزار	بکسور	

نمبر شمار	الفاظ	رمزیں قاریوں کی	کس طرح پڑھا	کیفیت
۱۹	اَرْجِهْ	د ل	اَرْجِئْهُ	یعنی ہمزہ اور ہا کا ضمہ مع الصلہ
"	"	ح ظ ل	اَرْجِئْهُ	یعنی ہمزہ اور ہا کا ضمہ مع ترک صلہ
"	"	م	اَرْجِئْهِ	یعنی ہمزہ اور ہا کا کسرہ مع ترک صلہ
"	"	ن ث	اَرْجِهْ	یعنی ترک ہمزہ اور ہا کا سکون
"	"	ب خ	اَرْجِهِ	یعنی ترک ہمزہ اور ہا کا کسرہ مع ترک صلہ
"	"	ج ر ذ خ خلف بزار	اَرْجِهٖ	یعنی ترک ہمزہ اور ہا کا کسرہ مع الصلہ

بَابُ الْمَدِّ وَالْقَصْرِ

مد کے معنی لغت میں یہ ہیں کہ حرف کی آواز کو ایک زمانہ تک کھینچنا نہ یہ حرف سے ہے اور نہ حرکت نہ سکون بلکہ صوت ہے حرف کی جیسے صوت غنہ کی حرف غنہ فرعی میں اور معنی مرادی یہ ہیں کہ زیادتی کرنا مد اصلی پر اور اس کو مد فرعی کہتے ہیں۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اصلی اسکو کہتے ہیں کہ ذات حرف کی بدون اُس مقدار خاص کے باقی نہ رہے اور قصر کے معنی یہ ہیں کہ مد اصلی پر زیادتی نہ کرنا اور مد کی ایک شرط ہے اور چند اسباب ہیں شرط یہ ہے کہ واؤ ساکن ما قبل مضموم اور یا ساکن ما قبل مکسور ہو اور الف ہمیشہ ساکن ما قبل مفتوح ہوتا ہے بغیر شرط کے اور سبب مد کے دو ہیں قسمیں ہیں لفظی و معنوی پھر معنوی دو ہیں ایک تعظیم دوسری نفی اور لفظی بھی دو ہیں ایک ہمزہ دوسری سکون ف مد کا اطلاق مد اور لین دونوں پر آتا ہے بخلاف لین کے کہ اس کا اطلاق مد پر نہیں ہو سکتا ف چونکہ ناظم نے یہاں قصر و مد کا بیان ذکر کیا تھا اسکی مناسبت سے باب المد والقصر شروع کیا۔

www.KitaboSunnat.com

اِنْ حَرْفُ مَدٍّ قَبْلَ هَمْزٍ طُوِّلَا	جُدْ فِدْ وَمِنْ خُلْفًا وَعَنْ بَاقِي الْمَلَا

یعنی اگر حرف مد واقع ہو قبل ہمزہ کے عام ہے کہ متصل ہو یا منفصل طول کیا جاویگا ازرق و حمزہ کیلئے بلا اختلاف اور ابن ذکوان کیلئے خلاف سے دوسری وجہ انکی توسط ہے اور باقی جماعت سے توسط کرو مطلب یہ ہے کہ ورش بطریق ازرق اور حمزہ بلا اختلاف ابن ذکوان بوجہ متصل و منفصل میں طول کرتے ہیں اور باقی قراء اور اصبہانی جو کہ طریق ہے ورش کے اور ابن ذکوان دوسری وجہ میں متصل میں توسط کرتے ہیں اور منفصل میں بھی سب قراء توسط کرتے ہیں مگر ابن کثیر و ابو جعفر صرف قصر کرتے ہیں اور قالون و اصبہانی و ہشام و ابو عمرو و یعقوب و حفص کیلئے دونوں میں توسط بھی جیسا کہ باقیین کیلئے مذکور ہوا اور قصر بھی جیسا کہ تیسرے شعر میں معلوم ہوگا ف مد متصل کی تعریف یہ ہے کہ ہمزہ بعد حرف مد کے ایک کلمہ میں آوے اور منفصل یہ ہے کہ ہمزہ بعد حرف مد کے دوسرے کلمہ میں آوے قولہ طوّلا من التطویل یعنی طول کر بعضوں نے مقدار طول کی پانچ الف لکھی ہے قولہ وعن باقی الملا معنی ملاء کے جماعت شریفہ یعنی باقی قراء عشرہ

وَسِّطْ وَقِيلَ دُونَهُمْ نَلْ ثُمَّ كُلّْ	رَوَى فَبَاقِيهِمْ أَوِ اشْبِعْ مَا اتَّصَلْ

یعنی توسط کرو باقی کیلئے قولہ وقیل الخ یعنی دوسرا قول یہ کہا گیا ہے کہ بعد حمزہ اور ورش اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابن ذکوان کے عاصم کا توسط ہے اور ان سے کم ابن عامر و کسائی پھر ان کے بعد باقی قراء جو ہیں علاوہ قصر منفصل کے متصل و منفصل دونوں میں توسط کرتے ہیں گویا طول میں دونوں قول یکساں ہیں مگر توسط میں اول قول سے سب متوسطین برابر مقدار پر توسط کرتے تھے اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ متوسطین تین مرتبہ پر ہیں اول عاصم پھر ابن عامر و کسائی پھر باقی اور قصر منفصل میں بھی دونوں قول متفق ہیں بس صرف توسط میں اختلاف نکلا۔

قولہ او اشبع یہ تیسرا قول شروع ہوا کہ مد متصل میں بعض طرق سے سب قراء کیلئے طول کرو کسی کا بھی توسط نہیں ہے **ف قولہ** وسطا اوپر کے شعر سے متعلق ہے اور توسط کے معنی یہ ہیں کہ وہ ایک مقدار ہے درمیان طول وقصر کے **قولہ** او اشبع اشباع کے معنی طول ہیں اور اس قول سے منفصل میں کوئی نیا اختلاف نہیں نکلا منفصل کا اختلاف جیسا دو قول مذکورہ سے ثابت ہوا ایسا ہی اس قول پر اختلاف ہے۔

لِلْكُلِّ عَنْ بَعْضٍ وَقَصْرُ الْمُنْفَصِلْ	لِيْ بِنْ حِمًا عَنْ خُلْفِهِمْ دَارِعْ ثَمِلْ

یعنی واسطے کل قراء کے بعض طرق سے طول منقول ہے جیسا کہ اوپر شعر میں مذکور ہوا اور قصر کیا ہے منفصل میں تینوں اقوال پر قالون و ہشام و ابو عمرو و یعقوب و حفص نے بالاختلاف اور ابن کثیر و ابو جعفر نے بلا اختلاف دوسری وجہ سب مختلفین کی توسط ہے **ف** قصر المنفصل تینوں اقوال کے ساتھ متعلق ہے ہر قول میں قصر والے قصر کرتے ہیں **قولہ** للکل عن بعض اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے خلاصہ یہ ہوا کہ متصل میں تین قول ہیں اول یہ کہ ورش بطریق ازرق اور حمزہ اور ابن ذکوان کیلئے طول اور باقی سب کا توسط اور ورش بطریق اصبہانی اور ابن ذکوان کے لئے دوسری وجہ سے بھی توسط ہے دوسرے یہ کہ طول تو مذکورین کا اسی طرح مگر توسط میں تین مرتبے اول عاصم کا توسط ان سے کم ابن عامر و کسائی کا ان سے کم باقی کا تیسرے یہ کہ سب کا طول۔ اور منفصل میں صرف دو قول ہیں اول یہ کہ ورش بطریق ازرق اور حمزہ اور ابن ذکوان کیلئے طول اور قالون اور ورش بطریق اصبہانی اور ہشام اور ابو عمرو اور یعقوب اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ادر ابن کثیر اور ابو جعفر کیلئے قصر اور باقی سب کا توسط اور ورش بطریق اصبہانی
کو ان اور قالون و ابو عمرو و یعقوب و ہشام و حفص کا بھی دوسری وجہ سے توسط ہے دوسرے
طول و قصر ایسا ہی ہوگا مگر بعد طول کے اول عاصم کا توسط پھر ابن عامر و کسائی کا پھر
سے کم باقی کا تیسرا قول انہیں دونوں اقوال سے مشتق ہے خطبہ میں مصنف نے
یہ کہا ہے کہ ورش کی رمز اصول میں ازرق کیلئے ہے اصبہانی قالون کے موافق ہیں
لئے متصل میں ورش کے واسطے بطریق ازرق طول ہے اور اصبہانی سے مثل
ن کے قصر و توسط ہے کیونکہ قالون کا منفصل میں قصر بالخلف ہے خلاصہ یہ کہ ورش
منفصل میں دونوں طریق سے تینوں وجہ ہوگئیں اور متصل میں طول ورش کی رمز سے
ت ہوا اور قالون و اصبہانی کی موافقت سے توسط ہوا گویا دو وجہ دونوں طریق سے
کر ثابت ہوئیں متصل میں

…بعضٌ لِلتَّعْظِیمِ عَنْ ذِی الْقَصْرِ مَدّ	وَاَزْرَقٌ اِنْ بَعْدَ هَمْزٍ حَرْفُ مَدّ

ی بعض ذی منفصل کا قصر کرنے والوں کیلئے مد تعظیمی میں مد نقل کیا ہے مثل لآ الٰہ الا کے اور یہ
ل فقہاء و قراء کا معمول بہا ہے متروک یا شاذ نہیں ہے قولہ وازرق یعنی ازرق کیلئے
ل میں طول و توسط و قصر تینوں منقول ہیں مد بدل یہ ہے کہ حرف مد ہمزہ کے بعد آوے
ں مد تعظیم لفظ لا پر ہے جو کہ لا الٰہ الا اللہ یا لا الٰہ الا انت یا لا الٰہ الا ہو یا لا الٰہ الا انا یا لا الٰہ الا الذی میں ہے کذا
ی الاتقان و جہد المقل و نہایت القول اور بعض نے لفظ اللہ کے الف میں مد تعظیم
یا ہے مگر یہ شاذ قول ہے اور یہ مد تعظیمی طول تک نہ کھینچا جاوے گا بلکہ توسط کرینگے۔

…لَهٗ وَاقْصُرْ وَوَسِّطْ كَنَأٰى	فَالْاٰنَ اُوْتُوْا اٰىٓ اٰمَنْتُمْ رَاٰى

ی مد کر تو اور توسط کر تو اور قصر کر تو واسطے ورش کے اگر حرف مد بعد ہمزہ کے واقع ہو جیسا
اوپر کے شعر میں مذکور ہوا مثالیں اس کی یہ ہیں نأی۔ اوتوا۔ آی۔ رآی ان میں ہمزہ محقق
ہے اور فالآن میں نقل اور ءامنتم میں تسہیل ہے ف اوپر کے شعر میں وازرق ان حرف مد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جو مذکور ہوا اس کو اس شعر سے تعلق ہے

لَا عَنْ مُنَوَّنٍ وَلَا السَّاكِنِ صَحَّ	٦٥	بِكِلْمَةٍ اَوْ هَمْزِ وَصْلٍ فِي الْاَصَحِّ

یعنی مدبدل میں طول توسط کا قاعدہ جب ہے کہ حرف مد تنوین سے بدلا ہوا نہ ہو اگر تنوین سے الف بدلا ہو تو وہ مد کرنے سے مستثنیٰ ہے جیسے سَوَاءً حالت وقف میں۔ اور مدبدل حرف ساکن صحیح کے بعد ایک کلمہ میں نہو جیسے دعاءً و قرآن اور اگر ہمزہ وصل کے بعد حرف مد ہو تو صحیح مذہب پر وہ بھی مستثنیٰ ہے مگر بعض نے جائز رکھا ہے اور یہ بھی صحیح ہے

وَامْنَعْ يُؤَاخِذْ وَبِعَادًا الْاُوْلٰى	٦٦	خُلْفٌ وَالْآنَ وَاِسْرَائِيلَا

اور منع کر تو مدبدل کرنے سے یؤاخذ میں بلا اختلاف، اور عاد الاولیٰ میں خُلف ہے اور الآن مستفہم کی ثانی ہمزہ میں اور اسرائیل میں بھی خُلف ہے ف قولہ وامنع الخ چونکہ شاطبیؒ نے یؤاخذ میں مدبدل بالخلف کیا ہے اس لئے مصنف نے منع کا لفظ لکھا کہ اگرچہ شاطبی کے نزدیک اختلاف ہے مگر ہمارے طریق میں نہیں ہے قولہ واسرائیلا اس میں شاطبی نے اختلاف نہیں لکھا بلکہ مستثنیٰ کیا ہے مگر صواب یہی ہے کہ اختلاف ہے چنانچہ صاحب ہادی و صاحب ہدایہ و صاحب عنوان و صاحب کافی وغیرہ نے مد کی تصریح کی ہے قولہ الآن اسکے پہلے ہمزہ میں اختلاف نہیں ہے بلکہ اس کی ثانی ہمزہ میں ہے اور الآن غیر استفہام کے مدبدل میں بالاتفاق ہے اختلاف مستفہم میں ہے جیساکہ مذکور ہوا۔

وَحَرْفَ اللِّيْنِ قَبْلَ هَمْزَةٍ	٦٧	عَنْهُ امْدُدَنْ وَوَسِّطَنْ بِكِلْمَةٍ

یعنی حرف لین قبل ہمزہ کے ایک کلمہ میں واقع ہوں تو ازرق کے لئے مد اور توسط کر تو مطلب یہ ہے کہ یا ساکن اور واو ساکن ہوں اور ان دونوں کے ماقبل مفتوح ہو اور ایک کلمہ میں ان کے بعد ہمزہ آوے تو ازرق کیلئے طول اور توسط دونوں جائز ہیں جیسے شَیْءٍ کَهَیْئَةِ سَوْءَةَ ف اگر دو کلمہ میں لین و ہمزہ ہوں تو اس میں مد نہ ہوگا جیسے خلوا الی کیونکہ ورش کیلئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

...ں میں نقل ہے جیسا کہ اس کے باب میں معلوم ہوگا۔

مَوْئِلًا مَوْءُودَةُ وَمَنْ يَمُدُّ	١٥٨	قَصَّرَ سَوْآتٍ وَبَعْضٌ خَصَّ مَدُّ

یعنی موئلا و موءودہ مستثنیٰ ہے یعنی طول و توسط نہ ہوگا بالاتفاق اور جو لوگ کہ لین میں مد طویل کرتے ہیں جیسے مہدوی انہوں نے سوآتٍ میں قصر کیا ہے مثل موئلا و موءودہ کے اور جو لوگ کہ توسط کرتے ہیں لین میں جیسے کہ دانی انہوں نے مستثنیٰ نہیں کیا بلکہ قاعدہ کے موافق توسط کرتے ہیں اور بعض طرق ازرق کے اس باب لین میں صرف لفظ شیٔ ہی میں مد کرتے ہیں اور جمیع باب لین کو مستثنیٰ کرتے ہیں اور یہ بعض مثل ابوالحسن ابن غلبون و ابوطاہر بن خلف و ابن بلیمہ وغیرہ ہیں **ف قولہ** ومن یمد بعض نسخوں میں اس کی جگہ و بعض قد ہے پس بعض سے بھی وہی لوگ مراد ہیں جو مد لین میں طول کرتے ہیں اور توسط نہیں کرتے مگر اس لفظ سے یہ مطلب مشکل سے نکلے گا کیونکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ بعض سے وہ لوگ مراد ہیں جو توسط کرتے ہیں اور بعض کا یہ مطلب نہیں کہ طول کرنے والوں میں سے بعض قصر کرتے ہیں اور بعض موافق قاعدہ کے طول کرتے ہیں بلکہ بعض سے طول کرنے والے تمام لوگ مراد ہیں بعض اس حیثیت سے ہیں کہ چند لوگ توسط کرنے والے ہیں لین میں اور چند طول کرنے والے اور چند قصر کرنے والے ہیں تو مجموعہ طرق میں سے بعض نے گویا طول کیا اب یہ طول والے مجموعہ طرق کی حیثیت سے تو بعض ہوئے مگر خود طول کی حیثیت سے کل ہوئے اگر بعض کا نسخہ ہو تو یہ دشواریں پیش آدینگی جیسا کہ مذکور ہوا اس لئے ومن یمد کا نسخہ انسب ہے غرض سوآت کا لفظ طول کرنے والے طرق مستثنیٰ کرتے ہیں طول سے جس سے معلوم ہوا کہ توسط کرنے والے طرق کے نزدیک مستثنیٰ نہیں ہے یہ موافق قاعدہ کے توسط کرینگے

شَيْءٍ لَّهُمْ مَعْ حَمْزَةٍ وَالْبَعْضُ مَدُّ	١٥٩	لِحَمْزَةٍ فِي نَفْيِ لَا كَلَا مَرَدُّ

یعنی شیٔ کے لفظ میں خاص کیا مد کو ازرق و حمزہ کیلئے بعض نے جیسا کہ مذکور ہوا اور حمزہ کیلئے تو اور کوئی طریق اس طرف نہیں گئے کہ شیٔ کے علاوہ اور جگہ بھی لین میں مد کیا جاوے بس صرف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شئی ہی میں بعض طرق نے نقل کیا ہے مثل ابوالطیب وابن بلیمہ وغیرہ کے ان طرق نے یہ خیال کیا کہ شاید یہ مد قائم مقام سکتہ کے ہو جاوے گا یہاں تک مد باہمزہ کا بیان ختم ہو گیا اب اس شعر میں سبب معنوی بیان کرتے ہیں اور آئندہ شعر میں مد بالسکون کو بیان کرینگے معنوی سبب ایک تو تعظیمی ہے اس کا بیان قصر المنفصل کے ذیل میں ہو چکا اب دوسرا سبب معنوی یعنی نفی کا بیان شروع ہوتا ہے **قولہ** والبعض مدالخ یعنی بعض نے مبالغہ فی النفی کیلئے لا نافیہ میں مد کیا ہے جیسے لَآ مَرَدَّ ۔ لَآ جَرَمَ ۔ لَآ شِيَةَ ۔ لَآ رَيْبَ فِيهِ وغیرہ

ف جن کلمات میں مد تعظیمی ہے اُن سب میں نفی بھی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ وہ نفی تعظیمی صرف کلمہ لا الٰہ الا میں مخصوص ہے اور یہ عام ورنہ حقیقت میں دونوں نفی ایک ہی ہیں ایک ضروری بات یہ ہے کہ نفی تعظیمی اور یہ مذکورہ نفی اور مد لفظ شئی میں حمزہ کیلئے ان تینوں جگہ مصنف نے جو مد کا لفظ لکھا ہے اس سے مراد صرف توسط ہے طول مراد نہیں ہے باقی ان کے سوا سب جگہ مد کے لفظ سے طول مراد ہے ۔

وَنَحْوُ عَيْنٍ فَالثَّلَاثَةُ لَهُمْ	۲۵	وَأَشْبِعِ الْمَدَّ لِسَاكِنٍ لَزِمْ

یہ بیان اس مد کا ہے کہ جس کا سبب سکون ہو یعنی طول کرو حرف مد کو اگر بعد حرف مد کے سکون لازمی ہو جیسے اتحاجونی ۔ ولا الضالین ۔ حم اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کل قراء ایک مرتبے پر مد کرتے ہیں **قولہ** ونحو عین الخ یعنی اگر حرف لین قبل سکون لازمی کے واقع ہو جیسے عین مقطعات میں اس میں سب قراء کیلئے تین وجہیں طول توسط قصر مگر شاطبی نے صرف طول و توسط اختیار کیا ہے حالانکہ ابن سوار و سبط الخیاط اور عامہ عراقین وغیرہم نے قصر بھی اختیار کیا ہے **ف** سکون لازمی اس سکون کو کہتے ہیں کہ جو وصل و وقف دونوں حالت میں باقی رہے مد لازم کی چار قسمیں ہیں حرف مد کے بعد کلمہ میں سکون اصلی ہو تو کلمی مخفف ہے جیسے آلْآن اور تشدید ہو تو کلمی مثقل ہے جیسے اتحاجونی اور حرف مد کے بعد حرف مقطعات میں اگر سکون ہو تو حرفی مخفف جیسے حم اور تشدید ہو تو حرفی مثقل جیسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الم ان سب قسموں میں مد سب کے لئے برابر ہوگا مگر حلیۃ القرآن میں ابن مہران سے منقول ہے کہ تحقیق سے پڑھنے والوں کیلئے چار الف ہیں یا تین الف اور حدر والوں کیلئے دو الف ہیں اور اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ جمیع قراء کیلئے چاروں قسموں میں مد تو برابر ہے مگر کتنا ہونا چاہئے محققین تو کہتے ہیں کہ طول ہونا چاہئے اور بعض کہتے ہیں کہ طول تو ہو مگر مد بالہمز کے طول سے کم اور توسط سے زیادہ ہو اور یہ بھی کہتے ہیں کہ کلمی کی مقدار حرفی سے زیادہ ہو اور مخفف کی مقدار مثقل سے کم ہو اور اس کا برعکس مگر قول محقق یہی ہے کہ چاروں قسمیں برابر ہیں

كَسَاكِنِ الْوَقْفِ وَفِي اللِّيْنِ يَقِلْ	۱۶۱	طُوْلٌ وَأَقْوَى السَّبَبَيْنِ يَسْتَقِلْ

یعنی مثل عین میں تین وجہ ہیں مثل اس مد کے کہ جس میں سکون وقفی کی وجہ سے مد کیا جاتا ہے جیسے یعلمون نستعین حساب وغیرہ اور حرف لین میں قلیل ہے طول مطلب یہ ہے کہ عین میں اور مد عارض میں تو طول قوی ہے پھر توسط پھر قصر اور لین عارض میں طول لینے والے قلیل ہیں اکثر کیلئے اس میں قصر ہے پھر توسط اور راجح کو طول اور بعض نے لکھا ہے کہ منفصل کا طول کرنے والے عارض میں بھی طول کو اختیار کرتے تھے اور اس میں توسط کرنے والے اس میں بھی توسط کو اور قصر کرنے والے قصر کو اختیار کرتے تھے اور صحیح جیسا کہ نشر میں ہے وہ یہ ہے کہ تمام قراء کے لئے تینوں وجہ جائز ہیں اور ایک ضروری بات یہ سمجھنا چاہئے کہ وقف بالاسکان اگر کیا جاوے تب بھی طول توسط قصر تینوں جائز ہیں اور وقف بالاشمام کریں تب بھی مگر وقف بالروم کی حالت میں طول و توسط جائز نہیں صرف قصر ہی ہے مگر ابن شریح نے کافی میں اس کے خلاف لکھا ہے یعنی تینوں جائز ہیں قولہ واقوی السببین اس سے ایک قاعدہ بیان کرتے ہیں کہ یعنی اگر دو سبب مد کے ایک جگہ جمع ہوں تو ان میں سے قوی کو لینگے اور مستقل رکھیں گے اور ضعیف پر عمل نہ کرینگے جیسے شئی ویشاء پر جب وقف کرینگے تو مد عارض بالسکون اور مد بالہمز (یعنی متصل) دو جمع ہوگئے اب اس میں قوی پر عمل ہوگا مگر الغاء سبب اصلی قوی کا لازم نہ آوے ف قولہ یستقل ای یستقل بالعمل ویذہب حکم الضعیف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ مد بدل میں جن کا مذہب ازرق کیلئے طول ہے ان کے لئے اگر مثل مستہزءون پر وقف کریں تو توسط و قصر نہ ہوگا کیونکہ بدل قوی ہے اور جن کے نزدیک توسط ہے اس قول پر بھی قصر نہ ہوگا۔ اور جیسے جاءوا اباہم میں بدل اور منفصل جمع ہیں تو ازرق کے لئے صرف طول کرینگے کیونکہ منفصل قوی ہے۔

وَالْمَدُّ اَوْلٰی اِنْ تَغَیَّرَ السَّبَبْ	۱۷۲	وَبَقِیَ الْاَثَرُ اَوْ فَاقْصُرْ اَحَبْ

یعنی مد اولی ہے اگر متغیر ہو جاوے سبب اور باقی رہے اثر اور اگر اثر باقی نہ رہے تو قصر احب ہے یہ بھی ایک قاعدہ بتلایا ہے کہ اگر سبب مد کا متغیر ہو جاوے اور اثر باقی رہے تو طول و توسط میں جس قاری کا جو مذہب ہے وہی وجہ اولی ہے مع جواز قصر کے اور اگر باقی نہ رہے تو قصر احب و اولی ہے مع جواز مد کے ف شاطبی نے یہ دونوں قاعدہ ذکر نہیں کئے حالانکہ بہت ضروری تھے مثال اس قاعدہ کی یہ ہے جاء احد ابو عمرو کی قرءت میں جب ہمزہ کو ساقط کر دیں تو چونکہ اثر باقی نہ رہا اسلئے قصر افضل ہے اور توسط بھی جائز ہے موافق قاعدہ کے اور جس وقت حمزہ و ہشام کیلئے جاء پر وقف کریں اور ہمزہ کو رسمی تخفیف سے گرا دیں یا ابدال کریں تو قصر اولی ہوگا مگر موافق قاعدہ کے حمزہ کیلئے طول اور ہشام کے لئے توسط بھی جائز ہے مثل یشاء الی میں قالون و بزی کیلئے تسہیل کریں تو چونکہ ہمزہ کا اثر باقی ہے اس لئے مد بہتر ہے مع جواز قصر کے ایسے ہی جب حمزہ و ہشام کے لئے اس میں تسہیل بالروم کریں واللہ تعالی اعلم قولہ ان تغیر اے سبب المد سواء کان ہمزا او سکونا یعنی خواہ مد کا سبب ہمزہ متغیر ہو جاوے یا سبب مد کا سکون متغیر ہو جاوے۔ ہمزہ کی مثال گذر چکی اور سکون کی مثال جیسے الم اللہ حالت وصل میں اور الم احسب الناس ورش کیلئے حالت نقل میں۔ قولہ وبقی الاثر یعنی اثر باقی رہے جیسے کہ ہمزہ میں تسہیل کریں۔ قولہ او یعنی و ان لم یبق الاثر قولہ احب یعنی اولی و انفس۔

بَابُ الْھَمْزَتَیْنِ مِنْ کَلِمَۃٍ

جب مد و قصر کا بیان ختم ہوگیا تو مصنف نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شروع کیا اس لئے کہ بعد مدو کے ءَانذرتهم ہے اور اس باب ہمزتین کے اجتماع
ف تین صورتیں ہیں کیونکہ اول ہر حال میں مفتوح رہے گا بوجہ استفہام کے اور
یا مضموم ہوگا اَؤُنَبِّئُکُم یا مکسور ہوگا جیسے اَئِنَّکُم یا مفتوح جیسے ءَانذرتهم

...ہما سہل غنی حرم حلا	۱۷۶	وخلف ذی الفتح لوی ابدل جلا

ی ہمزہ کی تسہیل کر تو رویس اور نافع وابن کثیر وابو عمرو وابو جعفر کے لئے خواہ ہمزہ ثانی فتوح ہو یا مضموم یا مکسور ہو اور مفتوح ہمزہ ثانیہ میں ہشام کا خلف ہے تسہیل و تحقیق ں اور ابدال کر تو ورش کے لئے بطریق ازرق خلف سے اور باقی قرار یعنی ہشام مفتوح یں دوسری وجہ سے اور غیر مفتوح میں بلا اختلاف اور ابن ذکوان و عاصم و حمزہ و کسائی و روح خلف بزار سب کے لئے ثانی کی تحقیق ہے ف اور ازرق کے ابدال میں خلف جو ہے س کی دوسری وجہ میں تسہیل ہوگی کیونکہ حرم میں مذکور ہو چلے اور ہشام کے خلف کی دوسری وجہ تحقیق ہے کیونکہ وخلف ذی الفتح سے پہلے ابدال نہیں ہے بعد کو ہے اس لئے ماقبل کا خلف تحقیق و تسہیل میں ہوگا اور ازرق کے ابدال کے وقت مد طویل کیا جاویگا کیونکہ حرف مد کے بعد سکون ہے اور ورش کی روایت بطریق اصبہانی صرف تسہیل ہے مثل قالون کے اور تسہیل کی تعریف یہ ہے کہ ہمزہ کو ہمزہ کے مخرج سے اور اس حرف کے مخرج سے جس کی ہمزہ پر حرکت ہو ادا کرنا جیسے کہ ءَانذرتهم میں ہمزہ ثانی پر زبر ہے تو ہمزہ کے مخرج سے اور زبر کے مناسب الف ہے الف کے مخرج سے ہمزہ کو ادا کرینگے ایسا ہی مکسور میں ہمزہ کو ہمزہ کے اور یاء کے درمیان سے ادا کرینگے اور مضموم کو ہمزہ کے اور واؤ کے مخرج سے ادا کرینگے

قولہ غنی حرم حلا یعنی استغنا حاصل کی حرم کے قاریوں نے حرم کی حلاوت پاکر غیر مکانوں سے قولہ جلا یعنی ظاہر ہے قرأت ورش کی

خلفاً وغیر الملک ان یؤتی احد	۱۷۷	یخبر ان کان روی اعلی حبر عد

اور سوائے مکی یابن کثیر کے ان یؤتی احد میں اخبار پڑھتے ہیں یعنی ایک ہمزہ اور ابن کثیر استفہام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پڑھتے ہیں یعنی دو ہمزہ اور موافق قاعدہ کے تسہیل بین بین کرتے ہیں اور لفظ ان کان میں کسائی و بزاز و نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و حفص یہ سب لوگ اخبار پڑھتے ہیں اور باقی استفہام پڑھتے ہیں یعنی ابو جعفر و ابن عامر و حمزہ و شعبہ و یعقوب اب ان میں سے جو لوگ تسہیل و تحقیق کرتے ہیں اس کا بیان آئندہ شعر میں آئے گا **ف قولہ** خلفا اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے یعنی ورش کے ابدال میں خلف ہے بطریق ازرق **قولہ** حبر عد یعنی یا حبر عد حرف ندا محذوف ہے معنی یہ ہیں اے لائق بڑھ تو تحصیل علم میں۔ اس شعر سے مصنف ؒ ذوہ الفاظ بیان کرنا شروع کئے کہ جن میں قراء نے اپنے قاعدہ کا خلاف کیا ہے بعض دو ہمزہ میں سے ایک کو گرادیتے ہیں اور بعض دونوں کو پڑھتے ہیں مگر جن کا قاعدہ تسہیل کا تھا بعض ان میں سے خلاف قاعدہ تحقیق کرنے لگے یا جن کا قاعدہ تحقیق تھا وہ خلاف قاعدہ تسہیل کرنے لگے۔

وَحُقِّقَتْ شَمْ فِيْ صَبَا وَأَعْجَمِيْ	حَمْ سِلْ صُحْبَةٌ أَخْبِرْ زِدْ لِمِ

یعنی ان کان میں جو لوگ استفہام پڑھتے ہیں ان میں سے روح و حمزہ و شعبہ موافق قاعدہ کے تحقیق کرتے ہیں اور باقی ان میں سے یعنی رویس و ابو جعفر و ابن عامر تسہیل کرتے ہیں مگر ابن ذکوان خلاف قاعدہ ہیں اور ہشام کے لئے ذی الفتح میں خلف تھا وہ بھی خلاف قاعدہ بلا خلف ہیں اور لفظ اعجمی سورہ حم میں جو لوگ استفہام پڑھتے ہیں ان میں سے ہمزہ ثانیہ کی روح و حمزہ و کسائی و خلف بزار و شعبہ نے تحقیق کی ہے اور باقی سب قراء استفہام والے تسہیل کرتے ہیں اور ورش کا بطریق ازرق ابدال بالخلف بھی بدستور باقی رہے گا اور قنبل و ہشام و رویس سب بالاختلاف اخبار پڑھتے ہیں دوسری وجہ وہی استفہام ہے اور قنبل و رویس استفہام کے وقت تسہیل موافق قاعدہ کے کرینگے اور ہشام بھی بالخلف کرینگے

ف قولہ شم ای انظر الی شام البرق اذا نظر الی سحابۃ این تمطر۔ **قولہ** صبا ہو ریح **قولہ** شد ای خذ بالقوۃ **قولہ** حم یعنی حم فصلت **قولہ** زد اے فی الحلم **قولہ** لم ای لم لمن لا یطلب الحلم من ملامت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لفظ اعجمی میں گویا کل قراء استفہام پڑھتے ہیں مگر قنبل و رویس و ہشام کے لئے اخبار ثابت ہے جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہوگا۔

وَدِنْ ثَنَا اِنَّکَ لَاَنْتَ یُوسُفَا	176 وَعَنْ خُلْفُهُمْ اَذْهَبْتُمْ اَتْلُ حُزْ كَفَا

قنبل و ہشام و رویس کے لئے بلا اختلاف اخبار ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور لفظ اذہبتم فی حیاتکم کو نافع و ابوعمرو و کوفیین اخبار پڑھتے ہیں اور باقی سب استفہام پڑھتے اور یہ لوگ تسہیل و تحقیق میں اپنے قاعدہ پر ہیں یعنی ابن کثیر و ابوجعفر و رویس تسہیل بین بین کے اور روح و ابن ذکوان تحقیق کرینگے اور ہشام کی دونوں وجہ ہوں گی قولہ دن یعنی ابن کثیر ائنک لانت یوسف میں اور ابوجعفر بھی اخبار پڑھتے ہیں اور باقی سب استفہام پڑھتے تسہیل و تحقیق میں اپنے قاعدہ پر ہیں پس نافع و ابوعمرو و رویس نے تسہیل بین بین کی اور روح و ابن عامر و کوفیین نے تحقیق کی ہے **ف** قولہ عن خلفہم کو اوپر کے شعر سے ہے قولہ یوسفا سورۃ کا نام بھی ہوسکتا ہے اور ائنک لانت یوسف پوری آیت مراد ہوسکتی ہے **ف** ایک ضروری اصطلاح مصنف کی یہ سمجھنا چاہئے کہ جس لفظ میں کیلئے مصنف نے تحقیق لکھدی اس کے لئے تحقیق متعین ہو جاوے گی اور ماقی کے لئے اس کی ضد یعنی تسہیل متعین ہو جاوے گی اصلی قاعدہ کا اس وقت لحاظ نہ ہووے گا اور جس لفظ میں تسہیل تحقیق سے کچھ گفتگو نہ کریں صرف استفہام و اخبار بیان چھوڑ دیں اس وقت اصلی قاعدہ کا لحاظ ہوگا جن کا ابدال و تسہیل ہے ان کے لئے دو گا اور جن کے لئے تسہیل میں خلف ہے ان کا خلف رہیگا اور جن کے لئے بلا خلف ہے وہ بلا خلف رہیں گے اب اس قاعدہ کے بعد جاننا چاہئے کہ ائن کان میں تحقیق سے گفتگو کی ہے لہذا جن کے لئے تحقیق بتلائی ان کے لئے تحقیق متعین اور بقیہ کے لئے تسہیل متعین ہوگئی اور ہشام کا خلف جاتا رہا اور لفظ اعجمی میں بھی صورت ہے اور اس میں بھی ہشام کا خلف جاتا رہا اور چونکہ ابدال و ترک ابدال میں گفتگو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں کی لہذا ازرق کا ابدال بالخلف بھی باقی رہے گا اور اذہبتم میں چونکہ تسہیل وتحقیق سے گفتگو نہیں کی لہذا ہشام کا خلف رہے گا اور ان یوتی احد میں چونکہ ہشام وازرق وغیرہ ایک ہمزہ پڑھتے ہیں لہذا کوئی جھگڑا نہیں اور ان کان اور اذہبتم میں ازرق ایک ہمزہ پڑھتے ہیں لہذا ان میں بھی کوئی بات نہیں ہے اور ءانک لانت یوسف میں چونکہ ثانی ہمزہ مکسور ہے لہذا ہشام وازرق کا کوئی اختلاف نہیں ہے ہشام کی صرف تحقیق رہیگی اور ورش کی صرف ابدال رہیگی خذ ہذا۔

وَاِءِذَا مَامِتُّ بِالْخُلْفِ مَتْی	۱۷۲	اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ عَنْ شُعْبَتِنَا

یعنی ائذا مامت سورہ مریم میں ابن ذکوان نے اخبار بالخلف پڑھا ہے اور باقی کل قراء نے استفہام پڑھا ہے اور تسہیل وتحقیق میں اپنے اصول پر ہیں اور لفظ انا لمغرمون کو سب قراء نے اخبار پڑھا ہے مگر صرف شعبہ نے استفہام پڑھا ہے اور تحقیق بھی موافق قاعدہ کی ہے **ف** قولہ متی ظرفیہ ہے یعنی جب کبھی پڑھے تو ابن ذکوان کیلئے

اَءِنَّكُمْ لَاَعْرَافَ عَنْ مَدًّا اَءِنَّ	۱۷۳	لَنَا بِهَا حِرْمٌ عَلَا وَالْخُلْفُ زِنْ

یعنی حفص ونافع وابوجعفر نے ائنکم لتاتون سورہ اعراف میں اخبار سے پڑھا ہے اور باقی نے استفہام پڑھا ہے اور تسہیل وتحقیق میں اپنے اصول پر ہیں اور ایسے ہی اخبار پڑھا ہے ائن لنا لاجرا سورہ اعراف میں نافع وابوجعفر وابن کثیر وحفص نے اور اس میں بھی باقی نے استفہام پڑھا ہے اور تسہیل وتحقیق موافق اصول کے کی ہے اور قنبل نے بالاختلاف لفظ اامنتم کو سورہ طہ میں اخبار سے پڑھا ہے یعنی مجاہد کی روایت سے اخبار پڑھا ہے اور ابن شنبوذ کی روایت سے استفہام **ف** واخبر زد لم جو مصنف نے اوپر چوتھے شعر میں لکھا تھا اس شعر سے اس شعر تک سب کا عطف اسی اخبار پر ہے سب الفاظ میں مذکورین کیلئے اخبار ہی ثابت ہوگا قولہ زن صیغہ امر ہے یعنی زینت بیان کر تو خلف کی قولہ بہا یعنی سورہ اعراف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَمِنتُمُو طٰهٰ وَفِي الثَّلَاثِ عَنْ	۱۴۷	حَفْصٍ وَّ رُوَيْسٍ وَّ الْأَصْبَهَانِي أُخْبِرُنْ

یعنی آمنتم جو طٰہٰ میں ہے قنبل کا اس میں اخبار ہے جیسا کہ اوپر شعر میں مذکور ہوا۔ قولہ وفی الثلاث عن الخ یعنی تینوں آمنتم جو قرآن شریف میں آئے ہیں ایک طٰہٰ ایک شعرا ایک اعراف میں ان تینوں میں حفص ورویس واصبہانی نے اخبار پڑھا ہے اور باقی قرا نے استفہام پڑھا ہے مگر قنبل طٰہٰ میں اوپر اپنی اصل سے کے ہیں اخبار واستفہام میں جیسا کہ اوپر گذرا **ف** قولہ آمنتم طٰہٰ یہ عبارت اوپر کے شعر سے متعلق ہے یعنی والخلف زن آمنتم طٰہٰ۔

وَحَقِّقِ الثَّلَاثَ لِي الْخُلْفُ شَفَا	۱۴۸	صِفْ شَمْ ءَ الْهَتُنَا شُهُدْ كَفَا

یعنی آمنتم کا استفہام پڑھنے والوں میں سے تینوں سورتوں میں ہشام نے بلا اختلاف اور حمزہ وکسائی وشعبہ وخلف بزار وروح نے بلا اختلاف ثانی ہمزہ کی تحقیق کی ہے اور باقی قرا نے یعنی ابوجعفر وابوعمرو بزی وابن ذکوان وورش بطریق ازرق ان سب نے تسہیل بین بین کی ہے اور قنبل کے لئے بھی شعرا میں انہیں مذکورین کے موافق تسہیل ہے اور سورہ اعراف میں قنبل کے لئے آئندہ شعر میں حکم ذکر کیا جاوے گا اور سورہ طٰہٰ میں قنبل نے ابن شنبوذ کی روایت پر ثانی ہمزہ کی تسہیل کی ہے اور طٰہٰ وشعرا میں قنبل کے لئے تسہیل اس طرح ثابت ہوگی کہ تحقیق میں چونکہ قنبل کو ذکر نہیں کیا لہذا ان کے لئے تسہیل کرینگے اور اعراف کی تسہیل میں چونکہ خلف تھا اس لئے اس کو بالصراحت آئندہ شعر میں ذکر کرینگے قولہ اٰلھتنا اس کا حقق پر عطف ہے یعنی سورہ زخرف میں آٰلھتنا کی دوسری ہمزہ میں روح اور کوفیین نے تحقیق کی ہے اور باقی قرا نے تسہیل یعنی مدنیین اور ابن کثیر اور ابوعمرو اور رویس اور ابن عامر نے اور ہشام کا اس میں اختلاف بھی نہیں ہے کیونکہ جب تحقیق روح وکوفیین کے لئے ثابت ہوئی تو باقی قرا کے لئے تسہیل متعین ہوگئی اور اصلی قاعدہ کا لحاظ بھی نہ رہا جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے **ف** ءاسنتم اور ءآلھتنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں ازرق کی قرأت پر جب ورش سے کے لئے استفہام پڑھیں گے تو چونکہ ان کا قاعدہ مفتوحتین میں ابدال و تسہیل کا ہے لہذا موافق قاعدہ کے ابدال و تسہیل دونوں ہونے چاہییں چنانچہ جعبری وغیرہ اور ابن القاصح تبعاً للجعبری اسی طرف گئے کہ ابدال و تسہیل دونوں ہونگے اور جس وقت ہمزہ ثانیہ کا الف سے ابدال کردینگے تو بوجہ اجتماع الساکنین کے ایک الف کو گرادینگے گویا حفص اور ورش کی قرأت تلفظ میں ایک ہوجائیگی مگر حقیقت یہ ہے کہ ازرق کیلئے ابدال نہ ہوگا صرف تسہیل ہی ہوگی جیسا کہ نشر میں مذکور ہے۔ اور جعبری وغیرہ کو ممکن ہے کہ ورش کیلئے بعض رواۃ اآمنتم اور اآلھتنا میں جو اخبار پڑھتے تھے ان کے اخبار پڑھنے سے گمان ہوا ہو کہ یہ قرأت ابدال کی ہے اور ابدال کے بعد ان لوگوں نے ایک الف کو گرا کر بصورت خبر پڑھا ہے حالانکہ یہ نہیں تھی بلکہ وہ لوگ واقعی اخبار تو پڑھتے تھے مگر اصبہانی سے نہ کہ ازرق سے جیسا کہ ان لوگوں نے گمان کیا اور علامہ جزری نے نشر میں لکھا ہے کہ ازرق کیلئے اُن کے اصحاب نے تسہیل بین بین پر اتفاق کیا ہے کسی نے ابدال کو نقل نہیں کیا تاکہ استفہام کا اخبار سے التباس نہ لازم آوے کیونکہ جب ابدال کرینگے اور ابدال کے بعد اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک کو گرادینگے تو اب استفہام و خبر دونوں کا تلفظ ایک ہو جائیگا (تدبر) قولہ صف من الوصف قولہ شم اے کامل الشئی شام السیف اذا اسلہ و اغمدہ۔

وَالْمُلْكِ وَالْاَعْرَافِ اُولٰی اَبْدِلَا	فِی الْوَصْلِ وَاوًا زُرْ وَثَانٍ سَهِّلَا

یعنی سورہ ملک اور اعراف میں پہلی ہمزہ کو حالت وصل میں قنبل نے واؤ مفتوح سے بدلا ہے اور بعد ابدال کے ثانی ہمزہ کی تسہیل کی ہے بلا اختلاف سے اور وصل کی قید لگانے سے معلوم ہوا کہ اگر اسی لفظ سے ابتدا کریں اور ماقبل سے وصل نہ کریں تو پہلی ہمزہ کو واؤ سے نہ بدلیں گے خالص محقق پڑھیں گے اور ثانی ہمزہ میں خلف نہ رہیگا بلکہ موافق قاعدہ کے تسہیل کریں گے بلا خلف۔ ف قولہ زر بمعنی زیارت سورہ ملک میں ءامنتم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پہلے والیہ المنشوز بالضم ہے۔

غَوْثٌ أَإِنَّ فُصِّلَتْ خُلْفٌ لَطُفْ	(۹)	بِخُلْفٍ أَإِنَّ الْاَنْعَامِ أُخْتُلِفْ

یعنی أئنکم لتشہدون سورہ انعام میں رویس نے بلا اختلاف تسہیل کی ہے ثانی ہمزہ کی اور باقی قرار اپنے اصول پر ہیں اور ایسے ہی أئنکم لتکفرون سورہ فصلت میں بلا اختلاف ہشام نے تسہیل کی ہے اور باقی قرار سب اپنے اپنے اصول پر ہیں **ف قولہ** بخلف اوپر کے شعر سے متعلق ہے۔ اور اس شعر میں رویس اور ہشام کے لئے جو خلف لکھا ہے باقی قرار کے لئے اس خلف ہی کی ضد نکلے گی یعنی ترک خلف اور تسہیل کی ضد تحقیق نہ نکلے گی کیونکہ رویس ہشام کے سوا سب لوگ تحقیق نہیں کرتے بلکہ موافق قاعدہ کے کرتے ہیں جس کا جو قاعدہ شروع میں بیان کر دیا ہے غرضیکہ یہاں رویس اور ہشام کیلئے اختلاف کا اثبات کیا ہے لہذا باقی کے لئے اسکی ضد ترک اختلاف نکلے گی اب ترک اختلاف کے بعد جس کا جو قاعدہ ہوگا وہی اس کے لئے ثابت ہوگا جس کے لئے تسہیل ہے اُن کے لئے تسہیل بلا اختلاف ثابت ہوگی اور جن کے لئے تحقیق ہے اُن کے لئے تحقیق بلا اختلاف ثابت ہوگی

يَجِيءُ إِذَا آيَتًا كُرِّرَا	(۱۰)	أَأَسْجُدُ الْخِلَافُ مِزْ وَأَخْبِرَا

یعنی أأسجد لمن خلقت میں ابن ذکوان نے خلاف کیا ہے تسہیل و تحقیق میں مثل ہشام کے اور باقی سب اپنے اپنے اصول پر ہیں **قولہ** واخبرا یعنی جس جگہ استفہام مکرر آوے جیسے کہ أئذا متنا وکنا ترابا وعظاما أئنا لمبعوثون پس اوّل استفہام أئذا میں ہے جس کے بعد أئنا میں استفہام مکرر آیا تو ایسے مقام پر خواہ پہلے أئنا ہو یا أئذا ہو تو پہلے کو ابوجعفر و ابن عامر اخبار پڑھتے ہیں اور ثانی کو استفہام اور کسائی و نافع و یعقوب اس کے برعکس یعنی ثانی کو اخبار اوّل کو استفہام پڑھتے ہیں اور باقی قرار دونوں کو استفہام پڑھتے ہیں مگر چند جگہ ایسی ہیں کہ بعض نے اس قاعدہ کے خلاف کیا ہے چنانچہ آگے آوے گا اور یہ استفہام کل گیارہ جگہ نو سورتوں میں آیا ہے ایک رعد میں دو سبحان الذی میں اور ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سو سنون میں اور ایک نمل میں اور ایک عنکبوت میں اور ایک سجدہ میں اور دو صافات میں اور ایک واقعہ میں اور ایک والنازعات میں

اِذْ ظَهَرُوْا وَالنَّمْلُ مَعْ نُوْنٍ زِدْ	۱۴۷	اَوَّلِہٖ ثَبْتٌ کَمَا الثَّانِیْ رُ دْ

قولہ والنمل یعنی سورہ نمل میں ثانی لفظ کو اخبار پڑھا ہے کسائی و ابن عامر نے اور اس میں ایک نون اور زیادہ کیا ہے جیسے ائذا کنا ترابا و آباؤنا ائنا لمخرجون اس لفظ ائنا کو اِنّنا پڑھا ہے ایک ہمزہ و دو نون سے پس کسائی نے ثانی کو اخبار موافق قاعدہ کے پڑھا ہے مگر ابن عامر نے خلاف قاعدہ کیونکہ اُن کا اول میں اخبار اور ثانی میں استفہام ہے۔

ف قولہ والنمل اس سے اوپر بقیہ شعر کی شرح ذکر ہو چکی

تَنَا وَ ثَانِیْهَا ظُبًی اِذْ رُمْ کَسَرَہْ		رِضًی کُسْ وَاُوْلَاهَا مَدًّا وَالسَّاهِرَہْ

یعنی پہلا استفہام جو لفظ ائذا کنا ترابا و آباؤنا ائنا سورہ نمل میں ہے اس کو نافع و ابو جعفر نے اخبار پڑھا ہے گویا ابو جعفر نے موافق قاعدہ اور نافع نے خلاف قاعدہ اور باقی قراء نے دونوں میں استفہام پڑھا ہے اور تسہیل و تحقیق میں استفہام والے سب اپنے اصول پر ہیں اور ساہرہ یعنی والنازعات میں پہلے استفہام کو ابو جعفر نے موافق قاعدہ کے اخبار پڑھا ہے اور ثانی استفہام کو نازعات کے یعقوب و نافع و کسائی نے موافق قاعدہ کے اور ابن عامر نے خلاف قاعدہ اخبار پڑھا ہے اور باقی قراء نے دونوں میں استفہام پڑھا ہے اور استفہام پڑھنے والے تسہیل و تحقیق میں اپنے قاعدہ پر ہیں۔

ثَانِیْهِ مَعْ وَقَعَتْ رُدْ اِذْ ثَوٰی		دَاَوَّلُ الْاَوَّلِ مِنْ ذِبْحٍ کَوٰی

یعنی سورہ ذبح جس کو والصافات کہتے ہیں اس میں دو جگہ استفہام مکرر آیا ہے۔ اول استفہام میں سے اول کا جو لفظ ہے اسکو صرف ابن عامر نے موافق قاعدہ کے اخبار پڑھا ہے اور باقی نے استفہام تو ابو جعفر نے خلاف قاعدہ استفہام پڑھا اور ثانی لفظ کو ذبح کے اول استفہام میں سے مع واقعہ کے ثانی کے کسائی و نافع و یعقوب نے موافق قاعدہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابو جعفر نے خلاف قاعدہ اخبار پڑھا ہے اور اول استفہام کو واقعہ کے سب نے استفہام ہی پڑھا ہے اور باقی قرار سورہ ذبح میں دونوں لفظ کو استفہام پڑھتے ہیں اور سورہ واقعہ میں ثانی کو مذکورین نے استفہام پڑھا اور اول میں اختلاف ہیں باقی قرار ثانی میں بھی استفہام پڑھتے ہیں اور دونوں سورتوں میں استفہام والی تسہیل و تحقیق میں اپنے اصول پر ہیں۔ **ف** قولہ ثانیہ مرجع اس ضمیر کا اول ن ذبح سے ہے قولہ مع وقعت یعنی مع سورہ واقعہ کے ثانی کے۔

وَالْكُلُّ أُولَاهَا وَثَانِي الْعَنْكَبَا	مُسْتَفْهِمُ الْأَوَّلْ صُحْبَةٌ حَبَا

یعنی کل قرار سورہ واقعہ کے اول میں استفہام پر متفق ہیں جیسا کہ مذکور ہوا۔ قولہ وثانی العنکبا یعنی سورہ عنکبوت کے ثانی لفظ میں بھی سب قرار استفہام پر متفق ہیں اختلاف نہیں کیا اختلاف صرف اول میں ہے جیسا کہ آتا ہے۔ قولہ الاول یعنی عنکبوت کے اول لفظ کو حمزہ و کسائی و شعبہ و خلف بزار و ابو عمرو نے استفہام پڑھا ہے۔ باقی سب نے اخبار پڑھا ہے اس سورت میں بھی استفہام والے تسہیل و تحقیق میں اپنے اصول پر ہیں **ف**:۔ اس سورت میں اول کو مرمزنہ صحبۃ حبا نے موافق قاعدہ استفہام پڑھا اور ان کے ماسوا۔ اخبار پڑھنے والوں میں ابن عامر و ابو جعفر نے موافق قاعدہ اخبار پڑھا ہے اور باقی نافع و ابن کثیر و یعقوب و حفص نے خلاف قاعدہ اخبار پڑھا ہے اور اس سورت کے ثانی میں نافع و کسائی و یعقوب کو اخبار چاہتے تھا انہوں نے بھی خلاف قاعدہ سب کے ساتھ ہی استفہام پڑھا اور سورہ واقعہ کے اول میں ابن عامر و ابو جعفر نے بھی خلاف قاعدہ سب کے ساتھ استفہام پڑھا۔

وَمُدُّكَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَالْكَسْرِ حُجَّةٌ	بِهَا لُذْ وَقَبْلَ الضَّمِّ لَجَّ حُلًا وَلَا

جب مستند ہمزتین کی تسہیل و تحقیق و استفہام و اخبار سے فارغ ہو تو دونوں

www.kitabosunnat.com

ہمزہ کے درمیان الف داخل کرنے کا قاعدہ شروع کیا پس کہا والمد قبل الخ یعنی ثانی ہمزہ مفتوح یا مکسور ہو تو اس سے قبل ابو عمرو قالون وابو جعفر بلا اختلاف اور ہشام بالاختلاف الف پڑھتے ہیں باقی سب نے ترک الف پڑھا ہے اور ثانی کی تسہیل و تحقیق میں سب اپنے اپنے اصول پر ہیں اور جو ثانی ہمزہ مضموم ہو تو اس سے قبل ابو جعفر نے بلا اختلاف اور ابو عمرو قالون و ہشام نے بالاختلاف الف پڑھا ہے اور باقی نے ترک الف اور ثانی کی تسہیل و تحقیق میں اس میں بھی اپنے اپنے اصول پر ہیں۔ **ف** **قولہ** قبل الفتح والکسر میں تسہیل و تحقیق و ادخال کے لحاظ سے کل قراء کے لئے پانچ وجہ ہیں اول تسہیل مع الادخال ابو عمرو قالون وابو جعفر کے لئے اور ہشام کے لئے بھی پہلی وجہ میں قبل فتح کے دوسری تسہیل بغیر ادخال ابن کثیر ورویس کے لئے اور ورش کے لئے بھی قبل الکسر میں دونوں طریق سے اور قبل الفتح میں طریق اصبہانی سے اور ازرق سے بھی ایک وجہ میں۔ تیسرے ابدال ہمزہ مفتوح ثانی کا الف سے دوسری وجہ میں چوتھی تحقیق مع الادخال ہشام کے لئے مفتوح میں دوسری وجہ میں اور مکسور میں پہلی وجہ میں۔ پانچویں تحقیق بغیر ادخال باقی قراء کے لئے اور ہشام کیلئے قبل الفتح میں تیسری وجہ میں و قبل الکسر میں دوسری وجہ میں **قولہ** قبل الضم میں تسہیل و ادخال کے لحاظ سے کل چار وجہ ہیں اول تسہیل مع الادخال ابو جعفر کے لئے اور ایک وجہ میں ابو عمرو قالون کیلئے دوسرے تسہیل بغیر ادخال ابن کثیر و ورش ورویس کے لئے اور ابو عمرو قالون کیلئے دوسری وجہ میں تیسری تحقیق مع الادخال ہشام کے لئے ایک وجہ میں چوتھے تحقیق بغیر ادخال ہشام کے لئے دوسری وجہ میں اور باقی کے لئے بلا اختلاف **ف** : بعض نے ہشام کیلئے سات جگہ ادخال میں مختلف نہیں لکھا بلا اختلاف ادخال کیا ہے مگر یہ مصنف کے طریق میں نہیں ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سات جگہ یہ ہیں أئنکم أئن لنا اعراف میں أئذا مریم میں أئن شعراء میں أئنک الفکا والصافات میں أئنکم فصلت میں ایک یہ بات جاننی چاہیئے کہ ادخال کے لف میں بالاتفاق کسی کے نزدیک مد نہیں ہے اگرچہ الف کے بعد ہمزہ ہے اور قاعدہ مد کا پایا جاتا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مد عارض ہے تو عارض کا اعتبار نہ کرینگے۔

والخلف حزبی لذ وعنہ أولا	۱۹۶	کشعبۃ وغیرہ امدد سہلا

نی خلف ہے قبل الضم کے ادخال میں ابو عمرو قالون وہشام کا جیسا کہ مذکور ہوا قولہ وعنہ اولا الخ یہاں سے مصنف ادخال کے متعلق دوسرا طریق ہشام کے لئے بیان کرتے ہیں وہ یہ کہ اول جگہ قبل الضم میں (یعنی قرآن شریف میں سب سے پہلی جگہ کہ ثانی ہمزہ مضموم ہو) یعنی أؤنبئکم آل عمران میں تو مثل شعبہ کی تحقیق بلا ادخال پڑھتے ہیں بلاخلف اور باقی جگہ ادخال وتسہیل کرتے ہیں بلا خُلف مثل ابوجعفر کے اور قول ابوالحسن بن غلبون وغیرہ کا ہے۔ ف قولہ والخلف حزبی لذ یہ اوپر کے شعر سے متعلق ہے۔ ثانی ہمزہ مضموم اور اولی مفتوح صرف تین جگہ آیا ہے۔ اول آل عمران دوسرا اقمر تیسرا ص میں۔

وہمز وصل من کآللہ أذن	۱۹۷	أبدل لکل أو فسہل واقصرن

س شعر سے ختم باب تک اس باب کے ملحقات کو بیان کرتے ہیں پس کہتے ہیں ہمز وصل الخ یعنی ہمزہ وصل جو کہ الف لام تعریف میں ہوتا ہے اس پر جس وقت ہمزہ استفہام داخل ہو تو اس ہمزہ وصلی کو نہ گرا دیں گے کیونکہ دونوں مفتوح ہوتے ہیں گرانے سے التباس لازم آوے گا بلکہ کل قراء کے لئے ابدال کرینگے اور مد کرینگے بوجہ التقاء سکون کے بعد حرف مد کے یا تسہیل اور قصر کریں گے کیونکہ اس صورت میں حرف مد ہی نہیں ہے مثالیں اس کی یہ ہیں آلذکرین آلان۔ آللہ خیر۔ آللہ اذن لکم۔ ان سب میں ہمزہ وصل کو ابدال خالص حرف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مد سے بھی جائز ہے اور تسہیل بھی جائز ہے۔ **ف** مصنف نے تسہیل کی صورت میں تو قصر کو بتلایا ہے اور ابدال کی صورت میں مد کو نہ بتلایا اس کی وجہ یہ ہے کہ مد کا قاعدہ تو مشہور ہے کہ بعد حرف مد کے سکون ہو تو مد کریں گے اس لئے یہ نہ بتلایا اور تسہیل کی صورت میں یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ ہمزہ کو جب مثل الف کے پڑھا اور اس کے بعد سکون ہے تو مد ہونا چاہیئے یا نہیں اس لئے مصنف نے اس کو بتایا کہ تسہیل میں قصر کریں گے کیونکہ مد کیلئے شرط ہے خالص حرف مد کی اور یہ خالص نہیں ہے **قولہ** ابدل یعنی ہمزہ وصل کو الف خالص سے بدلے۔

قولہ لکل یعنی کل قراء کیلئے۔

کَذَا بِهِ السِّحْرُ ثَنَا حُزْ وَالْبَدَلْ	۶۱	وَالْفَصْلُ مِنْ نَحْوِ ءَامَنْتُمْ خَطَلْ

یعنی جیسا کہ کل قراء کیلئے آللہ اذن وغیرہ میں تسہیل و ابدال ہے ایسا ہی ابو جعفر و ابو عمرو کی قرآت میں بہ السحر میں دونوں وجہ ہیں کیونکہ ان دونوں کی قرآت میں السحر پر استفہام کو داخل کرتے ہیں لہذا وہی قاعدہ ابدال و تسہیل کا جاری ہوگا **قولہ** والبدل یعنی ہمزہ مفتوح کو ازرق کے لئے ابدال کا قاعدہ جو بالخلف شروع باب میں لکھا ہے اس قاعدہ سے مثل آامنتم وغیرہ میں ابدال الف سے کرنا بھی خطا ہے اور فصل یعنی ادخال الف کرنا دو ہمزہ میں ایسی مثال میں یہ بھی خطا ہے مطلب یہ ہوا کہ جس جگہ تین ہمزہ شروع کلمہ میں جمع ہوں تو وہاں ثانی ہمزہ کے قبل ادخال بھی خطا ہے اور اس ہمزہ کو الف سے بدلنا بھی ناجائز ہے جیسا کہ آٹھویں شعر کے فائدہ میں ازرق کے لئے ابدال کا بیان ہو چکا ہے مگر شاطبی نے ابدال سے متعلق تنبیہ نہیں کی حالانکہ ضروری تھی **ف** **قولہ** حز ثنا یعنی جمع کرے تو قابل تعریف امور کو۔

قولہ خطل جمع خطا فی القول **ف** شاطبی نے ہمزہ وصل اور استفہام کے درمیان بھی ادخال کو منع لکھا اور مصنف نے صرف آمنتم میں لکھا وجہ اس کی یہ ہے کہ ہمزہ وصل کے دو طریق بتائے ایک تو ہمزہ وصل کا ابدال اور دوسرے تسہیل ان دونوں صورتوں میں ظاہر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ادخال نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ ابدال کی صورت میں تو اجتماع الفین لازم آئے گا اور تسہیل
صورت میں یہ وجہ ہے کہ ہمزۂ وصل اپنی ذات سے ضعیف ہے اس لئے ہمزہ استفہام
کے داخل ہونے سے گر جانا چاہیئے تھا اور نہ گرا کچھ ہمزہ اس کی وجہ سے ضعیف ہو گیا پھر ایک اور
الف ادخال سے لا کر اس پر بوجھ ڈالیں تو اور بھی ضعیف ہو جائے گا اور پھر اس میں خود تسہیل
بھی ہے ان وجوہ سے ادخال نہ کریں گے اور اصل وجہ تو یہ ہے کہ ہمزۂ وصل بذاتہ ضعیف
ہے مگر کچھ اس میں ثقل ہے اور اس ثقل کے رفع کے لئے صرف تسہیل کافی ہے
فاصل کی کیا ضرورت ہے

أَئِمَّةً سَهِّلْ أَوَ ابْدِلْ حُطْ غِنًا	حَرَمٍ وَمَدٌّ لَاحَ بِالْخُلْفِ ثَنَا

یعنی ائمہ میں تسہیل کرتا اور ابدال کر یاء مکسورہ سے ابو عمرو رویس و نافع و ابو جعفر و ابن کثیر کے لئے
اور ادخال الف کر تو ہشام کیلئے بالخلف اور ابو جعفر کے لئے بلا خلف مگر جس وقت کہ ثانی
ہمزہ کی تسہیل کی جاوے نہ ابدال جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے **ف** شاطبی نے ابدال
کی وجہ کو مستثنیٰ کیا ہے اور نحاۃ کے لئے بتلایا ہے اور صواب یہ ہے کہ قرأت میں بھی ثابت
ہے **قولہ** ائمہ یہ لفظ باب استفہام سے نہیں ہے کیونکہ اس کا ہمزہ اصلی ہے اور اصل میں
ائممۃ تھا حرکت میم کی نقل کر کے ماقبل کو دی اور میم کو میم میں ادغام کیا **قولہ** ثنا بالضم والکسر
دون الحال فی المرتبۃ۔

مُسَهِّلاً وَالْاَصْبَهَانِي بِالْقَصَصِ	فِي الثَّانِ وَالسَّجْدَةِ مَعْ مَدٍّ نَصْ

یعنی جس حال میں کہ تسہیل کرنے والے ہوں ابو جعفر اس وقت ادخال کرتے ہیں نہ کہ ابدال
کے وقت جیسا کہ مذکور ہوا **قولہ** والاصبہانی یعنی اصبہانی نے ورش کے لئے سورہ قصص
کے دوسرے ائمہ میں یعنی وجعلنا ہم ائمۃ یدعون اور سورہ سجدہ میں ایک ہی جگہ آیا ہے یعنی
وجعلنا ہم ائمۃ یہدون ان دونوں میں مع تسہیل کے ادخال کی تصریح کی ہے مثل ابو جعفر کے
ف قولہ نص یعنی تصریح کی اصبہانی نے مد مع التسہیل کی۔ لفظ ائمہ میں کل قراء کی پانچ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دو وجہ ہوگئیں اوّل تسہیل اُن لوگوں کی جن کو بیان کیا حط حرم غنا میں دوسرے ابدال انہیں مذکورین کے لئے تیسرے ادخال مع التسہیل ابوجعفر کے لئے اور ہجدہ اور ثانی قصص میں اصبہانی کے لئے بھی چوتھے ادخال مع التحقیق ایک وجہ ہشام کی پانچویں تحقیق بغیر ادخال واسطے باقی قراء اور دوسری وجہ ہشام کے لئے بھی۔ اور ادخال مع البدل کسی قاری کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔

اَنْ كَانَ اَعْجَمِیٌّ خُلْفُ مُلِیَا	۹۷	وَالْكُلُّ مُبْدِلُ كَاسْتِی اُوْتِیَا

یعنی اَنْ کَانَ ذَامَالٍ وَّ بَنِیْنَ اور ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ان دونوں کو ابن ذکوان نے بالخلف ادخال مع التسہیل پڑھا ہے جیسا کہ ابوجعفر اور اصبہانی کے لئے مذکور ہوا اور یہ قرآت ابن ذکوان کی جو کہ پہلے بتلائی تھی اس سے زائد ہے کیونکہ پہلے تو شروع باب میں دونوں لفظوں میں صرف تسہیل ثابت ہوئی تھی اور یہاں سے ادخال بھی بالاختلاف ثابت ہوا تو گویا ان کے لئے دو وجہ ہوگئیں ایک تسہیل بغیر ادخال دوسرے تسہیل مع الادخال **قولہ** والکل یعنی کل قراء نے جب ایک کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوں اور ثانی ساکن ہو تو اُس کو ابدال کیا حرف مد سے جیسے آسے۔ آمن۔ اُوتی۔ اُوتمن۔ ایمانا۔ ایت وغیرہ **ف** شاطبیؒ نے اس قاعدہ کو باب الہمز المفرد میں بیان کیا ہے حالانکہ یہ اس باب سے متعلق ہے **قولہ** خلف یعنی اختلاف ہے ابن ذکوان کا ادخال میں نہ کہ تسہیل میں **قولہ** مولیا مشتق ہے ملات الاناء سے کنایہ ہے اس بات سے کہ اختلاف ضعیف نہیں ہے بلکہ صحیح الثبوت ہے فقط

بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَتَيْنِ

جب مصنف ایک کلمہ کے دو ہمزہ کو بیان کر چکا تو اُس کی مناسبت سے تمام ہمزات کا بیان شروع کیا اور دو کلمہ میں دو ہمزہ کے جمع ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اوّل ہمزہ اوّل کلمہ کے آخر میں ہو اور دوسرا ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو اور ان دو ہمزہ کی باعتبار حرکت کے نو صورتیں ہیں اولی مفتوح و مضموم و مکسور اور ثانی بھی ایسی یہ تین کو تین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں ضرب دیں تو نو ہوتیں تین ان میں سے متفق ہیں اور چھ مختلف متفقین یہ ہیں اول و ثانی مفتوح
اول و ثانی مضموم اول و ثانی مکسور اور مختلفین یہ ہیں اول مفتوح و ثانی مضموم و مکسور اول
مضموم و ثانی مفتوح و مکسور اول مکسور و ثانی مفتوح و مضموم یہ سب وجوہات
قرآن شریف میں واقع ہیں مگر آخر کی صورت یعنی اول مکسور و ثانی مضموم یہ نہیں ہے۔

أَسْقَطَ الأُولَى فِي اتِّفَاقٍ زِنْ غَدَا	خُلْفُهُمَا حُزْ وَبِفَتْحٍ بِنْ هُدَى

یعنی جب دو ہمزہ حرکت میں متفق ہوں خواہ مفتوحتین ہوں یا مضمومتین یا مکسورتین ہوں
تو رویس اور قنبل نے بالا اختلاف اور ابو عمرو نے بلا اختلاف پہلی ہمزہ کو گرایا ہے اور قالون
و بزی نے بھی مفتوحتین میں انہیں لوگوں کی موافقت سے بلا اختلاف گرایا ہے۔
ف قولہ خلفہما یعنی قنبل و رویس **قولہ** حز مادہ اس کا حوز ہے بمعنی ملک اور تصرف۔

وَسَهَّلَا فِي الْكَسْرِ وَالضَّمِّ وَفِي	بِالسُّوءِ وَالنَّبِيِّ الإِدْغَامُ اصْطُفِي

یعنی قالون اور بزی جو پہلے شعر میں مذکور ہوئے انہوں نے جب دو ہمزہ مکسور یا مضموم ہوں
تو پہلے ہمزہ میں تسہیل بین بین کی ہے مگر بالسوء الا سورہ یوسف میں اور جو بیوت اور لام جارہ
کے ساتھ ہو سورہ احزاب میں یعنی بیوت النبی اور للنبی ان الفاظ میں پہلے ہمزہ کا تسہیل سے ادغام
پسندیدہ ہے اور تسہیل بھی جائز ہے موافق قاعدہ کے **ف قولہ** اصطفی یعنی اختیار کیا گیا
ادغام اس سے معلوم ہوا کہ تسہیل بھی جائز ہے موافق قاعدہ کے اگرچہ غیر مختار ہو اور النبی
میں تسہیل اور ادغام صرف قالون کی قرأت پر ہے بزی کی قرأت پر نہیں ہے کیونکہ کل قراء
النبی میں یا مشدد پڑھتے ہیں ہمزہ کوئی نہیں پڑھتا سوا قالون کے۔ اور ایک یہ بھی جاننا چاہئے
کہ یہ اسقاط اور تسہیل اور ادغام وغیرہ جو کچھ اس باب میں بتلایا ہے یہ سب حالت
وصل میں ہیں۔ اگر پہلی ہمزہ پر وقف کریں تو کوئی بھی تخفیف وغیرہ نہیں کریں گے خالص
ہمزہ پر وقف کرینگے۔

وَسَهَّلَ الأُخْرَى رُوَيْسٌ قُنْبُلُ	وَرْشٌ وَثَامِنٌ وَقِيلَ تُبْدَلُ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس شعر سے متفقین کی دوسری ہمزہ کا قاعدہ شروع ہوا یعنی متفقین ہیں تو دوسری ہمزہ کی تسہیل بین بین رویس وقنبل اور ورش نے دونوں طریق سے اور آٹھویں قاری ابوجعفر نے کی ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ قنبل اور ازرق کے لئے خالص حرف مد سے ابدال بھی ہے پس مفتوح ہو تو الف سے اور مضموم ہو تو واؤ سے اور مکسور ہو تو یا سے۔

ف رویس اور قنبل کے لئے ایک وجہ سب سے پہلے شعر میں مذکور ہو چکی یعنی پہلی ہمزہ کا اسقاط بالخلف تو دوسری وجہ خلف کی یہ ہی ہے کہ اول کا اسقاط نہ ہو بلکہ ثابت رکھیں مگر ثانی ہمزہ کی تسہیل کر دیں اور قنبل کے لئے ایک تیسری وجہ یہ بھی نکلی کہ حرف مد سے ثانی کا ابدال بھی جائز ہے۔ گویا قنبل کے لئے تین وجہ ہو گئیں اور رویس کے لئے دو وجہ ہوئیں اور ورش کے لئے بطریق ازرق بھی دو نکلیں ایک تسہیل دوسرے ابدال حرف مد سے۔ اور بطریق اصبہانی ورش کے لئے مثل ابوجعفر کے تسہیل ہی رہے گی۔

مَدًّا أَتَىٰ جُودًا وَعَنْهُ هَٰٓؤُلَا	۹۸	إِنْ وَالْبِغَا إِنْ كَسْرِ يَاءٍ أَبْدِلَا

یعنی خالص حرف مد سے قنبل کے لئے اور ازرق کے لئے ابدال بھی کہا گیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا **قولہ** وعنہ الخ یہاں سے خالص دو لفظوں میں تیسری وجہ ازرق کے لئے علاوہ دو وجہ مذکورہ کے اور بیان کرتے ہیں وہ یہ کہ ازرق نے ہٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ سورہ بقرہ میں اور وَالْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ سورہ نور میں ان دونوں لفظوں میں ثانی ہمزہ کو یاء مکسورہ سے بھی ابدال کیا ہے تیسری وجہ میں **ف** بعض نے مثل شاطبی کے یاء مختلس الکسر سے ابدال لکھا ہے ان دونوں لفظوں میں مگر مصنف رح نے عبارت مطلق لکھی کہ کامل الکسر اور مختلس الکسر دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔ **قولہ** وعنہ یعنی ورش بطریق ازرق **قولہ** ابدال یعنی بدل تو اسے قاری یاء مکسورہ سے۔

حِرْمٌ حَوَىٰ عَنَّا وَمِثْلَ السُّوْءِ اِنْ	۹۹	وَعِنْدَ الِاخْتِلَافِ الْاُخْرَىٰ سَهِّلَنْ

جب مصنف رح متفقین کے بیان کو ختم کر چکے تو مختلفین کو شروع کیا **قولہ** وعند الخ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جب دو ہمزہ مختلف الحرکت ہوں تو دوسری ہمزہ کی تخفیف مطلقاً نافع وابن کثیر وابوجعفر ا
عمرو ورویس کرتے ہیں۔ تخفیف مطلقاً کا یہ مطلب ہے کہ تخفیف عام ہے خواہ تسہیل
بین بین سے ہو یا ابدال سے۔ اب آگے دمثل السؤران سے اُس تسہیل کی کیفیت کو بیان
کرتے ہیں کہ کیسی تسہیل ہوگی وہ یہ ہے کہ اوّل ہمزہ مضموم ہو اور ثانی مکسور تو ثانی کا واو
مکسور سے ابدال اور تسہیل کالیا بین بین دونوں جائز ہیں۔

نواو او کالیا وکالسماء او		تشاء انت فبالابدال وعوا

یعنی مثل سؤران میں واو خالص مکسور سے ابدال اور تسہیل کالیا دونوں ہیں جیسا کہ مذکور
ہوا **قولہ** کالسماء او یعنی اول مکسور ثانی مفتوح اور اوّل مضموم ثانی مفتوح میں ساتھ
اصل کے یاد کیا قراءت نے جیسے کہ السماء او اس میں ثانی کو یا سے بدلیں گے اور تشاء
امت میں واو سے بدلیں گے باقی تین صورتیں رہیں ایک تو قرآن میں نہیں ہے جیسا کہ مقدم
والی یعنی اول مکسور ثانی مضموم اور دو قرآن میں ہیں یعنی اول مفتوح ثانی مکسور جیسے ام کنتم
شہداء إذا اور اوّل مفتوح ثانی مضموم جیسے کلما جاء امۃ ان دونوں میں تسہیل بین بین ہوگی
جیسے کہ اصلی قاعدہ ہے کہ جب مطلق تسہیل لکھیں تو بین بین قریب مراد ہوتی ہے۔
قولہ وعوا یعنی یاد کیا فقط

بَابُ الْهَمْزِ الْمُفْرَدِ

ہمزہ مفرد کی تخفیف تین طرح کی ہوتی ہے ایک ابدال سے دوسرے نقل حرکت سے
تیسری سکتہ سے اس جگہ صرف ابدال کی تخفیف کو بیان کرتے ہیں اور اس کی پھر دو
صورتیں ہیں اول ابدال ساکن ہمزہ کا دوسرے متحرک کا اوّل ساکن کا ابدال بیان کرتے
ہیں اس کے بعد متحرک کا بیان کریں گے۔

وکل همز ساکن ابدل حذا		خلف سوی ذی الجزم والامر کذا

یعنی ابوعمرو دونوں روایتوں سے بالاختلاف ہر ہمزہ ساکن کو موافق حرکت ماقبل کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حرف مد سے بدلتے ہیں سوا اس ہمزہ کے کہ جو حالت جزمی یا امر کی وجہ سے ساکن ہو ف قولہ سوی یعنی سوائے ہمزہ مجزوم کے اور یہ ایک یشأ میں ہے دس جگہ اور نشأ تین جگہ اور تسؤ تین جگہ اور ننسأہا و یہیئ لکم اور ام لم ینبأ ایک ایک جگہ قولہ والامر یعنی سوا اس کے جو ہمزہ بوجہ امر کے ساکن ہو اور وہ یہ ہیں ایک انبئہم میں ارجئہ دو جگہ اور نبئنا اور نبئ عبادی ایک ایک جگہ اور نبئہم دو جگہ اور اقرأ تین جگہ اور ہیئ لنا ایک جگہ قولہ کذا اس کو آئندہ شعر سے تعلق ہے۔ مانع ابدال پانچ ہیں ایک امر دوسرے جزم جیساکہ مذکور ہوئے تیسرے ایک لغت سے دوسرا لغت ہو جاتا ابدال کی وجہ سے چوتھے التباس لازم آنا۔ پانچویں ثقل ہونا ابدال کی وجہ سے یہ تینوں موانع آئندہ بیت کے شرح میں آویں گے۔

مُؤْصَدَةٌ رِئْيًا وَتُؤْوِي وَلِفَا	٢٢٢	فِعْلٍ سِوَى الْإِيوَاءِ الْأَزْرَقُ اقْتَفَى

یعنی جیساکہ مجزوم اور امر مستثنیٰ ہے ایسا ہی لفظ مؤصدۃ مستثنیٰ ہے کیونکہ یہ مہموز ہے اور ابدال کرنے سے معتل بن جاوے گا جو کہ دوسرا لغت ہے اور رئیا بھی کیونکہ ابدال کرنے سے ریا مضاعف کے مشابہ ہو جاوے گا اور تؤوی بھی کیونکہ ابدال کرنے کے بعد اجتماع مثلین کی وجہ سے ثقل ہو جاوے گا۔ قولہ ولفا الخ یعنی جو ہمزہ ساکنہ فعل میں فاء کلمہ کی جگہ واقع ہو تو ورش نے بھی بطریق ازرق ابدال کرنے میں ابو عمرو کی موافقت کی ہے مگر باب الایواء کے تمام صیغہ مستثنیٰ ہیں جیسے تؤوی۔ تؤوی۔ مأوی۔ فأووا وغیرہم۔

ف قولہ اقتفی اسا تبع و اختیار۔

وَالْأَصْبَهَانِي مُطْلَقًا لَا كَأْسُ	٢٢٣	وَلُؤْلُؤًا وَالرَّأْسِ رِئْيًا بَأْسُ

یعنی اور اصبہانی مطلقا خواہ اسم ہو یا فعل عین کلمہ ہو یا فاء ولام سب جگہ ہمزہ ساکن کو حرف مد سے بدلتے ہیں مگر لفظ کأس اور رأس اور لؤلؤا خواہ معرف ہو یا منکر اور رئیا اور بأس ان اسماء میں نہیں بدلتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تُؤوِی وَمَا يَجِیءُ مِن نَبَأتُ	هِيِّئْ وَجِئْتُ وَكَذَا قَرَأْتُ

یعنی تُؤوی اور تؤویہ فقط اور وہ تمام صیغہ جو نبأت سے آویں جیسے نبأتکما۔ ام لم ینبأ وغیرہ اور وہ تمام صیغہ جو ہیّئ سے آویں یعنی ہیّئ اور یہیّئ فقط اور وہ تمام صیغہ جو جئت سے آویں جیسے جئنا کم وجئتمونا وغیرہ اور وہ تمام صیغہ جو قرأت سے آویں جیسے قرأت قرأنا ان سب افعال میں بھی اصبہانی ابدال نہیں کرتے **ف** مصنف نے اس شعر میں اصبہانی کے مستثنیات افعال بیان کئے ہیں اور اس سے پہلے شعر میں اسماء بیان کئے تھے۔

وَالْكُلَّ ثِقْ مَعْ خُلْفِ نَبِّئْنَا وَلَنْ	يُبْدَلَ أَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْهُمْ اِذَنْ

یعنی ابوجعفر ہر ایک ہمزہ ساکنہ کو بدلتے ہیں ابوعمرو اصبہانی کے مستثنیات وغیر مستثنیات سب کو مگر نبئنا بتاویلہ جو سورہ یوسف میں ہے اس میں خُلف ہے ابدال و ترک ابدال دونوں جائز ہیں انبئہم اور نبئہم بالکل مستثنی ہیں ان میں بلا اختلاف ترک ابدال ہے۔

ف قولہ ثق یعنی ابوجعفر کیلئے ابدال کر تو اس حال میں کہ تو اعتبار کرنے والا ہو اس کی صحت کا **قولہ** اذن یعنی باوجودیکہ تمام جگہ ابوجعفر کے لئے ابدال ہے مگر اب بھی ان دو کلموں میں ابدال نہیں ہے۔ لفظ اذن ظرف ہے بمعنی اب۔ اور لفظ تؤوی میں جب ابوجعفر ابدال کرینگے تو واو کو پڑھینگے بغیر ادغام کے۔

وَافَقَ فِی مُؤْتَفِكٍ بِالْخُلْفِ بَرْ	وَالذِّئْبَ جَانِبِهِ رَوَى اللُّؤْلُؤْ صِرْ

اس شعر سے وہ الفاظ بیان کرتے ہیں جس میں خلاف قاعدہ بعض لوگ ابدال کرنے والوں کے ابدال میں موافق ہو گئے ہیں اور وہ یہ ہیں لفظ مؤتفکۃ تمام میں قالون نے ابدال والوں کی بالاختلاف موافقت کی ہے ابدال میں اور لفظ الذئب میں ورش نے بطریق ازرق و کسائی اور خلف بزار نے ابدال میں موافقت کی اور لفظ اللؤلؤ میں شعبہ نے موافقت کی خواہ معرف ہو یا منکر **ف قولہ** اللؤلؤ الف لام عہد خارجی کے لئے ہے یعنی وہ اللؤلؤ جس کو اصبہانی نے مستثنی کیا ہے اور عام ہے کہ معرف ہو یا منکر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَبِئْسَ بِئْرٍ جُدْ وَرُءْيَا فَادَّغِمْ	٢٢١	كَالَاَّتْنَا رِئْيًا بِهٖ ثَاوٍ مُّلِمْ

یعنی بئس اور بئر میں ورش نے بطریق ازرق ابدال میں موافقت کی اُن لوگوں کی اور لفظ رؤیا میں کل قرآن شریف میں ابوجعفر نے موافقت کی مگر بعد ابدال کے ادغام بھی کیا پس یا مشدد ہوگی بعد را کے اور لفظ رئیا میں قالون و ابوجعفر و ابن ذکوان نے اُن لوگوں کی ابدال میں موافقت کی اور بعد ابدال کے ادغام بھی کیا ہے مثل رؤیا کے۔

ف **قولہ** جد بمعنی تکرم **قولہ** بہ مرجع اس کا ابدال ہے **قولہ** ثاو بمعنی مقیم **قولہ** ملم اسم فاعل بمعنی نازل۔

مُؤْصَدَةٌ بِالْهَمْزِ عَنْ فَتًى حِمًا	٢٢٢	ضِئْزَى دَرَى يَأْجُوجَ مَأْجُوجَ نَمَا

یعنی لفظ موصدۃ کو حفص و حمزہ و خلف بزار و ابوعمرو و یعقوب نے ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے اور باقی قراء نے ابدال کیا ہے اور لفظ ضیزی کو ابن کثیر نے ہمزہ سے پڑھا ہے اور باقی نے ابدال کیا ہے اور یاجوج و ماجوج کو عاصم نے ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے اور باقی نے ابدال کیا ہے۔ ف **قولہ** نما اے کثیر۔

وَالْفَاءُ مِنْ نَحْوِ يُؤَدِّهٖ أَبْدِلُوا	٢٢٣	جُدْ ثِقْ يُؤَيِّدْ خُلْفُ خُذْ وَيُبْدَلُ

جب مصنف رحمۃ اللہ ہمزہ ساکن کے ابدال سے اور تحقیق سے فارغ ہوئے تو ہمزہ متحرک کا بیان شروع کیا اور اس کی دو صورتیں ہیں قبل اس کے متحرک ہوگا یا ساکن۔ متحرک کی چھ صورتیں ہیں اوّل مفتوح قبل اُس کے مضموم دوسرے مفتوح بعد مکسور کے تیسرے مضموم بعد مکسور کے چوتھے مضموم بعد مفتوح کے پانچویں مکسور بعد مکسور کے چھٹے (٦) مفتوح بعد مفتوح کے۔ ایک ساتویں صورت ہے یعنی مکسور قبل اُس کے مفتوح اس میں مصنف کے طریق سے کچھ نہیں ہے باقی چھ کو بیان کرتے ہیں اور ہمزہ متحرک سے پہلے اگر ساکن ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں یا تو الف ہوگا جیسے [illegible] وغیرہ اور یا یا [illegible] وغیرہ اور یا زائدہ یا اصلی جیسے جزاء وغیرہ۔ اب اوّل مصنف ہمزہ متحرک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قبل کو بیان کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں **قولہ** فالفاء الخ یعنی ہمزہ فا کلمہ کی جگہ واقع ہو فعل میں اور مفتوح ہو بعد مضموم کے تو واو سے بدلینگے ابو جعفر اور ورش بطریق ازرق جیسے یؤدہ۔ مؤجلا۔ یؤاخذ وغیرہم مگر لفظ یؤید میں جہاں جہاں واقع ہو عیسے ابن وردان اختلاف کرتے ہیں ابدال اور تحقیق میں باقی ابن جماز اور ورش بطریق ازرق بلا خلاف ابدال کرتے ہیں۔ **قولہ** ویبدل یعنی ورش بطریق اصبہانی بھی ابدال کرتے ہیں مثل ابو جعفر کے یؤدہ وغیرہ میں جیساکہ آئندہ شعر میں معلوم ہوگا **ف قولہ** والفاء اس سے احتراز ہے عین کلمہ سے جیسے فؤاد اور لام **کلمہ** سے جیسے کفوا **قولہ** جدثق یعنی ہو تو سخی اور اعتماد کرنے والا اللہ پر **قولہ** ویبدل اس کو آئندہ شعر سے تعلق ہے۔

لِلْاَصْبَهَانِیْ مَعْ فُؤَادِ اِلَّا ۲۱۰	مُؤَذِّنٌ وَاَزْرَقُ لِیَلَّا

یعنی اصبہانی بھی ابدال کرتے ہیں فا فعل کو مثل ازرق کے اور فؤاد کی ہمزہ کو بھی اگرچہ عین میں سے **قولہ** وازرق یعنی ورش بطریق ازرق لیلا کی ہمزہ کو یا سے بدلتے ہیں **ف** اس لفظ لئلا سے ہمزہ مفتوح ماقبل مکسور شروع ہوئے۔

وَشَانِئَكَ قُرِیْ نُبَوِّیْ اسْتُهْزِیَا	بَابُ مِائَةٍ فِئَةٍ وَخَاطِئَةٍ رِئَا

یعنی ابو جعفر جو کہ دوسری بیت کے شروع میں آدیں گے ان سب الفاظ میں ابدال کرتے ہیں یعنی لفظ شانئک ہو الابتر + در قرئ اور لنبوئنهم اور استہزئ اور باب مائۃ فئۃ یعنی خواہ مفرد ہو یا تثنیہ جیسے مائۃ مائتین فئۃ فئتین اور باب خاطئۃ یعنی خواہ معرف ہو یا منکر اور رئاء اور لیبطئن جو آئندہ شعر کے شروع میں ہے۔

لَیُبَطِّئَنَّ ثُبْ وَخِلَافُ مُوَطِّیَا ۲۱۱	وَالْاَصْبَهَانِیْ خُوْقَالَا خَاسِیَا

یعنی لیبطئن سورہ نساء میں اور آٹھ الفاظ جو کہ اوپر کے شعر میں گذرے ان سب میں ابو جعفر تو کو یا سے بدلتے ہیں۔ اور لفظ موطئا سورہ توبہ میں اس میں ابو جعفر کا اختلاف ہے۔ **قولہ** والاصبہانی الخ یعنی اصبہانی اور وہ ابو جعفر دونوں نے ابدال کیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خاسئا سورہ ملک میں اور ملئت سورہ جن میں اور ناشئۃ سورہ مزمل میں بلا اختلاف گویا ابوجعفر کے ساتھ اصبہانی بھی ان تین الفاظ میں شریک ہو گئے **ف قولہ** ثب ای ارجع الی ابدال ہذہ الکلمات **قولہ** وہو یعنی ابوجعفر۔

مُلِی وَنَاشِئَہ وَزَادَ فَبِأَیْ	۲۱۳	بِالْفَا بِلَا خُلْفٍ وَخُلْفُہٗ بِأَیْ

یعنی ملئت اور ناشئۃ میں ابوجعفر اور اصبہانی نے ابدال کیا ہے جیسا کہ اوپر کے شعر میں مذکور ہوا **قولہ** وزاد الخ یعنی اصبہانی ابوجعفر سے بڑھ گئے اور تنہا رہ گئے فبای کے ابدال میں جو بالفاء ہو بلا اختلاف اور بای جو بلا فاء ہو جیسے بای ارض وغیرہ اس میں اختلاف ہے یعنی ابدال بھی اور ترک ابدال بھی۔ خلاصہ یہ ہوا کہ صرف اصبہانی فبای میں ابدال کرتے ہیں اگر فاء کے ساتھ ہو تو بلا خلف جیسے فبای آلاء ربکما اور جو بلا فاء ہو تو اس میں ابدال خلف سے جیسے بای ارض۔

وَعَنْہُ سَہِّلْ اطْمَأَنَّ وَکَأَنْ	۲۱۴	أُخْرٰی فَأَنْتَ فَأَمِنْ لَأَمْلَأَنْ

یہاں سے ہمزہ مفتوح ماقبل مفتوح کو بیان کرتے ہیں یعنی اسی اصبہانی کے لئے تسہیل بین بین کر تو اطمأنّ اور کأنّ میں خواہ مشدد ہو جیسے کأنما یا مخفف ہو جیسے کأن لم تغن اور نیز تسہیل بین بین کر تو دوسری ہمزہ کی أفأنت۔ أفأنتم۔ أفأمن۔ لأملأن میں

أَصْفَا رَأَیْتَہُمْ رَآہَا بِالْقَصَصْ	۲۱۵	لَمَّا رَآہُ وَرَآہُ النَّمْلُ خُصْ

یعنی ایسے ہی تسہیل کی ہے دوسری ہمزہ کی أفأصفاکم میں (اس سے وأصفاکم زخرف والا نکل گیا) اور رأیتہم لی ہیں اور رآہا تہتز میں جو سورہ قصص میں ہے اور لما رآہ اور فلما رآہ مستقرا دونوں نمل میں ان سب میں نیز تسہیل کی ہے اصبہانی نے **قولہ** خص یعنی ان دو شعر مذکورہ کے الفاظ اور آئندہ شعر کے الفاظ مخصوص ہیں تسہیل کیلئے یا یہ معنی کہ یہ الفاظ اصبہانی ہی کیلئے خاص ہیں۔

أَرَأَیْتَہُمْ تَعَجَّبْ رَأَیْتَ یُوسُفَا	۲۱۶	تَأَذَّنَ الْأَعْرَافِ بَعْدُ اخْتُلِفَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی وہ رائیتم کہ جو تعجب کے ساتھ ہو اور رایت احد عشر کو کیا سورہ یوسف میں اور واذ تاذن سورہ اعراف میں ان سب میں نیز اصبہانی تسہیل کرتے ہیں اور بعد اعراف کے جو سورہ ابراہیم میں واذ تاذن ربکم آیا ہے اس میں اصبہانی کا تسہیل و تحقیق میں اختلاف ہے۔

وَالْبَزِّ بِالْخُلْفِ لَاَعْنَتَ وَفِی	کَائِنْ وَاِسْرَائِیْلَ ثَبْتٌ وَاحْذِفْ

اس کا عطف تسہیل پر ہے یعنی لاعنتکم سورہ بقرہ میں اختلاف بزی کے لئے تسہیل و تحقیق میں اور لفظ کائن اور اسرائیل میں ابوجعفر نے تسہیل بین بین کی ہے **ف** کائن قرأت ابوجعفر کی قرات پر بالالف ہے اور بعد اس کے ہمزہ مکسور بلا یاء کے ہے یعنی کائن۔ ان دو لفظوں میں ہمزہ متحرک اور ما قبل اس کے الف ساکن کی صورت ہے۔ **قولہ** ثبت یعنی ثابت ہوئی تسہیل ابوجعفر کے لئے **قولہ** واحذف اس کو آئندہ شعر سے تعلق ہے۔

کَمُتَّکُوْنَ اسْتَهْزِءُوْا لِيُطْفِئُوْا اثْمَدْ	صَابُوْنَ صَابِیْنَ مُدًّا مُنْشُوْنَ خُذْ

یعنی جب ہمزہ مضموم ہو اور ما قبل مکسور ما بعد واؤ ہو تو ہمزہ کو بوجہ کسرہ ما قبل کے یاء سے بدلیں گے پھر چونکہ ضمہ یاء پر ثقیل ہے ما قبل کی حرکت دور کرکے یاء کی حرکت نقل کرکے ما قبل کو دیں گے بعد اس کے بوجہ اجتماع ساکنین کے یاء کو گرادیں گے جیسے متکئون قل استہزءوا۔ ان لیطفئوا وغیرہ اور یہ حذف ابوجعفر کیلئے ہے اس طرح متکؤن۔ قل استہزوا۔ ان لیطفوا اور الصابئون اور الصابئین میں ابوجعفر اور نافع دونوں حذف کرتے ہیں اس طرح الصابون الصابین اور منشون کہ قاعدہ کے موافق ابوجعفر کا حذف ہے مگر انکے ایک راوی یعنی حذف کرتے ہیں بلا اختلاف (اور ابن جماز جو کہ دوسرے راوی ہیں ابوجعفر کے وہ اپنے قاعدہ کے موافق حذف کرینگے بلا اختلاف **ف** الصابئین میں ہمزہ مکسور ما قبل مکسور اور ما بعد یاء کی صورت ہے اس میں حذف ہمزہ کا اس صورت سے ہے کہ ہمزہ کو یاء سے خلاف قیاس بدلا بعد اس کے کسرہ یاء پر ثقیل تھا گرادیا اجتماع ساکنین سے یاء کو گرادیا **قولہ** منشون ابن جماز کا حذف اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں اس سورت سے معلوم ہوا کہ اوپر قاعدہ لکھ چکے ہیں کہ متکئون کے مثل جس جگہ بھی ہمزہ مضموم ہو اور ماقبل مکسور اور مابعد واؤ ہو تو ابوجعفر حذف کرتے ہیں لہذا معلوم ہوا کہ عیسیٰ سے تو اختلاف کیا مگر ابن جماز اپنے اصل پر ہیں **قولہ** ثمد بمعنی قلیل باقی۔

خُلْفًا وَمُتَّكِينَ مُسْتَهْزِينَ ثُلْ	۲۹	وَمُتَّكًا تَطُوا يَطُوا خَاطِينَ وَلْ

یعنی عیسیٰ کلام نحن المنشئون میں بالاختلاف حذف ہے۔ **قولہ** متکئین الخ یعنی متکئین اور مستہزءون میں جو ہمزہ مکسور ماقبل مکسور اور مابعد یاء ہے اسکو بھی ابوجعفر حذف کرتے ہیں۔ **قولہ** ومتکا میں ہمزہ مفتوح ماقبل مفتوح جو متکئا میں ہے اس کو اور تطئوا یطئون میں جو ہمزہ مضموم ماقبل مفتوح ہے اور خاطئین میں جو ہمزہ مکسور ماقبل کسرہ ہے معرف ہو یا منکر جعفر نے خلاف قیاس حذف کیا ہے **ف قولہ** ثل یعنی درضع یعنی رکھ دان الفاظ کو ابوجعفر کے لئے حذف کے واسطے **قولہ** ول من ولاء الامر لذا قلدہا والمخفف من الخاطئین المعرف یعنی ابو جعفر نے ان الفاظ کو حذف متابعۃ کیا ہے اور لام کلمہ اسکا ضرورت شعری سے گر گیا۔ **ف** ہمزہ مضموم ماقبل مکسور کے علاوہ تمام ہمزہ خلاف قیاس گرائی گئیں ہیں قول خاطئین ول ای المنکر والمعرف حیث وقع

أَرَيْتَ كُلًّا رُمْ وَسَهِّلْهَا مَدًا		هَا أَنْتُمْ حَازَ مَدًا أَبْدِلْ جَدَا

یعنی وہ رأیت کہ جس پر ہمزہ استفہام داخل ہو یعنی أرأیت) کل قرآن میں تو اس کی ثانی ہمزہ کو کسائی حذف کرتے ہیں (اس طرح أریت) اور نافع۔ ابوجعفر اسی لفظ اریت کی دوسری ہمزہ میں تسہیل بین بین کرتے ہیں۔ اور لفظ ہاانتم میں صرف ابوجعفر و نافع و ابوعمرو تسہیل کرتے ہیں اور ورش بطریق ازرق دو لفظوں میں یعنی أرأیت اور ہاانتم کی ہمزہ میں بالخلف ابدال بھی کرتے ہیں علاوہ تسہیل مذکورہ کے اور باقی تحقیق کرتے ہیں **ف قولہ** رم یعنی قصد کر تو کسائی کے حذف کا **قولہ** جدا بمعنی غنی یعنی ازرق ابدال کی قرأت حاصل کرکے غنی ہو گئے۔

بِالْخُلْفِ فِيهِمَا وَيَحْذِفُ أَلِفْ	۳۰	وَرْشٌ وَقُنْبُلٌ وَعَنْهُمَا اخْتُلِفْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی ورش بطریق ازرق بالاختلاف دونوں لفظوں میں ابدال کرتے ہیں الف سے۔
قولہ ویحذف الخ یعنی ہا انتم میں ہا۔ کے الف کو ورش دونوں طریق سے اور قنبل بھی حذف کرتے ہیں مگر بالاختلاف **ف قولہ** وعنہما یعنی ورش وقنبل سے ہا انتم میں اختلاف ہے حذف الف میں اور اثبات میں دونوں جائز ہیں۔ اور اس میں ازرق کے لئے تین وجہ ہیں تسہیل ہمزہ مع اثبات الف اور حذف الف اور ابدال ہمزہ مع حذف الف۔ اور اصبہانی کی بھی وہی دو وجہ بعینہ ہیں جو ازرق کی پہلی دو ہیں اور قنبل کی بھی وہی دو ہیں مگر تحقیق ہمزہ کے ساتھ اور قالون وابوجعفر وابوعمرو کی ایک وجہ ہے جو کہ ازرق کی پہلی وجہ تھی اور باقی قراء کے لئے تحقیق ہمزہ مع اثبات الف ہے اور مد منفصل میں جس کا طول توسط قصر کا قاعدہ ہے۔ موافق قاعدہ کے مد کریں گے مگر جن کے لئے ہمزہ کی تسہیل اور اثبات الف ہے اور منفصل میں مد ہے ان کے لئے ہمزہ کی تغیر کی وجہ سے قصر اور مد دونوں جائز ہیں اور اولیٰ مد ہے کیونکہ ہمزہ کا اثر باقی ہے۔

غَيْرَ ظُبًى بِهٖ زَكَا وَالْبَدَلْ	وَحَذْفُ يَا اللَّائِى سَمَا وَسَهَّلُوْا

یعنی اللائی سورہ احزاب اور مجادلہ اور طلاق میں نافع وابن کثیر وابوعمرو وابوجعفر ویعقوب نے یاء کو حذف کیا ہے اور انہوں نے تسہیل وتحقیق میں اختلاف کیا ہے اس طرح کہ یعقوب اور قنبل اور قالون نے تحقیق کی ہے اور ان کے سوا یعنی ورش اور ابوجعفر اور بزی اور ابوعمرو نے تسہیل کی ہے **قولہ** والبدل اس کو آئندہ شعر سے تعلق ہے۔
ف قولہ وسہلوا یعنی مدلول سما نے تسہیل کی ہے مگر جن کو کہ مستثنیٰ کیا ہے لفظ غیر سے انہوں نے تسہیل نہیں کی بلکہ تحقیق کی ہے۔

وَبَابَ يَيْأَسِ اقْلِبَ ابْدِلْ خُلْفُ هُبْ	سَاكِنَةَ الْيَا خُلْفُ هَادِيهِ حَسَبْ

یعنی ابدال یاء ساکنہ سے ہے بالاختلاف بزی وابوعمرو کے لئے کیونکہ ان کی قرأت میں یاء کا حذف تو پہلے ہی سے ہے اب ہمزہ کا بھی یاء ساکنہ سے ابدال بالخلف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوگا اس طرح وَاللَّآئِي تو دوسری وجہ خلف ان کے لئے تسہیل ہے جیسا کہ اوپر کے شعر میں مذکور ہوا خلاصہ یہ ہوا کہ اس میں کل قراء کی چار وجہ ہوئیں اس طرح ایک اللائِی ہمزہ مع الیاء ابن عامر و عاصم و حمزہ و کسائی و خلف بزار کے لئے دوسری واللاءِ ہمزہ بغیر یاء بالتحقیق قالون و قنبل و یعقوب کے لئے تیسری وَاللّآءِ ہمزہ بغیر یا بالتسہیل ورش وابو جعفر کے لئے اور ایک وجہ میں بزی وابو عمرو کے لئے بھی چوتھی واللّآ یْ ہمزہ یاء ساکنہ سے بدلی ہوئی دوسری وجہ میں بزی وابو عمرو کیلئے) اور دوسری وجہ اختلاف کی تسہیل ہے جیسا کہ ابھی مذکور ہوا **قولہ** وباب الخ یعنی ہر وہ لفظ کہ یَئِسُ کے مادہ سے ہو جیسے وَلَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ اور حتی اذا استیئس الرسل ان سب الفاظ میں بزی نے قلب مکانی کیا ہے بالاختلاف یعنی یاء ساکن کی جگہ ہمزہ کو ساکن کرکے لائے اور یاء کو متحرک کرکے ہمزہ کی جگہ لائے اس کے بعد ہمزہ ساکن کو ابدال کیا ہے الف سے اور دوسری وجہ اختلاف کی مثل باقیین کے ہے یعنی ترک قلب **ف قولہ** ہادیہ یعنی مرشد وہادی مرجع اس کا خلف وابدال دونوں ہو سکتے ہیں **قولہ** حسب بمعنی عدد و قدر بمعنی شمار کر تو خلف کی دوسری وجہ کو **قولہ** ھب یعنی نیند سے چونک کر اٹھنا۔

هَيِّئَةَ اَدْغِمْ مَعْ بَرِيْ مَرِيْ هَنِي	۲۷۴ خَلَفٌ ثَنَا النَّسِيْ غُثْمُرُهُ جَنِي

یعنی کہیئۃ الطیر اور بَرِیْءٌ اور ہَنِیْئًا مَرِیْئًا ان چاروں الفاظ میں ابو جعفر کے لئے ادغام ہے بالخلف (یعنی ہمزہ کو یاء کرکے یاء کا یاء میں ادغام کر دیں گے) اور باقی کے لئے ہمزہ محقق ہے اور ابو جعفر کیلئے بھی دوسری وجہ میں **قولہ** النسیئ یعنی انما النسیئ میں ابو جعفر اور ورش بطریق ازرق نے بلا اختلاف ادغام کیا ہے اور باقی نے ہمزہ محقق پڑھا ہے۔ **ف قولہ** ثنا بمعنی کف و صرف ہے۔ **قولہ** ثمرہ جنی یعنی پھل ادغام کا اٹھا تو جنیؐ کے معنی پھل چننے کے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَاثْنَا وَاهْمِزْ يُضَاهُونَ نَدٰى	۲۲۴	بَابَ النَّبِيِّ وَالنُّبُوَّةِ الْهُدٰى

یعنی جُزْءٌ کو ابوجعفر نے ادغام سے پڑھا ہے یعنی حرکت ہمزہ کی نقل کر کے زاء کو دی اور ہمزہ کو گرا کر زاء مشدد پڑھا ہے اور باقی نے مہموز بلا تشدید کے پڑھا ہے **قولہ** واہمز یعنی ہمزہ پڑھو یضاہون میں عاصم کے لئے اور باقی کے لئے حذف ہمزہ اور ہاء مضموم جیسا کہ مصنف نے لکھا ہے اور باب نبی اور نبوۃ یعنی النبیین والنبیون و انبیاء وغیرہ سب کو نافع نے مہموز پڑھا ہے اور باقی نے ادغام سے پڑھا ہے **ف** ابوجعفر کی قرآت پر لفظ جُزًّا کی قراء نے یوں توجیہہ بیان کی ہے کہ جب ہمزہ بعد نقل حرکت کے حذف کر دیا تو زاء پر وقف کیا اور زاء کو مضاعف کیا اُس کے بعد وصل میں بھی وقف کا حکم جاری کیا اور یہ لغت ابن شہاب زہری سے منقول ہے **قولہ** یضاہون عاصم کی قرآت میں ہاء مکسور ہے اور ہمزہ مضموم ہے **قولہ** الہدی یعنی ہدایت یعنی انبیاء اور ان کی نبوت خلقت کے لئے ہدایت تھی۔

ضِيَاءً زِنْ مُرْجَوْنَ تُرْجِي حَقُّ صُحْ	۲۲۵	كَسَا الْبَرِيَّةُ اتْلُ مِزْ بَادِيَ حُمْ

یعنی لفظ ضِیَاءً میں بعد ضاد کے اور قبل الف کے قنبل نے بجائے یاء کے ہمزہ پڑھا ہے اور مُرْجَوْنَ اور تُرْجِيْ میں ابن کثیر نے اور ابوعمرو ویعقوب وشعبہ وابن عامر نے ہمزہ پڑھا ہے اور باقی نے ہمزہ کو یاء سے بدل کر یاء کو بوجہ ثقل ضمہ کے ساکن کیا بعدہٗ مرجون میں یاء کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا اور ترجی میں چونکہ دو ساکن نہیں اسلئے یاء ساکن کو نہیں گرایا خلاصہ یہ ہے کہ باقی مہموز نہیں پڑھتے بلکہ معتل پڑھتے ہیں اور لفظ البریۃ میں نافع وابن ذکوان نے ہمزہ پڑھا ہے اور باقی نے یاء سے بدل کر ادغام کیا ہے اور لفظ بادی الرای میں ابوعمرو نے ہمزہ پڑھی ہے اور باقی نے یاء پڑھی ہے اس طرح بَادِیَ الرَّأْیِ۔

بَابُ نَقْلِ حَرَكَةِ الْهَمْزَةِ إِلَى السَّاكِنِ قَبْلِهَا

اس باب سے ہمزہ مفرد کی دوسری نوع کی تخفیف شروع ہوئی چونکہ یہ نقل کے ساتھ مختص تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس لئے اس کو ہمزہ مفرد کی پہلی نوع سے مؤخر بیان کیا۔

وَانْقُلْ اِلَى الْاٰخِرِ غَيْرَ حَرْفِ مَدٍّ	۲۲۲	لِوَرْشٍ اِلَّا هَا كِتَابِيَهْ اَسَدْ

یعنی ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل ساکن آخر کو دیں گے ورش کے لئے دونوں طریق سے سوا حرف مد کے مگر ہا، کو کتابیہ انی میں حرکت نہ دیں گے اقوی قول پر مطلب یہ ہے کہ اگر ہمزہ ایک کلمہ کے شروع میں ہو اور پہلے کلمہ کے آخر میں ساکن حرف ہو تو ورش کے لئے اس ہمزہ کی حرکت کو ماقبل کو دیں گے اور ہمزہ کو گرا دیں گے بشرطیکہ وہ ساکن حرف مد نہ ہو مگر اس قاعدہ سے کتابیہ انی کو بوجہ ہا، سکتہ ہونے کے مستثنی کیا ہے قوی قول کے موافق اور بعض نے نقل بھی جائز رکھی ہے۔ اور ساکن آخر عام ہے کہ منون ہو یا لام تعریف ہو یا اس کے غیر۔ **ف قولہ** غیر حرف مد یعنی حرف مد اگر ساکن آخر ہوگا تو وہاں نقل نہ ہوگی جیسے قالوآ آمنا وفی انفسکم وغیرہ **ف** شاطبی رح کی عبارت سے حرف لین بھی مستثنی معلوم ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے ساکن صحیح کی قید لگائی ہے حالانکہ حرف لین مستثنی نہیں ہے جیسا کہ مصنف رح نے صراحتہ لکھ دیا کہ صرف حرف مد ہی مستثنی ہے

قولہ اسد ای اولی واقوم من السداد وہوالاستقامۃ۔

وَافَقَ مِنْ اِسْتَبْرَقٍ غَرٌّ وَاخْتُلِفْ	۲۲۳	فِي الْاٰنَ خُذْ وَيُوْنُسٍ بِهٖ خَطِفْ

یعنی رُویس نے ورش کے موافق من استبرق میں نقل کی ہے اور لفظ الآن (جس جگہ بھی قرآن میں واقع ہو) میں عیسیٰ سے بھی بالاختلاف ورش کی موافقت کی ہے مگر صرف سورہ یونس میں بلا اختلاف۔ اور قالون نے بھی مثل عیسیٰ کے بلا اختلاف یونس کے الآن میں ورش کی موافقت کی ہے **ف قولہ** خطف بمعنی اخذ سریعاً **ف** یہ بات ضرور سمجھ لینا چاہیئے کہ نقل کرنے سے قبل کلمہ جس حالت پر تھا بعد نقل کے بھی اُسی پر رہے گا یعنی اگر اجتماع ساکنین کی وجہ سے کوئی حرف علت حذف ہو گیا تھا تو اب بھی بعد نقل اگرچہ اجتماع ساکنین نہیں رہا لیکن پھر بھی وہ حرف علت محذوف ہی رہے گا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جیسے کہ قالوا الآن کہ لام سے قبل واو اجتماع ساکنین سے گر گیا تھا اب بعد نقل کے بھی محذوف ہی رہے گا کیونکہ نقل عارضی ہے اس کا اعتبار نہ کریں گے اور ایسے ہی نقل سے قبل اجتماع ساکنین کی وجہ سے جو حرکت پہلے ساکن کو دیدی تھی اب بعد نقل بھی وہ ہی حرکت اس ساکن کو رہے گی جیسے من الارض کے نون کو فتح بوجہ ساکنین کے دیا تھا اب بھی وہی فتح رہے گا۔

وَعَادَ اِلْاُوْلٰی فَعَادَ اِلُوْلٰی	۲۲۹	مَدًا اَحْمَاهُ مُدْغَمًا مَنْقُوْلًا

یعنی اھلک عاد الاولی کو سورہ نجم میں نافع وابو جعفر وابو عمرو و یعقوب اس طرح پڑھتے ہیں عاد لولی یعنی ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیکر اور تنوین کو لام میں ادغام کرکے پڑھتے ہیں مثل ہدی للمتقین کے۔

وَخُلْفُ هَمْزِ الْوَاوِ فِی النَّقْلِ بُسِمْ	۲۳۰	وَابْدَاِ الْغَیْرِ وَرْشٍ بِالْاَصْلِ اَتَمْ

یعنی قالون کا حالت نقل اور ادغام میں واؤ کو ہمزہ پڑھنے میں اختلاف ہے جمہور مغاربہ نے دونوں طریق سے مہموز پڑھا ہے واؤ کو اور جمہور عراقیین نے واؤ پڑھا ہے مگر جس وقت اصل لفظ کے ساتھ ان کے لئے ابتداء کی جاوے گی تو بلا اختلاف واؤ پڑھینگے مہموز نہ پڑھیں گے اور مہموز پڑھنے کی صاحب اتحاف نے یہ وجہ لکھی ہے کہ جب واؤ سے قبل لام کو ضمہ دیا گیا تو ضمہ کی مجاورت سے واؤ کو ہمزہ پڑھا جیسا کہ لفظ سوق میں قنبل کی قرآت پر **قولہ** وابدا الغیر الخ یعنی ورش کے علاوہ مدنی اور بصری جو قاری ادغام کرنے والے ہیں ان کے لئے جس وقت الاولی سے ابتداء کریں اور عاد سے نہ ملادیں تو اصل لفظ کے ساتھ ابتداء کرنا اولی ہے یعنی لام ساکن اس سے قبل ہمزہ وصل اور بعد ہمزہ مضموم ہو۔ اور جائز دو وجہ بھی ہیں جن میں نقل مع الادغام ہو اور ہمزہ وصل کا حذف و اثبات ہو جیسا کہ آئندہ شعر میں آوے گا **قولہ** اتم بمعنی اقرب واقوی

وَابْدَاْ بِهَمْزِ الْوَصْلِ فِی النَّقْلِ اَجَلْ	۱	وَانْقُلْ مَدًا اَرْدًا وَثَبَّتَ اِلْبَدَلْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور شروع میں پڑھنا ہمزہ وصلی کو حالت نقل میں اولی واقوی ہے یعنی جب ہمزہ کی حرکت لام تعریف کو نقل کر کے دیدیں تو ہمزہ وصلی جو کہ لام تعریف سے ماقبل ہے اس کو اس کلمہ سے ابتداء کرتے وقت پڑھنا اقوی ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ ابتداء بسکون چونکہ نہیں ہے تو ہمزہ نہ پڑھو اور یہ قاعدہ عام ہے کسی کلمہ میں ہو جیسے الآخرۃ ۔ الایمان۔ الانسان۔ الاولی وغیرہ **قولہ** والنقل مدا الخ یعنی رِدْاً یُصَدِّقنی سورہ قصص میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے دال کو دے تو اور ہمزہ کو گرادے نافع و ابوجعفر کے لئے مگر ابوجعفر کے لئے تنوین کو حالت وصل میں الف سے بدل دے اور وصل کی قید اس لئے لگائی کہ وقف میں بالاتفاق الف سے بدلتے ہیں خواہ کسی کلمہ میں تنوین ہو **ف** عادا الاولی میں حالت وصل میں تین قرأتیں ہیں ایک تو لفظ اولی کی ہمزہ کی حرکت لام کو دے کر تنوین کا لام میں ادغام کر کے واؤ کے ساتھ پڑھیں اس طرح عَادًا لُّوْلٰی ورش و ابوجعفر و ابوعمر و یعقوب کے لئے اور قالون کے لئے دوسری وجہ میں دوسری یہ کہ ایسے ہی مگر واؤ کو ہموز پڑھیں اس طرح عَادًا لُّؤْلٰی قالون کے لئے پہلی وجہ میں تیسرے یہ کہ نقل و ادغام نہ کریں بلکہ تنوین کو حرکت کسرہ کی دیں اور لام کو ساکن کریں اور اُس کے بعد ہمزہ مضموم پڑھیں اس طرح عَادَ اِۨلْاُوْلٰی مذکورین کے علاوہ باقی قراء کے لئے اور حالت فصل میں یعنی جب الاولی کو عادا سے نہ ملادیں تو پانچ قرآت ہیں اوّل یہ کہ بعد نقل کے مہموز پڑھیں واؤ کو اور شروع میں ہمزہ وصلی کو لادیں اس طرح اَلُؤْلٰی قالون کے لئے دوسری یہ کہ ایسے ہی مگر ہمزہ وصلی نہ لادیں کیونکہ ہمزہ وصلی کو بعد نقل کے ثابت رکھنا اور حذف کرنا دونوں جائز ہیں جیسا کہ مذکور ہوا اس طرح لُؤْلٰی یہ بھی قالون ہی کیلئے دوسری وجہ میں تیسری یہ کہ ہمزہ وصلی کو ثابت رکھیں اور لام کو ساکن پڑھیں اور بعد اُس کے ہمزہ مضموم اس کے بعد واؤ ساکن اس طرح اَلْاُوْلٰی ابن کثیر و ابن عامر و عاصم و حمزہ و کسائی و خلف بزار و ابوجعفر کے لئے اور قالون کے لئے بھی تیسری وجہ میں اور ابوعمرو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعقوب کے لئے پہلی وجہ میں اور دو وجہ ان کی آگے آتی ہیں گویا یہ قرأت علاوہ ورش کے سب قراء کے لئے ہوئی چوتھی یہ کہ نقل کے بعد واؤ کو مہموز نہ پڑھیں بلکہ واؤ ہی پڑھیں اور ہمزہ وصلی کو ثابت رکھیں اس طرح اُلُولی ورش کے لئے پہلی وجہ میں اور ابوعمر و یعقوب کے لئے دوسری وجہ میں پانچویں یہ کہ ایسے ہی مگر ہمزہ وصلی کو حذف کریں اس طرح لُولی ورش کے لئے دوسری وجہ میں اور ابوعمر و یعقوب کے لئے تیسری وجہ میں **قولہ** اجل بمعنی اقوی۔

وَسَلْ رُوِیْ دُمْ کَیْفَ جَا الْقُرَانُ دُمْ	وَمِلْءُ الْاَصْبَهَانِیْ مَعْ عِیْسَی اخْتُلِفْ

یعنی مِلْءُ الْاَرْضِ میں جو سورہ آل عمران میں آیا ہے اس میں اصبہانی و عیسیٰ کا اختلاف ہے بعض سے نقل مروی ہے اور بعض سے ترک نقل۔ اور الارض کی نقل میں اختلاف نہیں ہے اصبہانی بلا اختلاف نقل کرتے ہیں اور عیسیٰ بلا اختلاف ترک نقل کرتے ہیں۔ **قولہ** وسل الخ یعنی اِسْئَلْ صیغہ امر کا جس حالت پر بھی آوے خواہ اس کے ماقبل واؤ ہو یا فاء ہو اور اس کے بعد ضمیر ہو یا نہ ہو اور خواہ صیغہ مفرد کا ہو یا جمع کا کسائی اور خلف بزاز اور ابن کثیر نے اس میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے سین کو دی ہے اور ہمزہ کو گرایا ہے جیسے وسئلهم عن القریة و فاسئلوا اہل الذکر **قولہ** القرآن الخ یعنی قرآن تمام جگہ خواہ معرف ہو یا منکر اس میں ابن کثیر نقل کرتے ہیں **ف** **قولہ** ملء اس لفظ کو جب الارض سے ملا کر پڑھیں تو اصبہانی کے لئے دو قرأتیں ہیں اول و ثانی میں نقل دوسرے یہ کہ اول میں ترک نقل اور ثانی میں نقل اور عیسیٰ کیلئے بھی دو ہیں اول میں اور ثانی میں نقل اور دونوں میں ترک نقل **قولہ** وسل مصنف نے اس لفظ کو مہموز اس لئے تلفظ کیا تاکہ سلہم اہم اس سے نکل جاوے کیونکہ اس میں باتفاق کوئی بھی ہمزہ نہیں پڑھتا۔

بَابُ السَّکْتِ عَلَی السَّاکِنِ قَبْلَ الْهَمْزِ وَغَیْرِہٖ

سکتہ کی تعریف یہ ہے کہ آواز کو بند کر کے تھوڑی دیر وقف سے کم ٹھہر جاوے اور جدید

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سانس نہ لیوے اور اس باب کو نقل سے مؤخر اسلئے بیان کیا کہ اس میں ہمزہ کی تخفیف حقیقت میں نہیں ہوتی بلکہ تحقیق ہی رہتی ہے اور باب وقف حمزہ سے اس لئے مقدم کیا کہ وہ صرف مخصوص ہے وقف کے لئے اور یہ عام ہے وصل و وقف کو۔ اور ہمزہ مفرد کی تیسری قسم تخفیف کی یہی ہے۔

وَالسَّکْتُ عَنْ حَمْزَةٍ فِیْ شَیْءٍ وَّ اَلْ	۱۴۳ وَالْبَعْضُ مَعْهُمَا لَهُ فِیْمَا انْفَصَلْ

امام حمزہ کے لئے سکتہ میں سات قول ہیں چنانچہ سب کو بیان کرتے ہیں اول قول یہ ہے کہ فقط شیٔ اور شیا میں اور لام تعریف میں سکتہ ہے حمزہ کیلئے جیسے الارض وغیرہ اور یہ مذہب ابن غلبون و ابن شریح و ابن بلیمہ وغیرہم کا ہے **قولہ** والبعض الخ یعنی دوسرا قول یہ ہے کہ بعض نے مع شیٔ اور لام تعریف کے حمزہ کے واسطے مفصول عام پر سکتہ نقل کیا ہے اور مفصول عام کا یہ مطلب ہے کہ حرف ساکن اول کلمہ کے آخر میں ہو اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو جیسے قد افلح قل اوحی وغیرہ اور یہ مذہب صاحب عنوان و صاحب تجرید کا ہے اور مفصول خاص یہ ہے کہ لام تعریف کے بعد ہمزہ ہو اور موصول عام یہ ہے کہ ساکن حرف کے بعد ہمزہ ہو ایک کلمہ میں خواہ وہ کوئی کلمہ ہو اور موصول خاص یہ ہے کہ صرف لفظ شیٔ میں حرف ساکن کے بعد ہمزہ ہو۔ ف باب المد والقصر میں مصنف لکھ چکے ہیں کہ لفظ شیٔ میں بعض نے حمزہ کے لئے قائم مقام سکتہ کے مد نقل کیا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ بعض سکتہ کے ناقل یہی لوگ ہیں جن کے یہ دو قول سکتہ کے مذکور ہوئے پس پہلا قول جو کہ ابن غلبون وغیرہ کا ہے اس کی دو شقیں ہیں ایک تو شیٔ اور ال دونوں میں سکتہ ہووے دوسرے یہ کہ شیٔ میں مد ہو اور ال میں سکتہ ہو اور دوسرے قول کی بھی دو شقیں ہو گئیں ایک تو شیٔ اور ال و منفصل تینوں میں سکتہ دوسری یہ کہ شیٔ میں مد اور ال و منفصل میں سکتہ۔

وَالْبَعْضُ مُطْلَقًا وَّ قِیْلَ بَعْدَ مَدْ	۱۴۴ وَلَیْسَ عَنْ خَلَّادٍ السَّکْتُ اطَّرَدْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تیسرا قول یہ ہے کہ بعض نے حمزہ کے لئے سکتہ عام نقل کیا ہے خواہ ہمزہ و ساکن ک ۳
حرف ایک کلمہ میں ہو جیسے قرآن و مسئولا یا دو کلمہ میں ہوں جیسے قل اوحی اور یہ مذہب
ابن سوار و ابو علی البغدادی و ابو العز القلانسی وغیرہ کا ہے قولہ وقیل بعد مد یعنی بعض نے ک ۴
کہا کہ حرف مد کے بعد بھی سکتہ ہے عام ہے کہ مد منفصل ہو جیسے قالوا آمنا یا متصل ہو جیسے
الملٰئکۃ اس عبارت سے مصنف نے چوتھا و پانچواں قول بیان کیا یعنی چوتھا قول یہ
کہ مد منفصل پر مع شئی اور ال اور کلمہ اور کلمتین کے سکتہ کیا جاوے اور یہ مذہب ہمدانی
وغیرہ کا ہے اور پانچواں قول یہ ہے کہ ان سب میں بھی اور مد متصل میں بھی سکتہ کیا ک ۵
جاوے اور یہ مذہب ابو بکر شذائی و ہذلی کا ہے قولہ ادریس الخ یعنی نہیں واقع ہوا
خلاد سے سکتہ کسی جگہ قرآن میں مصنف اس سے چھٹا قول بیان کرتے ہیں کہ حمزہ کے
لئے خلاد سے بعض طرق میں بالکل ہی سکتہ نہیں تمام قرآن میں بلکہ صرف ترک سکتہ
ہی سے ہے اور یہ مذہب فارس بن احمد و ابن شریح و مکی وغیرہم کا ہے ف قولہ والبعض
مطلقا یعنی والبعض معہا مطلقا ای من کلمۃ و کلمتین قولہ وقیل بعد مد یعنی وقیل بعد مد
مدا ای مثل فیما انفصل والبعض مطلقا قولہ اطرد ای جری۔

وَقِيلَ وَلَا عَنْ حَمْزَةٍ وَالْخُلْفُ عَنْ ۲۳ اِدْرِيسَ غَيْرُ الْمَدِّ اَطْلِقْ وَاخْصُصَا

ساتواں قول یہ ہے کہ بعض نے یہ روایت کیا کہ حمزہ کی دونوں روایتوں سے سکتہ
کہیں بھی تمام قرآن میں نہیں ہے اور یہ مذہب مہدوی و ابن شعبان وغیرہ کا ہے
ہدایہ میں بھی مذہب مذکور ہے اور کوئی نہیں قولہ والخلف الخ یعنی ادریس سے بھی
اور مد منفصل و متصل کے بالاختلاف سکتہ مروی ہے اب ان کے لئے سکتہ میں دو قول
ایک تو یہ کہ حمزہ کے لئے جو مطلق کا قول بیان کیا تھا ادریس کے لئے بھی اسی طرح
مطلق سکتہ اختیار کر تو دوسرا قول یہ ہے کہ حمزہ کے لئے جو غیر مطلق قول بیان کیا تھا
یعنی جس تھا دو کلموں اور شئی اور ال کے ساتھ (یعنی دو کلموں سے مراد منفصل عام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور شئی سے مراد موصول خاص اور اَل سے مراد مفصول خاص، اسی طرح ادریس کے لئے بھی مخصوص دو کلموں اور شئی اور اَل میں سکتہ اختیار کروانہیں دو صورتوں کو مصنف نے اطلاق و اخصص سے بیان کیا ہے **ف** خلاصہ یہ ہوا کہ ادریس کے لئے تین قول ہوئے ایک تو یہ کہ ماسوا مد کے ایک کلمہ اور دو کلمیں اور شئی اور اَل سب میں سکتہ ہو دوسرا قول یہ کہ دو کلموں میں اور شئی اور اَل میں ماسوا مد کے سکتہ ہو تیسرا قول یہ کہ کہیں بھی سکتہ نہ ہو اور یہ تیسرا قول وجہ خلف کے لفظ سے ثابت ہوا ہے اور ایک یہ بات بھی سمجھ لینا چاہئے کہ جو لوگ ساکتین ہیں ان کا شئی و اَل کے سکتہ پر اتفاق ہے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ ادریس کے لئے مد منفصل و متصل بالاتفاق مستثنی ہے۔

وَقِيلَ حَفْصٌ وَابْنُ ذَكْوَانَ وَفِي	كا۲۰۴	هِجَا الْفَوَاتِحِ كَطٰهٰ ثَقِّفِ

یعنی بعض نے حفص اور ابن ذکوان کے لئے بھی مثل ادریس کے تینوں قول نقل کئے ہیں جو کہ ابھی مذکور ہوئے اوپر کے فائدہ میں اور مثل ادریس کے ان کے لئے بھی حرف مد بالاتفاق مستثنی ہے اور عبد الباقی نے جو اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے اشنانی کا قول نقل کیا ہے کہ مد منفصل پر بھی حفص نے سکتہ کیا ہے وہ قول معتبر نہیں ہے اس لئے اس کو نہیں لیا جاوے گا **قولہ** ہجا الفواتح الخ یعنی حروف ہجائیہ مقطعات جو شروع سورۃ میں واقع ہیں مثل حٰم۔ الٓمٓ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ طٰہٰ وغیرہم کے ان سب میں ابو جعفر ہر ایک حرف پر سکتہ کرتے ہیں مثلاً الف سکتہ لام سکتہ میم سکتہ اور اس لئے سکتہ کرتے ہیں کہ تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ یہ حروف معانی کے لئے نہیں ہیں اگرچہ رسماً متصل لکھی ہیں **ف** جاننا چاہئے کہ حمزہ کیلئے جمیع طرق کو ملانے سے حرف مد پر سکتہ میں خلف ثابت ہوا اور باب المد والقصر میں مد متصل و منفصل میں مد طویل بلا اختلاف ثابت ہو چکا ہے لہذا جمع الجمع کے وقت حمزہ کے لئے ایک مرتبہ صرف مد کریں گے بغیر سکتہ کے (سکتہ کی خلف کی ایک وجہ میں) اور دوسری مرتبہ مد مع السکت کریں گے خلف کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دوسری وجہ میں صورت اس کی یہ ہوگی کہ اولاً مد کو دراز کریں گے پھر سکتہ کرکے ہمزہ کو پڑھیں گے جیسے اُولٓـئِكَ ۔ جَآ سکتہ ءَ ۔ بِمَآ سکتہ اُنْزِلْنَآ ۔ اور سکتہ بلا مد نہ کریں گے کیونکہ مد میں اختلاف نہیں ہے اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اگر ایک آیت میں مد منفصل اور حرف صحیح ساکن مع الہمزہ واقع ہو جیسے وما انزل من قبلک وبالآخرۃ تو ایسی جگہ پر حفص کے لئے جس وقت منفصل میں مد کریں گے تو اس وقت ساکن صحیح میں سکتہ کریں گے قصر کے ساتھ سکتہ جائز نہیں ہے کیونکہ حفص کے لئے سکتہ کے وہ ناقل ہیں جو منفصل میں مد کرتے ہیں اور قصر کے ناقل فیل عن عمرو ہیں ا ور ایسے ہی جاننا چاہیئے کہ ابن ذکوان کے لئے بھی مد میں توسط وطول دونوں ہیں خواہ متصل ہو یا منفصل پس ان کے لئے مد میں توسط کیساتھ سکتہ ہے مگر صاحب ارشاد نے طول کے ساتھ بھی جائز لکھا ہے اور یہ بھی صحیح ہے۔

وَالْقَيْ مَرْقَدِ نَا وَعِوَجًا	وَدَ بَلْ رَانَ مَنْ رَاقٍ لِحَفْصٍ الْخُلْفُ جَا

یعنی مرقدنا اور عوجا کے دو الفوں میں اور بل ران کے لام پر اور من راق کے نون پر حفص کے لئے خلف سے سکتہ وارد ہوا ہے جیسے مرقدنا سکتہ ہٰذا عوجا سکتہ قیما بل سکتہ ران من سکتہ راق **ف قولہ** عوجا پر سکتہ جو کرتے ہیں تو تنوین پر سکتہ نہیں کریں گے بلکہ تنوین کو الف سے بدل کر الف پر سکتہ کریں گے **قولہ** والقی یعنی ایک عوجا میں دوسرا مرقدنا میں اور لیک یہ بات جاننی چاہیئے کہ سکتہ کا حکم ابدال وحذف وغیرہ میں مثل وقف کے ہے جیسا کہ عوجا میں حفص کے لئے سکتہ کے وقت تنوین کو الف سے بدلتے ہیں یا وقف کی طرح سے استراحۃ کسی جگہ تا مدورہ پر سکتہ کرتے ہیں تو تا کو ہا سے بدلتے ہیں مگر حفص یا ابن ذکوان وادریس وحمزہ کا جو سکتہ مرویہ حرف ساکن مع الہمزہ پر ہے اُس کا یہ حکم نہیں ہے بلکہ تنوین کو تنوین ہی رکھیں گے ۔ فقط تھوڑی دیر تک آواز کو بند کردینگے جیسے من شیئٍ الانہ تو تنوین کو حذف کرینگے اور نہ ابدال کرینگے ایسے ہی اگر تا مدورہ منون ہو تو تا کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہا سے نہ بدلیں گے بلکہ تار کو باقی رکھیں گے اور تنوین پر سکتہ کریں گے خاتمہ صحیح تو یہی ہے کہ سکتہ مقید بالسماع ہے مگر ابن سعدان نے ابوعمرو خزاعی سے نقل کیا اور ان دونوں نے ابن مجاہد سے نقل کیا کہ تمام رؤس میں مطلقاً سکتہ جائز ہے۔ فقط

بَابُ وَقْفِ حَمْزَةَ وَهِشَامٍ عَلَى الْهَمْزِ

چونکہ یہ باب تمام ابواب سے مشکل ہے اس لئے اس کو اخیر میں لائے اور ہمزہ مفرد کی جمیع انواع کی تخفیفات یہاں تک ختم ہو گئیں۔ امام حمزہ کے لئے مہموز کلمہ کی تخفیف میں دو مذہب ہیں ایک تصریفی (یعنی صرفی و نحوی قاعدہ سے) دوسرا رسمی چنانچہ اول تصریفی کو بیان کریں گے اور اس کے بعد رسمی کو۔ تصریفی کی چند صورتیں ہیں یا تو ہمزہ ساکن ہو گی عام ہے کہ متوسط ہو یا متطرف ہو اور ماقبل اس کے متحرک ہو گا اور یا ہمزہ متحرک ہو گی یہ بھی عام ہے کہ متوسط ہو۔ یا متطرف ۔ اور اس کے ماقبل ساکن ہو گا اور یا ہمزہ بھی متحرک ہو اور ماقبل بھی متحرک ہو گا اور یہ بھی عام ہے کہ متوسط ہو یا متطرف اور عقلی صورتیں اس کی نو نکلتی ہیں کیونکہ تین حرکات ہمزہ کی اور تین ماقبل کی تین۳ کو تین۳ میں ضرب دینے سے نو ہوئیں اور پہلی و دوسری صورت کی صرف تین تین صورتیں ہیں۔ ان سب صورتوں کو مصنف مفصلاً بیان کرینگے چنانچہ کہتے ہیں۔

إِذَا اعْتَمَدْتَ الْوَقْفَ خَفِّفْ هَمْزَهُ	۸۹	تَوَسُّطًا أَوْ طَرَفًا لِحَمْزَهُ

یعنی جب کہ حمزہ کے لئے وقف کرنے کا ارادہ کرو تو مہموز کلمہ کی تخفیف کرو خواہ ہمزہ متوسط ہو یا متطرف **ف قولہ** توسطا یعنی ہمزہ وسط میں واقع ہو خواہ بنفسہ وسط میں ہو جیسے بئس و مؤمنون یا کسی حرف کی وجہ سے ہو جیسے فادا یا کسی کلمہ کی وجہ سے ہو جیسے الذی اؤتمن والھدی ائتنا (حرف کی وجہ سے ہو یعنی ہمزہ تو شروع میں تھی مگر اس سے پہلے کوئی حرف آگیا کہ جس کی وجہ سے وہ درمیان میں ہو گئی ایسے ہی ہمزہ شروع میں ہو اور اس سے پہلے جو کلمہ ہے اس کے ملنے کی وجہ سے درمیان میں ہو گئی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ طرفا یعنی ہمزہ متطرف خواہ سکون لازمی ہو اس ہمزہ کا جیسے اقرأ ہیئ (اور ایسی ہمزہ سے پہلے مفتوح ومکسور حرف آیا ہے مگر مضموم نہیں آیا) یا سکون عارضی (وقف وغیرہ کی وجہ سے) ہو جیسے یبدأ۔ یبدأ۔ ان امرؤ۔ **قولہ** خفف تخفیف عام ہے کہ نقل سے تسہیل وابدال وحذف وادغام سے یا غیران کے سے۔

فَإِنْ يُسَكَّنْ بِالَّذِي قَبْلُ اَبْدِلِ	۹۲ وَإِنْ يُحَرَّكْ عَنْ سُكُوْنٍ فَانْقُلِ

یعنی اگر ہمزہ ساکن ہو اور ماقبل متحرک ہو تو موافق اس حرکت کے کہ جو ماقبل پر ہے ہمزہ کو بدل دے جیسے یالمون۔ اقرا۔ بیر۔ نبی۔ یومن۔ اور قرآن میں متطرف ہمزہ ساکنہ سے قبل ضمہ نہیں آیا جیساکہ اوپر مذکور ہوا یہ مثالیں سکون لازمی کی ہیں اور سکون عارضی کی مثالیں یہ ہیں الملا۔ شاطئی۔ لولو کی دوسری ہمزہ۔ **قولہ** وان یحرک الخ یعنی اگر ہمزہ متحرک ہو اور ماقبل اس کے ساکن حرف ہو تو حرکت ہمزہ کی نقل کر کے ماقبل کو دیدے مگر یہ کہ ماقبل ساکن اگر الف ہو یا واو اور یاء زائدہ ہوں تو نہیں دیں گے۔ جیسے کہ آئندہ آتا ہے مثالیں اس کی یہ ہیں مسئولا۔ قرآن۔ الخب۔ سئ۔ سوء۔ تفی۔

اِلَّا مُوَسَّطًا اَتٰى بَعْدَ اَلِفْ	۹۳ سَهِّلْ وَمِثْلَهُ فَابْدِلْ فِي الطَّرَفْ

یعنی مگر یہ کہ ہمزہ متوسط ہو اور ماقبل الف ہو جیسے جاءت تو نقل نہیں کریں گے بلکہ تسہیل بین بین کریں گے **قولہ** ومثلہ یعنی اگر ہمزہ طرف میں واقع ہو بعد الف کے جیسے جاء تو الف سے بدلیں گے۔ **قولہ** ومثلہ یعنی مثل الالف مطلب یہ ہے کہ ماقبل الف ہو تو اس کے مثل الف سے بدل دے اور جس وقت ہمزہ کو الف سے بدل دیا تو اجتماع ساکنین سے ایک الف گر جاوے گا پس اگر پہلے کو گرادیں تو اس وقت بالکل مد نہ ہوگا۔ کیونکہ جب حرف مد ہی نہ رہا تو مد کس میں ہوگا اور اگر یہ شبہ ہو کہ حرف مد تو باقی ہے یعنی دوسرا الف لہٰذا مد کرنا چاہیے پس سمجھ لینا چاہیے کہ وہ تو حقیقت میں ہمزہ مغیرہ ہے حرف مد نہیں ہے فقط اگر دوسرا الف گرادیں تو امام حمزہ کے لئے مد مغیرہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قاعدہ سے قصر اور مد ہوگا مگر قصر اولیٰ ہے کیونکہ اثر باقی نہیں رہا اور مد بھی موافق قاعدہ کے جائز ہے اور ابوشامہ وغیرہ نے یہ لکھا ہے کہ بعد ابدال کے الف کو حذف نہ کریں گے بلکہ اجتماع ساکنین مثل نستعین و یعلمون وغیرہ کے رہیگا لہٰذا اس تقدیر پر توسط بھی جائز ہوگا اور طول بھی۔ مگر اس قاعدہ سے قصر نہ ہوگا کیونکہ دو الف ادا کرنے پڑیں گے اور قصر میں صرف ایک ہی الف کی مقدار ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ مد مغیر کے قاعدہ سے صرف طول و قصر ہوگا اور مد عارض کے قاعدہ سے صرف توسط و طول ہوگا اور دونوں قول کے ملانے سے طول توسط قصر تینوں ہو جاویں گے گویا طول دونوں قول سے ہے اور توسط صرف عارضی کے قاعدہ سے اور قصر صرف مغیر کے قاعدہ سے۔ اور ادا میں طول کی دونوں پر یکساں رہے گی۔ دوسرا طریقہ جاء وغیرہ میں تخفیف کا رسم خط کے لحاظ سے بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ ہمزہ کی شکل نہیں لکھی لہٰذا حذف کردیں اور اس صورت میں بھی حرف مد میں مد مغیرہ کے قاعدہ سے طول و قصر جائز ہیں لیکن ابن القاصح نے شرح شاطبی میں یہ لکھا ہے کہ جب ہمزہ رسماً گرادیں تو بالکل مد نہ ہوگا مگر اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کیونکہ جب سخاوی نے تفئ وغیرہ میں بعد حذف ہمزہ کے مد و قصر نقل کیا ہے تو مثل جاء وغیرہ میں تو بدرجہ اولیٰ ہوگا اور ادا میں قصر و طول سب اقوال سے برابر ہے۔ خاتمہ شیئ و تفئ و سوء وغیرہ میں بھی بعض نے لکھا ہے کہ بعد نقل کے وقف بالسکون کریں تو قصر و مد دونوں جائز ہیں اور ایسے ہی اگر ان کلمات کے مثل میں ہمزہ کو رسمی قاعدہ سے حذف کریں تو بھی قصر و مد دونوں جائز ہیں اور یہ سب مد مغیر کے قاعدہ سے ہیں مگر امام جزری نے اس بعض کے قول کی مخالفت کی ہے اور لیس بجید کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالْوَاوُ وَالْيَا اِنْ يَزَادَا اُدْغِمَا	۴۷	وَالْبَعْضُ فِي الْاَصْلِيِّ اَيْضًا اُدْغِمَا

یعنی واؤ یا یا اگر زائدہ ہوں ماقبل ہمزہ کے تو ہمزہ کو ماقبل کی جنس سے کر کے اول کو ثانی میں ادغام کیا جاوے گا جیسے قرو۔ دری۔ وہنیا مریا قولہ والبعض یعنی بعض نے اصلی واؤ و یا میں بھی ادغام نقل کیا ہے مثل واؤ و یا زائدتین کے جیسے شیا دیفی۔ اور پہلے شعر سے اصلی میں نقل ثابت تھی یعنی واں بحرک میں سکون فانقل سی پس اصلی میں نقل و ادغام دونوں ثابت ہو گئے **ف** یہاں تک ہمزہ متحرک بعد ساکن اور ہمزہ ساکن بعد متحرک کے قواعد ختم ہو گئے اب آئندہ شعر سے ہمزہ متحرک جو بعد متحرک کے واقع ہو اس کے احکام شروع کرتے ہیں۔

وَبَعْدَ كَسْرَةٍ وَضَمٍّ اَبْدِلَا	۴۸	اِنْ فُتِحَتْ يَاءً وَّوَاوًا مُسْجِلَا

یعنی اگر ہمزہ مفتوح ہو اور ماقبل مکسور ہو تو یا سے اور مضموم ہو تو واؤ سے بدل دی جاوے گی مطلقاً خواہ اسماء میں ہو یا افعال میں جیسے فواد۔ مائۃ۔ لیواخذ۔ یخیۃ **ف قولہ** مسجلا ای مطلقاً خواہ اسماء ہوں یا افعال۔

وَغَيْرُ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ وَنُقِلْ	۴۹	يَاءٌ كَيُطْفِئُوْا وَوَاوٌ كَسُئِلْ

یعنی علاوہ دو صورت مذکورہ کے اور سات صورتوں میں تسہیل بین بین کریں گے اور یہ قول سیبویہ کا ہے اور اخفش کا یہ قول منقول ہے کہ ہمزہ مضموم ماقبل مکسور اور ہمزہ مکسور ماقبل مضموم میں بھی ابدال یعنی ہمزہ مضموم ماقبل مکسور کو یا سے بدلینگے جیسے یطفیوا اور مکسور ماقبل مضموم کو واؤ سے بدلیں گے جیسے سُئل اور علاوہ ان کی ان صورتوں کے پانچ صورتوں میں تسہیل بین بین ہے وہ پانچ صورتیں یہ ہیں ہمزہ مفتوح بعد مفتوح جیسے ہدا کم مضموم بعد مضموم کے جیسے رُءُوسکم مکسور بعد مکسور کے جیسے خاطِئین مضموم بعد مفتوح کے جیسے یذرؤکم مکسور بعد مفتوح کے جیسے تئین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ف یہاں تک ہمزہ متطرف اور متوسط بنفسہ کے احکام ختم ہو گئے اور یہ دو۲ شعر مخصوص ہیں ہمزہ متوسط کی تخفیف میں کیونکہ اگر ہمزہ متطرف ہو تو تین صورتوں میں تو صرف وقف بالاسکان ہی ہوگا اور وقف بالاسکان کے وقت وان یسکن بالذی قبل ابدل کے قاعدہ سے ابدال ہو جاوے گا اور وہ تین صورتیں یہ ہیں کہ ہمزہ مفتوح ہو اور ماقبل مفتوح یا مضموم یا مکسور ہو اور چھ صورتوں میں وقف بالاسکان بھی اور وقف بالروم بھی جائز ہیں اگر وقف بالاسکان کریں تو اسی مذکورہ قاعدہ سے ابدال ہوگا اور اگر وقف بالروم کریں تو تسہیل بین بین ہوگی و آخراً روم سہل بعد محرک کے قاعدہ سی چونکہ آنندہ آئیگا اور وہ چھ صورتیں یہ ہیں ہمزہ مضموم ماقبل مضموم و مفتوح و مکسور ہو اور ہمزہ مکسور ماقبل مکسور و مفتوح و مضموم ہو۔

وَالْهَمْزُ الْاَوَّلُ اِذَا مَا اتَّصَلَا	۲۸۹	وَسْمًا فَعَنْ جُمْهُوْرِهِمْ قَدْ سُهِّلَا

یہاں سے اس ہمزہ کو بیان کرتے ہیں کہ متوسط بنفسہ نہ ہو بلکہ حقیقت میں تو شروع کلمہ میں ہو مگر کسی غیر کلمہ کی وجہ سے متوسط ہو جاوے قولہ والھمز الاول الخ یعنی ہمزہ کلمہ کے اول میں ہو اور کسی کلمہ کے اس سے پہلے آنے سے متوسط ہو جاوے اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ رسم خط میں موصول لکھا ہوا اور اس کو متوسط بزوائد کہتے ہیں جیسے یایّہا۔ ہاانتم۔ بایّ۔ کانہم۔ واخاہ۔ الارض وغیرہم اس صورت کا حکم یہ ہے کہ جمہور قراء تسہیل کے قائل ہیں اور تسہیل جیسی بھی ممکن ہو خواہ نقل سے یا بین بین یا ابدال وغیرہ سے اور بعض طریق اس طرف گئے ہیں کہ تحقیق ہوگی اور وہ ابن غلبون و مکی وغیرہ ہیں ف قولہ الاول یعنی کلمہ کے اول میں جیسے انی۔ ایہا۔ انتم۔ اولاء وغیرہ قولہ جمہورہم یعنی جمہور طریق حمزہ کے قولہ سہلا یعنی تخفیف جس قاعدہ سے بھی ممکن ہو۔ دوسری صورت اگلے شعر میں مذکور ہے۔

اَوْ يَنْفَصِلْ كَاسْعَوْا اِلٰى قُلْ اِنْ رُجِحْ	۲۹۰	لَا مِيْمَ جَمْعٍ وَبِغَيْرِ ذَاكَ صَحّ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہاں سے متوسط بغیرہ کی دوسری صورت شروع ہوئی کہ اگر رسماً موصول نہ ہو
منفصل ہو تو اس کی پھر تین صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ ماقبل اس کے یا تو متحرک
ہوگا اور یا ساکن صحیح یا جاری مجری صحیح ہوگا اور یا ساکن غیر صحیح یعنی مدہ ہوگا۔ ان
تینوں کا حکم اس شعر میں بیان کرتے ہیں **قولہ** تو تفصل یعنی اگر موصول نہ ہو بلکہ مفصول
ہو ماقبل سے اور اس ماقبل والے کلمہ کے آخر میں صحیح ساکن یا جاری مجری صحیح
ہے تو اس کی تخفیف و تحقیق میں اختلاف ہے راجح و غالب قول یہی ہے کہ تسہیل
بالنقل کریں گے کیونکہ قاعدہ نقل ہی کو مقتضی ہے اور یہ مذہب صاحب روضہ
ابوالعز وغیرہ کا ہے اور شاطبی نے بھی تیسیر سے زیادہ اسکو لیا ہے **قولہ** لا میم
جمع یعنی بالاتفاق میم جمع اس قاعدہ کو مستثنیٰ ہے اس میں نقل نہ ہوگی جیسے علیکم انفسکم
اور مثال ساکن صحیح و جاری مجری صحیح کی یہ ہے کہ جیسے خلوا الی سعوا الی قل ان انتم
قد افلح۔ **قولہ** وبغیر ذاک الخ یعنی غیر ساکن اور غیر جاری مجری صحیح کے جو دو صورتیں
باقی رہیں وہ یہ کہ ماقبل ہمزہ کے مدہ ہو جیسے بما انزل یا متحرک ہو ان دو صورتوں کا حکم
یہ ہے کہ تسہیل بحسب قواعد کرنا بھی صحیح ہے اور تحقیق بھی صحیح ہے یہ مذہب شاطبی
نے اگرچہ نہیں بیان کیا مگر اکثر عراقیین اس طرف گئے **ف** **قولہ** لا میم جمع شاطبی
نے اس کو مستثنیٰ نہیں کیا حالانکہ ضرور مستثنیٰ کرنا چاہیئے تھا **قولہ** لغیر ذالک یعنی سوا ساکن
صحیح و جاری مجری صحیح کے خواہ حرف مدہ ہو یا ساکن ہی نہ ہو بلکہ متحرک ہو تو اس وقت
بھی تخفیف صحیح ہے اور متحرک کی نو صورتیں ہیں کیونکہ ہمزہ خود بھی ابتداء کلمہ کی وجہ سے متحرک
ہوگی اور ماقبل بھی متحرک کی صورت ہے لہذا تینوں حرکتوں کو ماقبل کی حرکتوں میں ضرب دینے سے
نو ہوئیں اب ان نو صورتوں میں جو قاعدہ اوپر بتلایا ہے کہ سیبویہ کے نزدیک دو صورتوں
میں ابدال ہے اور باقی میں بین بین ہے اور اخفش کے نزدیک چار صورتوں میں ابدال
ہے باقی میں بین بین ہے انہیں قواعد کے موافق تخفیف کرینگے **ف** اور ایک یہ بات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بھی ضرور جاننا چاہیے کہ متوسط بزائد کا حکم اوپر دوسرے شعر میں بتلایا ہے کہ اس میں بعض کے نزدیک تحقیق بلا کسی تخفیف کے جائز ہے تو یہ حکم الف لام تعریف کے سوا اور زائد کا حکم ہے الف لام سے اگر ہمزہ متوسط ہو تو اس میں نقل وسکتہ کے سوا کوئی وجہ جائز نہیں ہے کیونکہ جو لوگ حالت وصل میں سکتہ کرتے ہیں ان کے دو فریق ہیں بعض تو وہ ہیں کہ وقف میں بھی سکتہ ہی کرتے ہیں اور بعض وقف میں سکتہ نہیں کرتے بلکہ نقل کرتے ہیں اور جو لوگ کہ سکتہ کے نہ وقف میں قائل ہیں اور نہ وصل میں ان کا اجماع ہے کہ وقف میں نقل کرتے ہیں اس میں بالکل بھی خلاف نہیں ہے لہذا کسی جماعت سے بھی سوا نقل وسکتہ کے کوئی تیسری وجہ نہیں ہوئی مثالیں اس کی یہ ہیں جیسے الارض والانسان والایمان اور مثل قد افلح وخلوا الی میں تینوں جائز ہیں یعنی نقل وسکتہ وترک ان دونوں کا فقط اس شعر تک تخفیف تصریفی کے قواعد ختم ہو گئے اب آگے تخفیف رسمی کا بیان شروع کرتے ہیں۔

وَعَنْهُ تَسْهِيلٌ كَخَطِّ الْمُصْحَفِ	ح ہ ر	فَنَحْوُ مُنْشُونَ مَعَ الضَّمِّ احْذِفِ

یعنی امام حمزہ سے تخفیف رسمی جو موافق ہو خط مصحف عثمانی کے نیز مروی ہے اور اس کو دانی وابوالفتح ومکی وابن شریح وشاطبی وغیرہ نے لیا ہے پس اگر ہمزہ بشکل واؤ ہو تو واؤ سے بدلیں گے اور اگر بشکل یاء ہو تو یاء سے بدلیں گے اور اگر بشکل الف ہو تو الف سے بدلیں گے اور اگر کسی شکل میں بھی لکھی ہوئی نہ ہو تو حذف کر دیں گے جیسے کہ نحن منشؤن میں قیاسی تخفیف سیبویہ کے نزدیک بین بین ہے اور اخفش کا مذہب پر ابدال ہے اور رسمی تخفیف اس کے خلاف تیسری وجہ ہے وہ یہ کہ ہمزہ حذف کر دو اور ما قبل کو ضمہ دے دو اور یہ لغت صحیح ہے چنانچہ ابوجعفر کی قرات وصل ووقف دونوں حالتوں میں یہی ہے **ف** تخفیف رسمی میں تین قول ہیں بعض کہتے ہیں کہ مطلقا جائز ہے اس کی بحث وازترک ما شذ کے تحت میں آوے گی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بعض کہتے ہیں کہ رسمی وہ جائز ہے جو قیاسی کے کسی وجہ سے متفق ہو جاوے یا قیاسی (یعنی صرف ونحو) سے متفق اگر نہ ہو تو عربیۃ کے لحاظ سے صحیح ہو اور اس قول کو مصنف اس شعر سے **قولہ** واترک ماشذ تک بیان کرینگے اور بعض کہتے ہیں کہ تخفیف رسمی بالکل ناجائز ہے جیسا کہ وعنہ تسہیل سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اس طرف گئے ہیں اور بعض نہیں گئے اور یہ قول ضعیف ہے۔

وَالِفُ النَّشَأَةِ مَعْ وَاوِ کَفَا	(۱۶) هُزُوًا وَيَعْبَؤُا الْبَلٰٓؤُا الضُّعَفَا

یعنی النشأۃ میں علاوہ قیاسی تخفیف کے (یعنی نقل بالحذف کے) رسمی تخفیف یعنی ابدال بالالف بھی ہوگا کیونکہ الف کی شکل میں ہمزہ لکھی ہے اور ایسے ہی ہزوا وکفوا میں علاوہ نقل کے ابدال بالواو رسماً بھی جائز ہے اور یعبوا والبلوا والضعفوا میں علاوہ قیاسی ابدال بالالف وبین بین بالروم کے واؤ ساکنہ سے ابدال رسماً بھی جائز ہے اور یہ سب رسمی تخفیفات ثابت ہیں بعض نقلوں میں۔

وَيَاءٌ مِنْ اٰنَاۤئِ نَبَاۤئِ وَرِءْيًا	(۱۷) ولتدغم مع تُؤْوِي وَقِيلَ رُءْيَا

یعنی آنائ اللیل اور نبای المرسلین میں علاوہ قیاسی ابدال بالالف کے رسمی ابدال بالیا بھی جائز ہے اور رئیا وتؤوی میں علاوہ قیاسی کے ابدال مع الادغام بھی ہے اور قیاسی یہ تھا کہ بعد ابدال کے ادغام نہ ہو اور بعض نے کہا ہے کہ رُءْیا مضموم الراء میں بھی علاوہ قیاسی ابدال بالواو مع الاظہار کے ابدال مع الادغام رسماً بھی جائز ہے اور اس شعر کے الفاظ بھی رسمی تخفیفات کی صورت میں سب ثابت ہیں۔

وَبَيْنَ بَيْنَ اِنْ تُوَافِقْ وَاتْرُكْ	(۱۸) مَاشَذَّ وَاكْسِرْهَا كَاَنْبِئْهُمْ حُكِي

یعنی جب وقف کیا جاوے تو جن صورتوں میں تسہیل ممکن ہو ان میں تسہیل بین بین کریں گے اگر رسم خط کے موافق ہو جاوے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ اگر قیاسی تخفیف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

راجح اور رسمی میں تعارض ہو اور قیاسی مرجوح کا رسمی سے تعارض نہ ہو تو قیاسی مرجوح پر عمل کرینگے تاکہ رسمی کی بھی اتباع ہو جاوے۔ اور اگر رسمی قیاسی سے بالکل ہی مخالف ہو تو قیاسی ہی کو لیں گے جیسے اسرائیل دیراؤن وغیرہ میں ہمزہ کو بنا بر رسم کے حذف نہ کرینگے بوجہ اجتماع تین ساکنوں کے بلکہ بنا بر قیاسی کے بین بین کریں گے۔ اور یعبؤا اور یتفیّؤا وغیرہ میں تسہیل بین بین کریں گے وقف بالروم کی حالت میں تاکہ رسمی کا بھی اتباع ہو جاوے اور وقف بالاسکان کرکے الف سے نہ بدلیں گے تاکہ رسم کے مخالف نہ ہو اگرچہ قوی یہ ہے **قولہ** واترک ماشذ الخ یعنی بعض کا جو یہ مذہب ہے کہ رسمی تخفیف مطلقاً جائز ہے اس کی طرف اس قول سے اشارہ کرتے ہیں کہ جو تخفیف شاذ ہو یعنی نہ تو روایت سے ہو اور نہ قواعد عربیہ کے موافق ہو تو اس کو ترک کردے جیسے الئنک میں ہمزہ کی شکل یاء سے لکھی ہے تو خالص یاء سے ابدال نہ تو قرأت متواترہ سے ثابت اور نہ عربیۃ کے لحاظ سے صحیح لہذا ابدال نہ کریں گے بلکہ تسہیل بین بین کریں گے اور اس صورت میں اتباع رسم کا بھی ہو جاوے گا اور ایسے ہی ملئکۃ میں وخاالقین وغیرہ میں بھی اور ایسے ہی شرکؤکم وجاءو وا وغیرہ میں بھی خالص واؤ سے ابدال ناجائز ہے بلکہ بین بین کریں گے **قولہ** وحکی الخ یعنی بعض نے نقل کیا ہے کہ انبئہم ونبئہم میں ہمزہ کے سئے بعد ابدال ہمزہ کے یاء سے یاء کی مناسبت سے ہاء کو کسرہ دو اور بعض نے ضمہ بھی نقل کیا ہے مثل شاطبی وغیرہ کے اور یہ مذہب ابن مجاہد وابن غلبون وغیرہ کا ہے۔

وَاَشْمِمَنْ وَرُمْ بِغَيْرِ الْمُبْدَلِ	مد کرے	مَدًّا وَاٰخِرًا بِرَوْمٍ سَهِّلِ

یعنی جن صورتوں میں ہمزہ متطرف حرف مد سے بدل گئی ہے اُن میں اشمام ورَوم جائز نہیں ہے اور اُن کے غیر میں جائز ہے جیسے ایشاء ، من السماء ، ویبدی وغیرہ میں اگر وقف بالاسکان کریں تو حرف مد سے بدلیں گے لہذا روم و اشمام جائز نہ ہوگا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اگر وقف بالروم کریں روم کر سکتے ہیں اشمام اس وقت بھی جائز نہیں کیونکہ اشمام میں حرف کو ساکن کرتے ہیں اور جب ساکن کیا تو ابدال حرف مدسے کرنا ہوگا بس فقط مثل الخبء وشیء ومقروء وغیرہ میں اشمام وروم کریں گے یعنی جس ہمزہ متطرف میں نقل یا ادغام کا قاعدہ ہے اس میں روم واشمام ہوگا یا جس میں وقف بالروم کریں تو اس میں روم بھی جائز ہوگا جیساکہ مذکور ہوا **قولہ** وآخرا الخ یعنی ہمزہ متحرک متطرف میں جو واقع ہو بعد متحرک حرف کے علاوہ ابدال کے جو وقف بالاسکان کی صورت میں گذرا ہے وقف بالروم کے ساتھ تسہیل بھی جائز ہے **ف قولہ** بغیر المبدل مدا یعنی علاوہ اُن صورتوں کے کہ اُن میں ہمزہ حرف مد سے بدلا گیا ہو۔ **قولہ** وآخرا یعنی ہمزہ جو آخر میں کلمہ کے واقع ہو

وَمِثْلُهٗ خَلَفُ هِشَامٍ فِي الطَّرَفْ	ا کدے	بَعْدَ مُحَرَّكٍ كَذَا بَعْدَ الْأَلِفْ

یعنی ہمزہ متحرک آخر میں بعد متحرک کے واقع ہو یا مثل اُس کے الف کے بعد واقع ہو تو ان دو صورتوں میں تسہیل بالروم بھی جائز ہے مگر جبکہ ہمزہ مضموم یا مکسور ہو کیونکہ مفتوح میں روم واشمام جائز نہیں ہے اور مفتوح کا حکم صرف وقف بالاسکان ہی سے ہے اور اس صورت میں ابدال ہے جیساکہ شروع میں گذر چکا اور ہمزہ متحرک بعد متحرک متطرف کی چھ صورتوں کا حکم جو لکھا تھا کہ وقف بالروم کی حالت میں تسہیل بالروم ہے وہ یہ ہی ہے جو اس شعر میں بیان کیا ہے۔ **قولہ** ومثلہ الخ یعنی مثل امام حمزہ کے ہشام کے لئے بھی صرف ہمزہ متطرف میں بالاختلاف تخفیفات ہیں اور یہ ہشام کے لئے طریق حلوانی مغاربہ سے منقول ہے اور طریق حلوانی مشارقہ سے کوئی تخفیف منقول نہیں ہے **ف قولہ** فی الطرف یعنی ہمزہ جو طرف میں واقع ہو فقط

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ الْاِدْغَامِ الصَّغِیْرِ

فَصْلُ ذَالِ "اِذْ"

اِذْ فِی الصَّفِیْرِ وَتَجُدْ اَدْغِمْ حَلَا	لَی وَبِغَیْرِ الْجِیْمِ قَاضٍ رَتَّلَا

یعنی اِذْ کی ذال کا حرف صفیر میں (یعنی صؔ سؔ زؔ میں) اور مجموعہ تجد (یعنی تؔ جؔ دؔ) میں ادغام کرو ابو عمرو اور ہشام کے لئے اور خلاد و کسائی جیم کے سوا باقی پانچ حروف (یعنی صؔ سؔ زؔ تؔ دؔ) میں اِذْ کی ذال کا ادغام کرتے ہیں۔

ف قولہ حلا سن الحلاوت یعنی شیریں ہے ادغام اوپر زبان کے امثلہ سب یہ ہیں واذ صرفنا واذ سمعتموہ واذ زین لھم واذ تبرا واذ جعل واذ دخلوہ۔

وَالْخُلْفُ فِی الدَّالِ مُصِیْبٌ وَّفَتًی	قَدْ وَصَلَ الْاِدْغَامَ فِیْ دَالٍ وَّتَا

یعنی ابن ذکوان کے لئے دال میں بالخلف ہے باقی پانچ حروف میں اظہار ہے اور حمزہ و خلف بزار کے لئے صرف دال و تا میں ادغام پہنچا ہے باقی چار میں اظہار ہے مگر خلاد کے لئے غیر جیم میں یعنی سوائے جیم کے باقی سب حروف میں ادغام ہے جیسا کہ اوپر کے شعر میں مذکور ہوا وہ بدستور رہے گا اور یہاں ضرورت شعری سے خلاد کو فتیٰ میں ضمناً ذکر کر دیا **ف** یہ مذکورین جو دو شعر میں ادغام والے مذکور ہوئے ان کے سوا باقی کل قراء ان کل صفیر و تجد میں اظہار کرتے ہیں فقط

فَصْلُ دَالِ قَدْ

وَقَدْ بِهَا الْجِیْمِ وَالصَّفِیْرِ وَالذَّالِ اُدْغِمْ	وَقَدْ وَ بِضَادِ الشِّیْنِ وَالظَّا تُعْجَمِ

یعنی جیم و حرف صفیر و ضاد و ذال و شین و ظا معجمہ ان (جؔ صؔ سؔ زؔ ضؔ ذؔ شؔ ظؔ) سب میں قَدْ کی دال کا ادغام کر و ابو عمرو و حمزہ و کسائی و خلف بزار و ہشام کے لئے جو کہ آئندہ شعر کے اول میں مذکور ہیں **ف** امثلہ یہ ہیں لقد جاءہم۔ لقد صدق اللہ۔ قد سلف۔ لقد زینا۔ قد ضلوا۔ قد شغفہا۔ لقد ظلمک۔ لقد ذرانا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ تنعجم بمعنی منقوط ضمیر اس میں راجع ہے طرف ضاد و شین وظاء یا نقط ظا کی طرف۔

حُکُو شَفَا لَفظًا وَ خُلْفُ ظَلَمتَكْ ۝ ٨٢ ۝ لَهُ وَ وَرْشُ الظَّاءَ وَالضَّادِ مَلَكْ

یعنی ابوعمرو و حمزہ و کسائی و خلف بزار و ہشام مذکورہ آٹھ لفظوں میں ادغام کرتے ہیں مگر لقد ظلمک میں واسطے ہشام کے اختلاف ہے ادغام و اظہار میں اور ورش نے دونوں طریق سے ضاد و ظاء میں ادغام کیا ہے باقی چھ حروف میں اظہار ف قولہ ملک ای ملک الادغام وتصرف۔

وَالضَّادُ وَالظَّا الذَّالَ فِيهَا وَافَقَا ۝ ٨٣ ۝ مَاضٍ وَخُلْفُهُ بِزَايٍ وُثِّقَا

یعنی ابن ذکوان نے ضاد و ظاء و ذال کے ادغام میں موافقت کی مدغمین کی اور زاء میں اُن کا ادغام و اظہار میں خلف ہے اور باقی چار حرفوں میں اظہار کیا ہے ف قولہ فیہا ای فی الضاد والظاء والذال قولہ وخلفہ ای خلف ابن ذکوان ف جو ادغام والے اس فصل میں مذکور ہوئے ان کے سوا باقی سب قراء چھوں حرفوں میں اظہار کرتے ہیں فقط

فَصْلُ تَاءِ التَّأْنِيثِ

تَاءُ تَأْنِيثٍ بِجِيمِ الظَّا وَثَا ۝ ٨٤ ۝ مَعَ الصَّفِيرِ ادْغِمْ رِضًى حُزْ وَجَثَا

یعنی تاء تانیث کا جیم و ظاء و ثاء و حروف صفیر (ص س ز) میں ادغام کرو ابوعمرو و حمزہ و کسائی کے لئے اور ازرق نے ورش کے لئے صرف ظاء میں ادغام کیا ہے۔ ف امثلہ یہ ہیں نضجت جلودہم۔ حملت ظہورہا۔ کذبت ثمود۔ ہدمت صوامع۔ ازلت مرۃ۔ خبت زدناہم۔ قولہ وجثا اس کو آئندہ شعر سے تعلق ہے۔

بِالظَّا وَبَزَّارٌ بِغَيْرِ الثَّا وَكَمْ ۝ ٨٥ ۝ بِالصَّادِ وَالظَّا وَبِجَزْ خُلْفٌ لَزِمْ

یعنی ورش بطریق ازرق جو کہ اوپر مذکور ہے صرف ظاء میں ادغام کرتے ہیں باقی پانچوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں اظہار۔ اور خلف بزار علاوہ ثا۔ کے پانچ حرفوں میں ادغام کرتے ہیں اور ثا۔ میں اظہار کرتے ہیں اور ابن عامر صاد وظا میں ادغام کرتے ہیں مگر لہدمت صوامع میں ہشام کا اختلاف ہے جیسا کہ آئندہ بیت میں آوے گا اور سجز کے حروف یعنی سین وجیم وزا۔ کے اندر بھی ہشام کا ادغام ہیں مثل ہدمت صوامع کے اختلاف ہے

مَعَ اَنْبَتَتْ لَا وَجَبَتْ وَاِنْ نُقِلْ	۲۸	کَهُدِّمَتْ وَالتَّالَنَا وَالْخُلْفُ مِلْ	

یعنی ثا میں بھی ہشام کا ادغام ہے بلا اختلاف اور ابن ذکوان کے لئے بھی بلا اختلاف مع انبتت سبع کے ہے اور وجبت جنوبہا میں ابن ذکوان کا ادغام نہیں ہے۔ (بلا اختلاف اظہار ہے) اگرچہ بعض سے ادغام منقول ہے مثل شاطبی رح کے

ف باقی کل قرا۔ اس فصل کے تمام حروف میں تا۔ تانیث کا اظہار کرتے ہیں فقط

فَصْلُ لَامِ هَلْ وَبَلْ

وَزَايِ طَاظَا النُّوْنِ وَالضَّادِ رُسِمْ	۲۹	وَبَلْ وَهَلْ فِيْ تَا وَثَا السِّيْنِ ادْغِمَا

یعنی بل وہل کا تا۔ ثا۔ سین زا۔ طا ظا نون ضاد میں کسائی کے لئے جس طریقہ پر کہ فائدہ میں لکھا جاویگا ادغام کرو **ف** بل کو مصنف نے ہل پر اس لئے مقدم کیا ہے کہ بل کے خاص مدغم فیہ زیادہ حرف ہیں یعنی پانچ ہیں اور وہ سین وزا۔ و ضاد وطا وظا ہیں اور ہل کا مدغم فیہ صرف ایک ثا۔ خاص ہے اور تا۔ دلون میں دونوں مشترک ہیں کسی نے اسی ترتیب سے شعر لکھا ہے کہ ؎

اَلَا بَلْ وَهَلْ تَرْوِيْ ثَوِيْ هَلْ تَوِيْ بَلْ * سَرِيْ ظِلِّ ضُرٍّ زَائِدٍ طَالَ وَابْتَلَا

(یعنی ہل کے مدغم فیہ یہ ہیں ت ث ن اور بل کے مدغم فیہ یہ ہیں ت ن س ز ط ظ ض) امثلہ ان کی یہ ہیں۔ ہل تاتیہم۔ بل تعلم۔ بل نقذف۔ ہل نحن۔ ہل ثوب الکفار۔ بل سولت۔ بل زعمتم۔ بل طبع۔ بل ظننتم۔ بل ضلوا۔

بِالطَّا وَعَنْهُ هَلْ تَرٰى الْاِدْغَامُ حَفْ	۳۰	وَالسِّيْنِ مَعْ تَاءٍ وَثَا فِيْدٍ وَاخْتُلِفْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نی سین میں اور تا، وثا میں حمزہ نے ادغام کیا ہے (یعنی بل کا ادغام سین اور ثا میں اور ہل کا ادغام تا، وثا میں حمزہ رح نے کیا ہے۔) اور بل طبع الخ جو سورہ نسا میں ہے (خاص اسی کے) ادغام میں حمزہ کا اختلاف ہے اور ہل تری جو کہ سورہ ملک میں اور الحاقہ میں ہے ابوعمرو نے مثل مدغمین کے ادغام کیا ہے۔ ف قولہ قد بمعنی ثبوت یا بمعنی ورود وقدوم قولہ حف بمعنی خص یعنی ابوعمرو نے خاص اسی جگہ ادغام کیا ہے نہ غیر اس کے میں۔

عَنْ هِشَامٍ غَيْرَ نَصٍّ بُدَّ عَجَلَا	۲۶۴ عَنْ جُلِّهِمُ الْاَحْرُفُ رَعْدٍ فِي الْاَتَمِّ

یعنی نون وضاد کے سوا باقی چھ حرفوں میں ہشام کا اختلاف ہے جمہور سے ادغام ہے مگر سورہ رعد میں جو ام ہل تستوی ہے اس میں مشہور قول سے ادغام نہیں ہے اور بعض ہشام کے لئے اس طرف گئے ہیں کہ چھ حروف مذکورہ میں اظہار ہے اور نون وضاد میں سب طرق متفق ہیں کہ اظہار ہے ف باقی قراء مدغمین کے ماسوا سب ان آٹھوں حروف میں اظہار کرتے ہیں قولہ عن جلہم ای اکثرہم وجمہورہم قولہ فی الاتم ای فی الاشہر یعنی اکثر مدغمین اس کو مستثنیٰ کرتے ہیں فقط

بَابُ حُرُوْفٍ قَرُبَتْ مَخَارِجُهَا

اس باب میں قریب المخرج حروف کے ادغام کا بیان ہے اور یہ کل سترہ حروف ہیں جن کا بیان مفصل آوے گا

اِدْغَامُ بَاءِ الْجَزْمِ فِي الْفَاءِ قَدْ	۲۶۵ خَلْفُهُمَا رُمْ حُزْ يُعَذِّبُ مَنْ حَلَا

یعنی با، مجزوم کا فا میں ہشام وخلاد نے بالاختلاف اور کسائی وابوعمرو نے بلااختلاف ادغام کیا ہے اور یہ کل پانچ جگہ قرآن شریف میں آیا ہے وہ یہ ہیں او یغلب فسوف۔ وان تعجب فعجب۔ اذہب فمن۔ فاذہب فان۔ ومن لم یتب فاولٰئک۔ قولہ ویعذب من الخ یعنی یعذب کی با کا من کی میم میں جو سورہ بقرہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔ ابوعمرو کسائی وخلف وبزار نے بلا اختلاف اور حمزہ وابن کثیر وقالون نے بالاختلاف ادغام کیا ہے جیساکہ آئندہ شعر میں عنقریب آتا ہے اور یہ لفظ بعض کے نزدیک مجزوم ہے اور بعض کے نزدیک مرفوع ہے تو جن کے لئے مجزوم ہے اُن میں سے ان مذکورین نے ادغام کیا ہے اور باقی نے اظہار کیا ہے اور وہ باقی صرف ورش ہیں اور مرفوع پڑھنے والے ابن عامر وعاصم وابوجعفر ویعقوب ہیں اور یہ لوگ اظہار کرتے ہیں کیونکہ رفع کی حالت میں اس باب ہی سے نہیں ہے **ف** امر کا صیغہ بھی کوفیین کے نزدیک مجزوم ہی کہلاتا ہے اگرچہ بصریین کے مذہب پر تسامح لازم آئیگا **قولہ** لی ای امر ثابت عندی۔ **قولہ** قلا ثبت وطرد **قولہ** خلفہما ای خلف ہشام وخلاد۔

رَوَى وَخُلْفٌ فِي دَوَا ابْنٍ وَلِرَا	وَهَا فِي اللَّامِ طِبْ خُلْفُ يَدٍ يَفْعَلْ سَرَا

قولہ روی وخلف فی دوا ابن کا مطلب اوپر شعر میں گذر چکا **قولہ** ولرا یعنی راء ساکنہ مجزومہ کا لام میں دوری نے بخلاف سے اور سوسی نے بلا خُلف ادغام کیا ہے جیسے یغفر لکم و واصبر لحکم **قولہ** ویفعل سری یعنی ومن یفعل ذالک جس جگہ بھی آئے لام مجزوم کا ذال میں ابوالحارث ادغام کرتے ہیں **ف** **قولہ** روی بمعنی مرض یقال نزلت فلانا روی ای ماری بہ حیاۃ **قولہ** ابن مشتق ہے بین سے بمعنی جدائی یعنی جس چیز کو لینا مناسب نہ ہو اُس سے جُدا رہ۔ **قولہ** طب من الطیب **قولہ** ید بمعنی قوت اشارہ اس کی طرف ہے کہ خلاف قوی ہے۔
قولہ سری بمعنی جری ودفع۔

نَخْسِفْ بِهِمْ رُبًا وَفِي ارْكَبْ رُضْ حِمًا	كَمْ بِهِ وَالْخُلْفُ دِنْ بِي نَلْ قَوِيْ عُذْتُ لَهُمْ

یعنی فان نخسف بہم کی باء میں جو کہ سورہ سبا میں ہے صرف کسائی نے ادغام کیا ہے اور باء کا میم میں لفظ ارکب معنا میں کسائی وابوعمرو ویعقوب نے بلا اختلاف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

غام کیا ہے اور ابن کثیر وقالون وعاصم وخلاد نے بالاختلاف ادغام کیا ہے
ی لفظ میں اور لفظ عُذْتُ میں ذال کا تا میں ہشام نے بالاختلاف اور حمزہ
سائی وخلف بزار وابوعمرو وابوجعفر نے بلا اختلاف ادغام کیا ہے جیسا کہ
ندہ شعر میں آتا ہے ف قولہ رُض ریاضۃ سے بمعنی محنت۔ قولہ دن
ن سے ہے قولہ نل نیل سے ہے قولہ قوی جمع قوت کی ہے۔

فُ شَفَا حُزْ ثَقْ وَصَادَ ذِكْرُ مَعْ	ماطہ یُرِدْ شَفَا كَمْ حُطْ نَبَذْتُ حُزْ لَمَعْ

لہ خلف شفا حز ثق کی شرح اوپر کے شعر میں مذکور ہو چکی قولہ وصاد الخ یعنی
یعص کی دال کا ذِکرُ کی ذال میں اور ایسے ہی وَمَنْ یُرِدْ کی دال کا ثواب کی ثا میں
زہ وکسائی وخلف بزار وابن عامر وابوعمرو نے ادغام کیا ہے اور فنبذتہا کی
ل کا تا میں ہشام نے بالاختلاف اور ابوعمرو حمزہ وکسائی وخلف بزار نے
اختلاف ادغام کیا ہے ف قولہ حُز ای ملک قولہ ثق ای من الثقۃ بمعنی اعتماد
لہ حط بمعنی حط علمہ قولہ لمع بمعنی قطعہ بیت۔

لُفُ شَفَا اُورِثْتُمُوْ رِضَیْ لَجَا	ارودر حُزْ مِثْلَ خُلْفٍ وَلَبِثْتُ كَيْفَ جَا

لہ خلف شفا کی شرح اوپر کے شعر میں مذکور ہو چکی قولہ اُورِثْتُم الخ یعنی لفظ
رثتموہا کی ثاء کا تاء میں جو کہ سورہ اعراف اور زخرف میں ہے حمزہ وکسائی و
شام وابوعمرو نے بلا اختلاف اور ابن ذکوان نے بالاختلاف ادغام کیا ہے
لفظ لبثت میں خواہ مفرد ہو یا جمع جس طرح بھی آوے ابوعمرو وابن عامر و
جعفر وحمزہ وکسائی نے ثاء کا تاء میں ادغام کیا ہے جیسا کہ آئندہ آتا ہے
ف قولہ لجا بمعنی اعتصام وحفاظت۔

268	طَ كَمْ شَنَا رِضَیْ دَلِیْسَ رَوَیْ
	ظَعْنُ لَوَیْ وَالْخُلْفُ مِزْ نَلْ إِذْ هَوَیْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ حظ کم شارحنی کی شرح اوپر کے شعر میں مذکور ہو چکی **قولہ** ویاسین الخ یعنی یٰسین کے نون کا والقرآن کی واؤ میں کسائی وخلف بزار ویعقوب وہشام سے بلااختلاف اور ابن ذکوان و عاصم و نافع وبزی ذ بالااختلاف ادغام کیا ہے۔ **قولہ** ظعن ای الشعر والتیسیر **قولہ** نوی ای منقطع الرسل۔

کنُونَ لَاَقَالُونَ نَ يَلْهَثْ اَظْهِرَا	۲۶۹	حِرْمٍ لَهُمْ نَالَ خَلَافُهُمْ دَرِى

یعنی جیسا کہ یٰسین والقرآن میں مذکورین کا اختلاف ہے ایسا ہی نون والقلم میں مذکورین کا اختلاف ہے مگر یٰسین میں نافع کی دونوں روایتیں ہیں اور نون والقلم میں قالون مستثنیٰ ہے ان کے لئے ادغام نہیں ہے بلکہ اظہار ہے پس کسائی وخلف بزار ویعقوب بلاخلاف ادغام کریں گے اور ابن ذکوان و عاصم وورش وبزی بالااختلاف ادغام کریں گے اور باقی مع قالون کے سب قراء اظہار کریں گے بلاخلاف **قولہ** یلہث الخ یعنی یَلْھَثْ ذٰالک سورہ اعراف میں ثلہ کا ذال سے نافع وابن کثیر وابوجعفر وہشام و عاصم ذ اظہار کیا ہے بالااختلاف (یعنی اظہار وادغام) اور باقی نے ادغام کیا ہے بالااختلاف ف **قولہ** کنون لاقالون یہاں سے دو باتیں سمجھنا چاہئے ایک یہ کہ قالون جو مستثنیٰ کئے ہیں صرف سورہ نون کے ادغام سے مستثنیٰ ہے یٰسین سے نہیں دوسری بات یہ کہ یہ استثناء ادغام کے بارے میں ہے خلف سے استثناء نہیں ہے کیونکہ اصل حکم ادغام ہی لہٰذا اصل ہی سے استثناء ہوگا مطلب یہ نکلا کہ سورہ نون میں قالون کا ادغام ہی نہیں ہے بلکہ بلاخلاف اظہار ہے **قولہ** دری یعنی گاہ بگاہ خروج ہونا مطلب یہ ہوا کہ مذکورین کے لئے کبھی کسی روایت سے اظہار ثابت ہوا اور کسی سے کبھی ادغام ثابت ہوا اور اگر لفظ درِیٌ مشدد ہو تو اسکے معنی چمکین ہیں یعنی موٹا اس سے اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اختلاف قوی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَفِي أَخَذْتُ وَاتَّخَذْتُ عَنْ دَرَى ۲۷ وَالْخُلْفُ غِثْ طَسَ مِيمِ فِدْ ثَرَى

یعنی اخذتم ادسا تخذت و لاتخذت داتخذتم خواہ مفرد ہو یا جمع حفص وابن کثیر نے بلا اختلاف اور رویس ذ بلااختلاف اظہار کیا ہے اور باقی نے ادغام اور طسم میں سین کے نون کا میم کی میم سے شعرا و قصص کے مقطعات میں حمزہ و ابوجعفر نے اظہار کیا ہے اور باقی نے ادغام کیا ہے **ف** ابوجعفر کے لئے سکتہ کی بیان میں گذر چکا کہ حروف مقطعات میں سکتہ کرتے ہیں تو جس وقت سین پر سکتہ کرینگے تو خود ہی اظہار ہوگا کیونکہ اس صورت میں سین میم سے منفصل ہو جائے گا مگر مصنف یہاں ابوجعفر کے لئے اظہار نہ بیان کرتے تو یہ شبہ ہوتا کہ شاید مثل ادغام والوں کے یہ بھی ادغام کرتے ہیں اس شبہ کے رفع کرنے کی غرض سے مصنف نے یہاں نافع کے ساتھ ابوجعفر کا اظہار بیان کیا **تنبیہ** ابواشامہ اس طرف گئے ہیں کہ طسٓ تلک سورہ نمل میں نون کا تا سے اظہار ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے بلکہ سب کے لئے اخفا ہے اور کہیعص کے عین کا صاد میں بھی مشہور قول سے اخفا ہی ہے اور بعض نے اظہار بھی کیا ہے اور حمسعق میں بھی اخفا ہی ہے اور طا کا تا میں مثل بسطت۔ فرطت۔ احطت کے ادغام ناقص ہے اور قاف کا کاف میں الم نخلقکم میں ناقص وتام دونوں ہیں **قولہ** درا بمعنی عرف وعلم یعنی قاری نے جان لیا پہچان لیا **قولہ** غث ای اصب بالغیث **قولہ** ثرا ای الندا۔

بَابُ أَحْكَامِ النُّونِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنْوِينِ

نون ساکن کے اور تنوین کے چار قاعدے ہیں چنانچہ سب کا مفصل بیان آدے گا۔

أَظْهِرْهُمَا عِنْدَ حُرُوفِ الْحَلْقِ عَنْ ۲۸ كُلٍّ وَفِي غَيْنٍ وَخَا أَخْفَى ثَمَنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی نون ساکن وتنوین کے نزدیک حروف حلق آویں تو نون وتنوین کو ان کے مخارج سے اور صفات سے بلا تراخی غنہ سے ظاہر کریں گے اور حروف حلق یہ ہیں ء ہ ع ح غ خ اور یہ قاعدہ کل قرار کے لئے ہے مگر ابوجعفر نے غین وخا میں نون وتنوین کا اخفا کیا ہے **ف قولہ** ثمن سے اشارہ ابوجعفر کے قول کی قوت اور رفعت شان کی طرف ہے۔

لَا مُنْخَنِقْ يُنْغِضْ يَكُنْ بَعْضٌ أَبَى	72 وَاقْلِبْهُمَا مَعْ غُنَّةٍ مِيمًا بِبَا

یعنی بعض نے والمنخنقۃ اور فسینغضون اور یکن غنیا میں انکار کیا ہے کہ اخفانہ کریں گے اس سے معلوم ہوا کہ بعض کے نزدیک مستثنیٰ نہیں ہیں۔ یہ سب لفظ **قولہ** واقلبہما الخ یعنی نون وتنوین کو میم سے بار کے نزدیک بدلو کل قرار کے لئے مع باقی رکھنے غنہ کے۔ **ف قولہ** مع غنۃ کی قید اس لئے لگائی تاکہ جن لوگوں نے گمان کیا تھا اقلاب کے بعد غنہ نہ ہوگا اظہار ہوگا ان کارد ہوجاوے۔

وَادْغِمْ بِلَا غُنَّةٍ فِي لَامٍ وَرَا	73	وَهْيَ لِغَيْرِ صُحْبَةٍ أَيْضًا تُرَى

یعنی نون وتنوین کا لام ورار میں ادغام بلا غنہ کرو کل قرار کے لئے مگر غیر صحبہ (یعنی حمزہ وکسائی وشعبہ وخلف بزار کے سوار) کے لئے لام ورار میں ادغام غنہ کے ساتھ بھی مروی ہے۔ **ف قولہ** وہی ای الغنۃ **قولہ** ایضا اس لفظ کو ہی ضمیر مونث سے تعلق ہے اور اگر لغیر صحبۃ سے تعلق کریں تو یہ معنی ہونگے کہ وہ غنہ لام ورار میں غیر صحبۃ کیلئے بھی ہو اور صحبہ کیلئے بھی پس اس تقدیر پر سب کے لئے غنہ ثابت ہوگیا مگر طریق جزری میں چونکہ سب کے لئے نہیں ہے اس لئے غیر صحبہ سے ایضا کو نہ ملاویں گے بلکہ ہی ضمیر سے ملاویں گے **قولہ** تری ای مروی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالْكُلُّ فِي يَنْمُو بِهَا وَضَيْقٍ حَذَفْ ﴿۲۶﴾ فِي الْوَاوِ وَالْيَا وَتَرَى فِي الْيَا اخْتَلَفْ

یعنی کل قراء نون ساکن و تنوین کا ینمو کے چار (یعنی ی ن م و) حرفوں میں غنہ کے ساتھ ادغام کرتے ہیں **قولہ** وضیق الخ یعنی خلف روایت حمزہ سے نون و تنوین کو یاء اور واؤ میں ادغام بلاغنہ کرتے ہیں یعنی غنہ کو حذف کرتے ہیں۔ **قولہ** وتری الخ یعنی دوری نے کسائی کی روایت سے یاء کے اندر غنہ کرنے میں اختلاف کیا ہے ابو عثمان الضریر سے بلاغنہ نقل کیا ہے اور محمد بن جعفر نے غنہ نقل کیا ہے **ف** بہا ای بالغنۃ **قولہ** ضیق من الضیقۃ بمعنی تنگی ضد وسعت کی کیونکہ ادغام کامل میں تنگی ہوتی ہے **قولہ** تری ای انت تبصر **قولہ** واختلف ای اختلف الرواۃ فی غنۃ الیاء

وَاَظْهِرُوا لَدَيْهِمَا بِكِلْمَةٍ ﴿۲۷﴾ وَفِي الْبَوَاقِي اَخْفِيَنْ بِغُنَّةٍ

قولہ واظہروا سے استثناء ہے کہ نون واؤ کے یا یاء کے ساتھ اگر ایک کلمہ میں جمع ہو تو اظہار کرو جیسے دنیا قنوان اور تنوین چونکہ آخر حرف پر آتی ہے اس وجہ سے ایک کلمہ میں واؤ یاء کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی ہے لہذا خاص نون ہی اس استثناء کے ساتھ مخصوص ہے **قولہ** وفی البواقی الخ یعنی اظہار و ادغام و اقلاب سے جو حروف باقی رہے ان میں نون و تنوین کا اخفاء ہوگا اور یہ پندرہ حروف ہیں ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک ۱۵

ف قولہ لدیہما ای لدی الیاء والواو فقط

بَابُ الْفَتْحِ وَالْاِمَالَةِ وَبَيْنَ اللَّفْظَيْنِ

فتح سے مراد یہ ہے کہ الف ماقبل مفتوح کو منہ کھول کر ادا کرنا بلا میلان کے کسی حرکت کی طرف (یعنی ترک امالہ) اور امالہ سے مراد یہ ہے کہ فتح کسرہ کی طرف مائل ہو اور کسرہ کا غلبہ ہو جاوے اور اس کو محض اور اضجاع اور کبری اور بطح بھی کہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں اور بین اللفظین سے مراد یہ ہے کہ فتح اور امالہ کے مابین رہے یعنی کسرہ کی طرف میلان تو ہو مگر فتح کو غلبہ رہے اور اس کو تقلیل اور بین بین اور صغری اور تلطیف بھی کہتے ہیں۔

اَمِلْ ذَوَاتِ الْیَاءِ فِی الْکُلِّ شَفَا ۲۶ وَثَنِّ الْاَسْمَا اِنْ تُرِدْ اَنْ تَعْرِفَا

یعنی ذوات الیاء اسماء وافعال کے الف کو کل قرآن میں امالہ کبری کر تو حمزہ وکسائی وخلف بزار کے لئے **قولہ** وثن الخ یعنی اگر ذوات الیاء کے پہچان نے کا ارادہ کرو کہ ذوات الیاء ہیں یا ذوات الواؤ تو اسماء کا تثنیہ بنا کر دیکھ لو معلوم ہو جاوئیگا کہ ذوات الیاء ہیں یا ذوات الواؤ **ف** **قولہ** ذوات الیاء مراد اس سے وہ الفات ہیں کہ اصل میں یاء ہوں اور الف سے بدل دیا جاوے خواہ پہلے اس کسرہ ہو جیسے شتری یا غیر اس کے ہو جیسے استعلی وغیرہ۔

وَرُدَّ فِعْلَهَا اِلَیْکَ کَالْفَتَی ۲۷ هُدَی الْهَوَی شْتَرَی مَعَ اسْتَعْلٰی اَتَی

اور افعال کے پہچان نے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل کے الفات کو اپنی طرف لوٹا دو یعنی متکلم کا صیغہ بناؤ پس معلوم ہو جاوے گا کہ ذوات الیاء ہیں یا ذوات الواؤ۔ **قولہ** کالفتی الخ یہاں سے مثالیں بیان کرتے ہیں کہ جیسے فتی۔ ہدی۔ ہوی یہ اسماء کی مثالیں ہیں اور افعال کی مثالیں یہ ہیں اشتری۔ استعلی۔ اتی۔ اسماء کا تثنیہ اس طرح ہوگا جیسے فتی کا فتیان ہدی کا ہدیان ہوی کا ہویان اور افعال کا متکلم اس طرح ہوگا جیسے اشتری کا اشتریت استعلی کا استعلیت اتی کا اتیت **ف** اگر اسماء یا افعال ذوات الیاء نہ نکلیں تو امالہ نہ ہوگا جیسے صفا وصفوان وادی ہیں **قولہ** فعلها ای فعل الالفات۔

وَکَیْفَ فُعْلٰی وَفُعَالٰی ضَمُّهٗ ۲۸ وَفَتْحُهٗ وَمَا بِیَاءٍ رَسْمُهٗ

یعنی فعلی کے وزن پر جو کلمہ بھی آوے خواہ فاء کلمہ مفتوح ہو یا مضموم یا مکسور ہو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فعالی کے وزن پر بھی جو کلمہ آوے مگر مفتوح یا مضموم ہو مکسور نہ ہو تو ان سب کے الفات تانیث میں بھی امالہ کرتے ہیں حمزہ وکسائی وخلف بزار مثالیں یہ ہیں جیسے قتلی۔ بلی۔ ذکری۔ اور موسے۔ عیسی یحی۔ میں اگرچہ الف تانیث نہیں ہے مگر انہیں کے حکم میں ہے (یعنی امالہ کریں گے) اور فعالی کی مثالیں یہ ہیں جیسے نصاری تسکاری **قوله** دمابیاء الخ یعنی اور وہ کل الفاظ کہ جن کے الفات یاء سے مرسوم ہوں انمیں بھی حمزہ وکسائی وخلف بزاز امالہ کرتے ہیں **ف قوله** وکیف یہاں سے شفا کے لئے امالہ کا دوسرا قاعدہ بیان کیا ہے اور **قوله** دمابیاء رسمہ یہاں سے تیسرا قاعدہ بیان کیا ہے۔

كَحَسْرَتٰى اَنّٰى ضُحَى مَتٰى بَلٰى	۲۷	غَيْرَ لَدَى زَكَى عَلَى حَتّٰى اِلٰى

یہاں سے مرسوم بالیاء کی مثالیں بیان کرتے ہیں کہ جیسے یاحسرتی۔ اسفی۔ انّی استفہام کے لئے۔ ضحی۔ متی۔ بلی وغیرہ یہ سب مرسوم بالیاء ہیں ان کے الفات میں حمزہ کسائی خلف کا امالہ ہوگا مگر لدی وعلی وزکی وحتی و الی یہ پانچ الفاظ اگرچہ مرسوم بالیاء ہیں لیکن بالاتفاق مستثنے ہیں ان میں امالہ نہ ہوگا **ف** بعض نے مرسوم بالیاء کے امالہ کی یہ وجہ لکھی کہ یہ الفات مثل الفات تانیث کے ہیں شکل ہیں اس لئے ان میں امالہ ہوگا۔

مَتْلُوَّا الرِّبَا الْقُوٰى الْعُلٰى كِلَا	۲۸	كَذَا مَزِيدًا مِنْ ثُلَاثِي كَابْتَلٰى

یعنی حمزہ وکسائی وخلف نے ذوات الواو سے الربا میں بوجہ کسرہ ماقبل کے امالہ کیا ہے اور القوی اور العلی میں بھی رؤس آیۃ کی مناسبت سے امالہ کیا ہے اور کلا میں بوجہ کسرہ ماقبل کے کہ جو کاف ہے امالہ کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ الف یاء سے بدلا ہوا ہے کلا میں اس لئے امالہ ہے۔ **قوله** کذا الخ یہاں سے چوتھا قاعدہ بیان کرتے ہیں کہ ثلاثی مزید فعل ہو خواہ ذوات الیاء ہو یا ذوات الواو ان سبھوں میں بھی مرموز بشفا امالہ کرتے ہیں ابتلے۔ انجی۔ زکی۔ یدعی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مَعَ رُؤُسِ اٰيِ النَّجْمِ طٰهٰ اقْرَاْ مَعَ الْـ قِيَامَةِ اللَّيْلِ الضُّحٰى الشَّمْسِ سَاْلَ

یعنی ثلاثی مزید میں جو اوپر شعر میں مذکور ہوا کہ شفا امالہ کرتے ہیں مع ان گیارہ سورتوں کے رؤس آیہ میں جس جگہ امالہ کا قاعدہ ہو وہاں کرتے ہیں نہ کہ بغیر قاعدہ بھی کرتے ہیں کیونکہ بعض رؤس میں قاعدہ ہی نہیں جیسے امرأ۔ ذکرا۔ مُسْتَبْشِرَۃٌ۔ قترہ وغیرہ اور وہ گیارہ سورتیں یہ ہیں نجم۔ طٰہٰ۔ اقرا۔ قیٰمۃ۔ واللیل۔ والضحٰی۔ والشمس۔ والمعارج اور تین سورتیں آئندہ شعر میں مذکور ہیں یعنی عبس۔ والنازعات۔ سبح اسم۔ **ف قولہ** مع رؤس یعنی خواہ وادی ہو یا یائی۔ یہاں پر ایک اعتراض پڑتا ہے وہ یہ کہ رؤس آیہ چاروں قاعدہ جو مذکور ہوئے ان سے خالی نہیں ہے کسی نہ کسی قاعدہ میں ضرور ہیں پھر یہاں مکرر بیان کرنے سے کیا فائدہ جواب اس کا یہ ہے کہ بعض قراء نے ان سورتوں میں اپنے قواعد کے خلاف کیا ہے جیسا کہ آئندہ چلکر معلوم ہوگا پس اگر یہاں مصنف نہ بیان کرتے تو اشتباہ ہوتا کہ شاید حمزہ کسائی خلف بزار نے بھی خلاف کیا ہو اس سے یہاں بیان کر دیا اور کنایۃً تنبیہ کر دی کہ انہوں نے خلاف قاعدہ ان سورتوں میں نہیں کیا بلکہ اپنے قواعد پر ہیں (ہذہ ما الہمنی ربی) **قولہ** سال یعنی سورۂ معارج۔

عَبَسَ وَالنَّزْعِ وَسَبِّحْ وَعَلِيْ ۴۲ اَحْيَا بِلَا وَاوٍ وَعَنْهُ مَيْلُ

قولہ عبس والنزع وسبح اس عبارت کا اوپر کے شعر سے تعلق ہے جیسا کہ مذکور ہوا **قولہ** وعلی الخ یعنی احیا جو بلا واو ہو اس میں صرف علی (یعنی کسائی) امالہ کرتے ہیں جیسے فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ۔ اِنَّ الَّذِیْ اَحْیَاہَا۔ اور اگر واو کے ساتھ ہو تو حمزہ کسائی خلف سب موافق اصول کے امالہ کرتے ہیں اور یہ سورۂ نجم میں ہے فانہ ہو اَمَاتَ وَاَحْیٰ **ف قولہ** علی نام ہے کسائی کا **قولہ** وعنہ میل اس کو آئندہ شعر سے تعلق ہے یعنی اسی کسائی کے لئے امالہ کر تو آئندہ شعر کے الفاظ میں جیسا کہ آئندہ آتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مُحیاھُمْ تَلاَ خَطَایَا وَدَحَا ۲۸۳ تُقَاتِہٖ مَرْضَاتِ کَیْفَ جَا طَحَا

یعنی محیاہم ومماہم جاثیہ میں اور والقمر اذا تلاہا فاشمس میں اور خطایا جس جگہ بھی آوے جیسے خطایاکم وخطایاہم وخطایانا اور لفظ دحیٰ نازعات میں جیسے والارض بعد ذالک دحاہا اور لفظ تقاتہ آل عمران میں جیسے حق تقاتہ اور لفظ مرضات جس جگہ بھی آوے اور جس حالت پر بھی آوے جیسے مرضات اللہ ومرضاتی تسرون اور لفظ طحاہا والشمس میں جیسے والارض وما طحاہا ان سب الفاظ میں صرف کسائی کے لئے امالہ ہے جیسا کہ اوپر فائدہ میں مذکور ہوا **ف قولہ** خطایا کے ثانی الف میں امالہ ہے۔

سَجٰی وَاَنْسَانِیْہِ مَنْ عَصَانِیْ ۲۸۴ اٰتَانِ لَاھُوْدَ وَقَدْ ھَدَانِیْ

یعنی لفظ سجی والضحی میں جیسے واللیل اذا سجی اور لفظ انسانیہ کہف میں جیسے وما انسانیہ الا الشیطان اور لفظ من عصانی سورہ ابراہیم میں جیسے ومن عصانی فانک اور لفظ آتان مریم میں جیسے کہ آتانی الکتاب اور نمل میں آتانی اللہ نہ کہ سورہ ہود میں یعنی آتانی رحمۃ اور لفظ قد ہدان سورہ انعام میں جیسے کہ قال اتحاجونی فی اللہ وقد ہدان ان سب الفاظ میں صرف کسائی نے امالہ کیا ہے اور آتانی رحمۃ جو سورہ ہود میں ہے اس میں حمزہ وکسائی وخلف سب اپنے اصول پر ہیں **ف قولہ** آتانی میں لام کلمہ میں امالہ ہے **قولہ** لاہود یعنی ہود کے آتانی رحمۃ میں تنہا کسائی ہی نہیں ہیں بلکہ اس میں کسائی کے ساتھ حمزہ وخلف بھی موافق قاعدہ کے امالہ کرتے ہیں

اَوْصَانِ رُؤْیَایَ لَہُ الرُّؤْیَا رَوَیٰ ۲۸۵ رُؤْیَاکَ مَعْ ھُدَایَ مَثْوَایَ تَوَیٰ

یعنی اوصانی بالصلوۃ سورہ مریم میں اور لفظ رؤیای جو مضاف ہو طرف یائے متکلم کے اور یہ یوسف میں دو جگہ ہے ان میں بھی صرف کسائی ہی کا امالہ ہے **قولہ** الرؤیا یعنی لفظ الرؤیا معرف باللام میں کسائی وخلف کے لئے امالہ ہے بغیر حمزہ کے اور یہ لفظ چار جگہ آیا ہے سورہ یوسف میں اور سبحان میں اور والصافات میں اور فتحنا میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ رؤیاک الخ یعنی لفظ رؤیاک جو مضاف ہو طرف کاف خطاب کے اور یہ بھی یوسف میں ہے اس میں مع ہدای کے جو مضاف ہو طرف یار کے اور یہ بقرہ میں اور طہٰ میں ہے اور مع مثوای کے جو مضاف ہو طرف یار کے اور یہ نیز یوسف میں ہے ان سب میں صرف کسائی کے ایک راوی دوری امالہ کرتے ہیں **ف قولہ** تلا ای للکسائی اور لفظ علی احیا بلا واو جو او پر کے چوتھے شعر میں مذکور ہے وہاں سے یہاں تک صرف کسائی ہی کا امالہ ہے **قولہ** توی اسکے معنی تنگی اور ہلاکت کے ہیں چونکہ امالہ میں فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کیا تو فتحہ بوجہ کسرہ کے ہلاک ہوگیا اور کسرہ اس کی جگہ قائم ہوگیا۔

مَحْیَایَ مَعْ اٰذَانِنَا اٰذَانِهِمْ	۲۷ دجَوَارِ مَعْ بَارِئِکُمْ طُغْیَانِهِمْ

یعنی ایسے ہی صرف دوری کسائی نے محیای جو انعام میں ہے مع آذاننا اور آذانہم کے یہ دونوں جہاں بھی واقع ہوں اور لفظ جوار فی البحر شوری میں اور الجوار المنشآت رحمان میں اور الجوار الکنس کورت میں اور لفظ بارئکم دو جگہ بقرہ میں اور طغیانہم جہاں بھی واقع ہو ان سب الفاظ میں امالہ کیا ہے **ف قولہ** آذاننا و آذانہم کی ذال والے الف میں امالہ ہے۔

مِشْکٰوةِ جَبَّارِیْنَ مَعْ اَنْصَارِیْ	۲۸ دوَبَابُ سَارِعُوْا وَخُلْفُ الْبَارِیْ

یعنی سورہ نور میں کمشکوۃ فیہا مصباح اور لفظ جبارین سورہ مائدہ وشعراء میں اور لفظ انصاری آل عمران وصف میں اور لفظ سارعوا اور جو اس مادہ سے صیغہ آوے جیسے یسارعون ونسارع ان سب الفاظ میں صرف دوری کسائی نے امالہ کیا ہے **قولہ** وخلف الباری یعنی الباری میں جو کہ الباری المصور سورہ حشر میں ہے۔ امالہ بالخلف ہے دوری کسائی کے لئے۔ **ف قولہ** وخلف الباری یہاں سے آگے جو دو شعر آدیں گے وہاں تک سب میں دوری کسائی کے لئے امالہ میں خلف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ثِمَارٍ مَعْ أَوَارٍ مَعْ يُوَارِي مَعْ	288	عَيْنُ الْيَتَامَى عَنْهُ الْإِتْبَاعُ وَقَعْ	

یعنی لفظ ثمار جو کہف میں جیسے ولا تمار فیہم اور لفظ اُوارِی مائدہ میں اور یواری مائدہ اور اعراف میں سے ان سب میں دوری کسائی نے امالہ بالخلف کیا ہے۔

قولہ عین الیتامی الخ یعنی لفظ یتامی کے عین کلمہ میں دوری کسائی کا امالہ بالخلف ہے۔ **قولہ** الاتباع وقع یعنی عین کلمہ کا امالہ لام کلمہ کی امالہ کی اتباع سے واقع ہوا ہے۔ **ف** معلوم ہوا کہ اگر لام کلمہ میں کسی عارض سے امالہ نہ ہو تو عین کلمہ میں بھی نہ ہوگا جیسے کہ فی یتامی النساء اور یہ مخالف ہے حمزہ کے تراء الجمعان میں امالہ سے کیونکہ ان کے لئے حالانکہ وصل میں لام کلمہ کا امالہ نہیں ہوگا مگر راء کا پھر بھی امالہ کرتے ہیں۔

وَمِنْ كُسَالَى وَمِنَ النَّصَارَىٰ	289	كَذَا أُسَارَى وَكَذَا سُكَارَى	

یعنی مثل یتامی کے کسالی اور نصاری اور ایسے ہی اُساری اور سُکاری کے عین کلمہ میں بھی لام کلمہ کی اتباع سے دوری علی امالہ بالخلف کرتے ہیں **ف** یہاں تک دوری علی کا امالہ بالخلف ختم ہوگیا اور ان چار الفاظ میں بھی اگر لام کلمہ کا امالہ کسی وجہ سے نہ ہوگا تو عین کا بھی نہ ہوگا مثل یتامی کے جیسے کہ نصاری المسیح۔

وَافَقَ فِي أَعْمَىٰ كِلَا الْإِسْرَىٰ صَدَا	290	وَأَوَّلًا حِمًا وَفِي سُوًى سُدًى

یعنی لفظ اعمیٰ سورہ بنی اسرائیل میں دو جگہ آیا ہے دونوں میں شعبہ نے مرموز لشفا کی موافقت سے امالہ کیا ہے اور وہ دونوں لفظ یہ ہیں ومن کان فی ہذہ اعمیٰ فہو فی الآخرۃ اعمیٰ اور پہلے اعمیٰ یعنی فی ہذہ اعمیٰ میں ابو عمرو یعقوب نے بھی مرموز شفا کی امالہ میں موافقت کی ہے۔ **قولہ** وفی سوی سدی یعنی سوی طٰہٰ میں اور سدی قیمہ میں حالت وقف میں مرموز شفا کی خلف سے شعبہ نے موافقت کی ہے جیسا کہ آئندہ بیت میں آئے گا **ف** اس شعر سے مصنف اُن لوگوں کو بیان کرتے ہیں کہ جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حمزہ وکسائی وخلف بزار کے ساتھ بعض الفاظ کے امالہ میں موافق ہو گئے۔
قولہ اسری نام ہے سورہ بنی اسرائیل کا **قولہ** صدی محبوب شئی کو صدی بولتے ہیں۔

وَفِی بَابِ ہٖ مِنْ خُلْفِہٖ وَمُتَّصِفْ	۲۶۱ مُزْجَا یُلَقَّاہُ اَتٰی اَمْرُ اخْتُلِفْ

یعنی سورہ انفال کے لفظ رمی میں اور بلی جس جگہ بھی واقع ہو اور سویٰ سُدی جو کہ اوپر کے شعر میں مذکور ہوئے ان سب کے امالہ میں شعبہ نے بالاختلاف حمزہ وکسائی وخلف بزار جو مرموز شفا شروع باب میں گذرے ان کی موافقت کی ہے ومتصف الخ یعنی ابن ذکوان نے لفظ مزجاۃ جو سورہ یوسف میں ہے اور لفظ یلقاہ منشورا جو بنی اسرائیل میں ہے اور لفظ اتی امر اللہ جو سورہ نحل میں ان سب میں بالاختلاف مرموز شفا کی موافقت کی ہے۔ **ف قولہ** صن صیانۃ سے ہے بمعنی حفاظت وحراست یعنی اس قرأت کو یاد کرے تو۔ **قولہ** متصف بمعنی منعوت یعنی ابن ذکوان کی قرأت قابل تعریف ہے۔ اس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

اِنَاہُ لِیْ خُلْفٌ نَاٰی اْلاِسْرَاءِ صِفْ	۲۶۲ مَعْ خُلْفِ نُوْنِہٖ وَفِیْہِمَا ضِفْ

یعنی لفظ اناہ سورہ احزاب میں ہشام نے بالاختلاف مرموز شفا کی موافقت کی ہے اور لفظ نای جو بنی اسرائیل میں ہے اس میں شعبہ نے امالہ ہو ان لوگوں کی موافقت کی ہے اور اس لفظ کے نون مفتوح میں بھی شعبہ نے امالہ کیا ہے مگر خلف سے (یعنی وَنَایٰ بجانبہ میں شعبہ کا امالہ نون میں تو خلف سے ہے اور ہمزہ میں بلا خلف) **قولہ** وفیہما ضف یعنی لفظ نای جو سورہ اسراء اور سورہ فصلت میں ہے ان دونوں کے نون میں (مرموز ضاد یعنی) خلف عاشر ادی حمزہ میں اور (مرموز ذی جو اگلے شعر میں ہے یعنی) کسائی وخلف بزار نے امالہ کیا ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہمزہ کے امالہ میں پورے شفا اپنے قاعدہ پر ہیں **ف قولہ** صف من الوصف **قولہ** فیہما ای فے الاسراء و فصلت **قولہ** ضف ضیافت سے ہے بمعنی مہمان

رَوٰی وَفِیْمَا بَعْدَ رَاءٍ حُطْ مُلًا	۱۹۸ وَ خُلْفٌ وَمَجْرٖی عُدْ وَاَدْرٰی اَوَّلَا

قولہ روی اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے جیسا کہ مذکور ہوا **قولہ** وفیما بعد الخ یعنی وہ الفات جو بعد راء کے واقع ہوں جیسے اشتری۔ ذکری۔ نصاری۔ ادری وغیرہ جس وزن پر بھی ہوں اُن میں ابو عمرو نے بلا اختلاف اور ابن ذکوان نے بالاختلاف مرموز شفا کی امالہ پر موافقت کی **قولہ** ومجری الخ یعنی لفظ مجریھا سورہ ہود میں مرموز شفا اور مرموز حط ملا کی حفص رحمۃ اللہ علیہ نے امالہ پر موافقت کی ہے۔ **قولہ** وادری یعنی سورہ یونس میں ولا ادراکم جو قرآن مجید میں سب سے اوّل آیا ہے اس میں شعبہ نے مرموز شفا حط ملا کی امالہ پر بلا اختلاف موافقت کی ہے جیسا کہ آئندہ بیت میں آئے گا۔ **ف قولہ** وفیما بعد راء یہ ابو عمرو و ابن ذکوان کا کلیہ قاعدہ ہے **قولہ** حط ای احفظ و احرص **قولہ** ملا جماعت شریفہ **قولہ** خلف ای عن ابن ذکوان۔

صِلْ وَسِوَاهَا مَعْ یَابُشْرٰی لِخُلْفِہٖ	۱۹۹ وَافْتَحْ وَقَلِّلْهَا وَاَضْجِعْهَا حَتَفْ

قولہ صل اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** وسواہا الخ یعنی جو ادری سورہ یونس میں ہے اسکے سواء جو ہو دہ میں ہے اور لفظ یابشریٰ ہذا غلام سورہ یوسف میں ان دونوں لفظوں میں شعبہ نے امالہ میں اختلاف کیا ہے **قولہ** وافتح الخ یعنی یابشری میں فتح (یعنی ترک امالہ) بھی اور تقلیل (یعنی امالہ صغریٰ) بھی اور امالہ (یعنی اضجاع یعنی امالہ کبریٰ) بھی ابو عمرو کے لئے تینوں جائز ہیں **ف قولہ** اختلف یعنی شعبہ کے لئے بشریٰ اور ادری غیر یونس میں امالہ و فتح دونوں جائز ہیں **قولہ** اضجعہا یعنی امالہ محضہ کر تو۔ **قولہ** حتف بلا قتل اور بلا ضرب موت کو حتف کہتے ہیں یہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ تینوں وجہ قطع کر دی گئی ہیں ابو عمر کیلئے

وَقَلِّلِ الْرَّا اَوْرُءُوْسَ الْاٰيِ جُفْ ۲۸۴ وَمَا بِهٖ هَا غَيْرَ ذِي الرَّا يَخْتَلِفْ

یعنی ورش بطریق ازرق ان الفات کو کہ جو بعد راء کے واقع ہوں جن کو کہ ذوات الراء کہتے ہیں بین بین (یعنی امالہ صغری) پڑھتے ہیں اور ایسے ہی گیارہ سورتوں نجم۔ طٰہٰ۔ اقرأ۔ قیمہ۔ واللیل۔ والضحی۔ والشمس۔ معارج۔ عبس۔ نازعات۔ سبح اسم میں رؤس آی کو خواہ واوی ہوں یا یائی بین بین پڑھتے ہیں مگر وہ رؤس آی کہ جن کے آخر میں ہا ضمیر مونث کی لاحق ہو جیسے وحاہا تلاہا ضحاہا اور ذوات الراء نہ ہوں۔ جیسے ذکرٰہا وغیرہ ان میں ورش کا اختلاف ہے فتح بھی ہے اور بین بین بھی۔ ف خلاصہ یہ ہوا کہ رؤس آئیہ میں اگر ہا ضمیر ہو تقلیل و فتح دونوں ہیں اور اگر ہا نہ ہو تو صرف تقلیل ہے اور رؤس آی اگر ذوات الراء ہوں خواہ ضمیر ہو یا نہ ہو تو ہر حال میں یہاں بھی صرف تقلیل ہی ہوگی **قولہ** جف بمعنی پیوستہ **قولہ** وقلل یہاں سے ورش کے لئے ازرق کی روایت سے کلیہ قاعدہ بیان کرتے ہیں

مَعْ ذَاتِ يَاءٍ مَعْ اَرَاكَهُمْ وَرَدْ ۲۹۵ وَكَيْفَ فَعْلٰى مَعْ رُءُوْسِ الْاٰيِ حُدْ

یعنی ذوات الیاء میں اور اراکہم میں بھی ازرق کے لئے تقلیل میں اختلاف ہے اور ذوات الیاء عام ہے کہ اصل ہی میں یاء ہو یا اصل میں نہ ہو بلکہ ابدال سے یاء ہو گئی ہو یا مرسوم بالیاء ہو کہ جن میں حمزہ کسائی یا اُن کے کسی ایک راوی نے امالہ کیا ہو یا صرف کسائی نے تنہا امالہ کیا ہو اور جس وزن پر بھی ہو ان سب صورتوں کو ذوات الیاء کا لفظ شامل ہے جیسے ہدی۔ الزنا۔ دنای۔ اتی۔ رمی۔ ہدای۔ محیای۔ مثوای۔ اعمی۔ خطایا۔ تقاتہ۔ متی انٰہ۔ مثوی۔ کسالی۔ دنیا۔ یحیٰی۔ عیسی وغیرہم **قولہ** وکیف الخ یعنی فعلی کے وزن پر جو بھی لفظ آوے اس میں اور رؤس آی مقدمہ میں ابو عمرو کے لئے بلا اختلاف بین بین ہے جیسا کہ آئندہ شعر میں آوے گا۔ ف **قولہ** مع ذات الخ یعنی اوپر کے شعر میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ق کے لئے یا ضمیر والے رؤس آی میں اختلاف بیان کیا ہے ان میں مع
ت الیاء کے اختلاف ہے۔ **قولہ** ورد یعنی خلاف وارد ہوا ازرق سے۔
لہ وکیف فعلی یعنی خواہ بالفتح یا بالضم یا بالکسر ہو **قولہ** حدا ای الحاجز والفاصل
بین الشیئین والیضا حد الشیئی منتہاہ۔ www.KitaboSunnat.com

سوی ذی الراء وانی ویلتی ۹۶ یا حسرتی الخلف طوی قیل متی

ابو عمرو کا فعلی میں اور رؤس آی میں اختلاف ہے فتح و تقلیل میں سوائے
الراء کے کہ اس میں اختلاف نہیں ہے بلکہ امالہ کبریٰ ہے جیساکہ اوپر قاعدہ
بیان کر چکے (یعنی اس قاعدہ وفیما بعد راء حط ملاہیں) **قولہ** وانی یہاں سے وہ
الفاظ بیان کرتے ہیں کہ جن میں صرف دوری بصری تقلیل کرتے ہیں یعنی انی
بمعنی کیف اور یویلتی اور یاحسرتی میں خاص دوری بصری ہی خلف کے ساتھ تقلیل
کرتے ہیں **قولہ** قیل متی بلی عسی یعنی بعض نے کہا کہ لفظ متی۔ بلی عسی میں بھی دوری
کے لئے بالخلف تقلیل ہے اور بعض مثل ابن شریح کے اس طرف گئے ہیں
کہ دونوں روایتوں سے تقلیل ہے یعنی روایت دوری سے بھی اور سوسی سے بھی اور یہ
قول ابن شریح کا صرف بلی متی میں ہے عسی میں نہیں اور عسے کے متعلق صاحب
تیسیر دوری اور صاحب ہدایت کی عبارتیں سوسی کے لئے بھی محتمل ہیں کیونکہ انہوں نے
دوری کے لئے بیان کیا ہے اور سوسی کو نہیں ذکر کیا مگر انکار بھی نہیں لکھا کہ جس کی
وجہ سے سوسی کے لئے بھی احتمال ہو سکتا ہے لیکن چونکہ صراحت نہیں ہے اس
لئے عسی میں سوسی کے لئے نہ ہوگا دوری ہی میں ہوگا **قولہ** واسفی عنہ نقل یعنی یا اسفی
میں بھی فقط دوری کے لئے خلف سے تقلیل منقول ہے جیساکہ آئندہ شعر میں
آتا ہے ف **قولہ** طوی ضد ہے نشر کی اور اس سے اس بات کی طرف اشارہ
ہے کہ اگرچہ اختلاف کی دونوں وجہیں صحیح ہیں جیساکہ نشر میں ہے مگر اختلاف کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الفاظ صاف طور سے کسی کتاب میں نہیں ہیں گویا غیر مشہور ہے۔

وَعَنْ جَمَاعَةٍ لَهُ دُنْيَا أَمِلْ ۳۹	بَلَى عَسَى وَأَسَفَى عَنْهُ نُقِلْ

قولہ بلی عسی سفی عنہ نقل کی شرح اوپر دوسری شعر میں گذرچکی قولہ وعن جماعت الخ یعنی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ دوری بصری کے لئے صرف لفظ دنیا میں امالہ کبری بھی ہے پس لفظ دنیا میں ان کے لئے تین وجہیں ہوگئیں فتح وتقلیل اصل قاعدہ سے (یعنی وکیف فعلی مع روس ای حد خلف سے یعنی ابوعمرو کا یہ قاعدہ ہے کہ فعلی جس طرح آوے اور روس آی میں خلف ہے یعنی فتح اور تقلیل دونوں ہیں تو اس قاعدہ سے دنیا فعلی کے وزن پر ہے یہاں سے تو دنیا میں تقلیل فتح ثابت ہوئی اور) امالہ کبری یہاں سے ف قولہ عنہ نقل سے یہ اشارہ ہے کہ دوری ہی کے لئے منقول ہے سوسی کے لئے نہیں ہے اور یہ بھی اشارہ ہے کہ اس سے بلاشک بعض روایتوں میں منقول ہے اگرچہ بعض نے مثل دانی کے اسکو نہیں بیان کیا قولہ لہ ای للدوری قولہ امل ای محضاً۔

وَغَيْرُ الْأُوْلَى الْخُلْفُ صِفْ وَالْهَمْزَ حِفْ ۴۰	حَرْفَيْ رَأَى مِنْ صُحْبَةٍ لَنَا اخْتُلِفْ

یعنی رآی کے را اور ہمزہ دونوں میں ابن ذکوان حمزہ وکسائی وشعبہ وخلف بزار نے بلا خلف اور ہشام نے بالاختلاف امالہ کبری کیا ہے قولہ وغیر الاولی الخ یعنی اول جگہ جو قرآن شریف میں رای آیا ہے اور یہ سورہ انعام میں ہے اس میں بلا اختلاف امالہ ہے مگر) اس کے سوا جہاں رای آوے گا شعبہ کے لئے مثل ہشام کے اختلاف سے امالہ کبری ہے قولہ والھمز حف یعنی (رآی کے) ہمزہ میں ابوعمرو بھی امالہ کبری کرتے ہیں اور را میں فتح پڑھتے ہیں ف قولہ حرفی رای یہاں سے امالہ کبری شروع ہوا ہے اور جن لوگوں کا خلف ہے دوسری وجہ خلف کی ان کے لئے فتح ہے کیونکہ اصل باب میں فتح ہے لہذا اصل ہی کیطرف رجوع ہوگا اور رای میں کل تین قرائتیں ہیں اول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وہمزہ معاً دونوں کا امالہ دوسرے معاً دونوں کا فتح تیسرے راء کا فتح وہمزہ کا بصری کی قراءت پر فقط اور چوتھی قراءت دونوں کی تقلیل ہو ازرق کیلئے اس کا بیان آئندہ آویگا در حرفی رَآی کا مطلب یہ ہے کہ معاً راء وہمزہ دونوں میں امالہ ہے۔ اور جو لوگ خلف امالہ کرتے ہیں ان کے لئے دوسری وجہ خلف کی یہ ہے کہ معاً دونوں کا فتح ہو خلف کا یہ مطلب نہیں کہ صرف ہمزہ میں ہو اور راء میں نہ ہو یا اس کے برعکس۔

قولہ حف من الحیف وہو الجور یرید المبالغۃ فی الامالۃ۔

وَذُو الضَّمِيرِ فِيهِ أَوْ هَمْزٌ وَرَا ۱ احمى خُلْفُ مُنًّى قَلِّلْهُمَا كُلًّا جَرَى

یعنی جو لفظ رای ہو اور اس کے بعد ضمیر بھی لاحق ہو جیسے رَآہُ وغیرہ تو اس میں ابن ذکوان کا بھی مثل ہشام کے خلف ہے یعنی دونوں کا فتح بھی جائز ہے اور دونوں کا امالہ کبریٰ اور ایک تیسری وجہ اُن کے لئے ہشام سے بھی زیادہ ہے وہ یہ کہ صرف ہمزہ میں امالہ ہو اور راء میں فتح ہو مصنف نے لفظ فیہ سے اسی وجہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

قولہ قللہما الخ یعنی ہمزہ اور راء میں خواہ ذوالضمیر ہو یا بغیر ضمیر ہو ہر جگہ ورش بطریق ازرق تقلیل کرتے ہیں اور باقی قراء اُسی اصول پر ہیں جو اوپر کے شعر میں گذرا ہے۔

ف قولہ خلف یعنی خواہ صرف ہمزہ میں امالہ ہو یا معاً راء وہمزہ دونوں میں ہو سب میں خلاف ہے ابن ذکوان کا **قولہ** قللہما ای الہمزۃ والراء **قولہ** کلا ای الذی بعدہا وغیرہ **قولہ** جری ای وقع۔

وَقَبْلَ سَاكِنٍ أَمِلْ لِلرَّا صَفَا ۱ فى وَكَغَيْرِهِ الْجَمِيعُ وَقْفَا

یعنی اگر رای کے بعد کوئی ساکن حرف ہو جیسے کہ رای القمر و رای الشمس وغیرہ تو رای میں فقط شعبہ وخلف بزار وحمزہ صرف راء میں امالہ کبریٰ کرتے ہیں اور سوسی کے لئے جو بعض نے ذکر کیا ہے اُس کا بیان آخر باب میں آئے گا **قولہ** وکغیرہ الخ یعنی وہ راء جو کہ قبل ساکن کے واقع ہو جب اس پر وقف کیا جاوے تو جمیع قراء کے لئے وہی قواعد ہیں کہ جو راء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قبل ساکن نہ ہو اس کے قواعد ہیں۔ پس حالت وقف میں ابن ذکوان وحمزہ وکسائی وخلف بزار بلا اختلاف اور شعبہ وہشام بالاختلاف ہمزہ ورا، دونوں میں امالہ کرینگے اور ازرق دونوں میں تقلیل کریں گے اور ابو عمرو فقط ہمزہ میں امالہ کبری کریں گے۔ **ف قولہ** للراء یعنی راء کی حرکت کا امالہ کر تو **قولہ** فئی بمعنی رجوع گویا حکم کرتے ہیں صفائی کی طرف رجوع کرنے کا **قولہ** کغیرہ ای کغیر ما قبل الساکن۔ **قولہ** الجمیع ای جمیع القراء۔

وَالْاَلِفَاتِ قَبْلَ كَسْرِ رَاءٍ طَرَفْ	كَالدَّارِ نَارٍ حُزْ تَفُزْ مِنْهُ اخْتَلَفْ

یعنی راء متطرف مکسور سے ماقبل جو الفات ہوں جیسے الدار۔ النار۔ الابصار ہم۔ حمارک وغیرہ تو ان الفات میں ابو عمرو دوری کسائی کے لئے بلا اختلاف اور ابن ذکوان کے لئے امالہ کبری ہے **ف قولہ** والالفات یہاں سے کلیہ قاعدہ بیان کرتے ہیں۔ **قولہ** حز ای اجمع لعلم **قولہ** تفز یعنی علم کو جمع کرے تاکہ دنیا ودین کی مراد حاصل ہو۔

وَخُلْفُ غَارٍ تَمَّ وَالْجَارِ تَلَا	طِبْ خُلْفُ هَارٍ صِفْ حَلَا رُمْ بِنْ مَلَا

یعنی دوری کسائی لفظ اذ ہما فی الغار میں بالاختلاف امالہ کبری کرتے ہیں اور باقی قراء سب اپنے اصول پر ہیں پس ابو الحارث وابو عمرو بلا اختلاف اور ابن ذکوان بالاختلاف امالہ کرینگے اور ازرق کے لئے تقلیل ہے جیسا کہ آئندہ آتا ہے اور باقی کے لئے فتح ہوگا اور لفظ والجار ذی القربی والجار الجنب میں دوری کسائی بلا خلف اور دوری بصری بالاختلاف امالہ کرتے ہیں اور باقی قراء علاوہ ازرق کے فتح پڑھتے ہیں اور علی شفا جرف ہار کے لفظ ہار میں شعبہ وابو عمرو وکسائی بلا اختلاف اور قالون وابن ذکوان بالاختلاف امالہ کرتے ہیں اور باقی کیلئے علاوہ ازرق کے فتح ہے **ف قولہ** وخلف غار چونکہ دوری کسائی کیلئے خلف کا اثبات کیا ہے لہذا باقی کیلئے اسکی ضد کچھ نہ نکلیگی بلکہ جس کا خلف سے امالہ تھا ان کا خلف رہے گا اور جن کا بلا خلف تھا ان کا بلا خلف رہے گا غرضیکہ سب اپنے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صول پر ہیں گے **قولہ** تم ای انتہی یعنی دوری کسائی کا لفظ غار ہی میں خلف ہے
قولہ تلا ای قر **قولہ** طب ای حسن خلاف ہار۔

وَالْخُلْفُ مِنْ فَوْزٍ وَتَقْلِيلُ جُوِي ۱۸	خُلْفُهُمَا وَإِنْ تَكَرَّرَ حُطَّ رُوِي

قولہ خلفہما ای خلف قالون وابن ذکوان اور اس کا اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** وان تکرر الخ یعنی اگر راء متطرف مکسورہ سے ماقبل ایک اور راء مکرر آجاوے جیسے مع الابرار تو وہاں ابو عمرو کسائی و خلف بزار بلا اختلاف اور ابن ذکوان و حمزہ بالاختلاف امالہ کبریٰ کرتے ہیں اور دوسری وجہ حمزہ کی خلف کی روایت سے تقلیل ہے اور خلاد کی روایت سے بھی تقلیل ہے مگر خلاد کے لئے تقلیل میں بھی خلف ہے لہٰذا ان کے لئے تیسری وجہ یہاں فتح بھی ہوگا **قولہ** وتقلیل جوی یعنی ازرق کیلئے راء متطرف مکسور کے باب میں خواہ راء متطرف مکرر ہو یا غیر مکرر ہو تقلیل ہے **ف** **قولہ** جوی بمعنی وسیع یعنی تقلیل ازرق کی شائع ہے مشہور ہے۔

وَوَافَقَ فِي التَّكْرِيرِ قَسْ خُلْفُ ضُفَا ۲۰	لِلْبَابِ جَبَّارِينَ جَارِ اخْتَلَفَا

قولہ للباب اس کا تعلق اوپر کے شعر سے ہے اور شرح بھی اس کی وہاں گذر گئی۔
قولہ جبارین الخ یعنی لفظ جبارین اور الجار میں ازرق کے لئے اختلاف ہے تقلیل بھی منقول ہے اور فتح بھی **قولہ** وافق الخ یعنی راء متطرف مکررہ میں ازرق کی موافقت سے ملا نے خلف سے اور خلف نے بلا خلف تقلیل کی ہے۔ **ف** اور اوپر حمزہ کے لئے راء مکرر میں بالخلف امالہ کبریٰ مذکور ہوچکا لہٰذا وہاں اور یہاں سے خلاد کے لئے تین وجہ ہوگئیں اور خلف کی صرف دو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا **قولہ** جبارین اس لفظ کا امالہ کبریٰ صرف دوری کسائی نے کیا ہے جیسا کہ شروع باب میں گذر چکا اور یہاں امالہ صغریٰ بیان کیا گیا ہے **قولہ** ضفا ای کثیر یعنی اشارہ کرتے ہیں کہ جن جن کے راوی ان کے لئے بہت ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَخُلْفُ قَهَّارِ الْبَوَارِ فُصِّلَا	۱۰۸ تَوْرَاةَ جُدْ وَالْخُلْفُ فَضَّلَ بُجِّلَا

یعنی لفظ قہار اور البوار میں بالخلف حمزہ کے لئے تقلیل ہے اور باقی کل قراء اپنے اصول پر ہیں **قولہ** توراۃ یعنی ازرق کے لئے لفظ توراۃ میں بین بین ہے اور حمزہ و قالون کا اختلاف ہے تقلیل میں حمزہ کے لئے خلف کی دوسری وجہ امالہ کبریٰ ہے جیساکہ آئندہ معلوم ہوگا اور قالون کے لئے فتح ہے کیونکہ ان کو امالہ کرنے والوں میں نہیں بیان کیا **ف قولہ** فضلا ای رجح یعنی حمزہ کے خلف کی روایت ضعیف نہیں ہے اور اس خلف کا مطلب بھی وہی ہے جو **قولہ** وخلف غانم کا مطلب ہے یعنی حمزہ کا تو خلاف ہے اور باقی کا جو کچھ قاعدہ بیان کیا ہے وہی ہوگا **قولہ جد** من الجود ای جدنی تلطیف التوراۃ **قولہ** فضل ای زیادہ **قولہ** بجلا ای عظیم۔

وَكَيْفَ الْكَافِرِيْنَ جَادَ وَاُمِّلَ	۱۰۹ تُبْ حُزْ مُنَا خُلْفٍ غَلَا وَرُوَيْحٌ قُلْ

یعنی لفظ کافرین خواہ معرف ہو یا منکر اور منصوب ہو یا مجرور ازرق تقلیل کرتے ہیں اور دوری کسائی اور ابو عمرو اور رویس بلا اختلاف اور ابن ذکوان بالاختلاف امالہ کبریٰ کرتے ہیں **قولہ** ورو ح قل یعنی سورہ نمل میں جو لفظ کافرین آیا ہے جیسے انہا کانت من قوم کافرین اس میں روح بھی مذکورین کے موافق ہو کر امالہ کبریٰ کرتے ہیں **ف** وکیف کافرین اس لفظ پر تقلیل کا بیان ختم ہو گیا اب آگے کبریٰ کا بیان شروع ہوتا ہے۔

مَعْهُمْ بِنَمْلِ وَالثُّلَاثِيْ فُصِّلَا	۱۱۰ فِيْ خَافَ طَابَ ضَاقَ حَاقَ زَاغَ لَا

قولہ معہم بنمل اس کا تعلق اوپر کے شعر سے ہے اور وہاں ہی اس کی شرح بیان ہو چکی **قولہ** والثلاثی الخ یعنی ثلاثی مجرد سے جو پانچ فعل ماضی ہیں حمزہ ان میں امالہ کبریٰ کرتے ہیں اور وہ پانچ فعل یہ ہیں خاف۔ طاب۔ ضاق۔ حاق۔ زاغ۔ ان پانچوں ماضی کے ہر صیغہ کے الف میں امالہ ہوگا مگر لفظ زاغت صیغہ مونث کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

...الف میں امالہ نہ ہوگا **ف قولہ** والثلاثی اس قید سے رباعی نکل گیا جیسے کہ فاجاءہا۔ اور ازاغ اللہ کہ ان میں امالہ نہ ہوگا **قولہ** لا زاغت یعنی یہ لفظ مستثنیٰ ہے اس میں امالہ نہ ہوگا اور امثلہ ثلاثی کی یہ ہیں جیسے خافوا۔ خافت من بعلہا۔ فانکحوا ما طاب لکم۔ ضاقت علیہم۔ حاق بہم۔ فلما زاغوا۔

زَاغَتْ وَزَادَ خَابَ كُمْ خُلْفٌ فِنَا | ۱۰۹ | وَشَاءَ جَاءَ لِي خُلْفُهُ فَتًى مَنَا

قولہ زاغت اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے وہاں مذکور ہو چکا **قولہ** وزاد الخ یعنی زادا اور خاب میں ابن عامر بالاختلاف اور حمزہ بلا اختلاف امالہ کرتے ہیں۔ اور شاء اور جاء میں ہشام بالاختلاف اور حمزہ وخلف بزار وابن ذکوان بلا اختلاف امالہ کرتے ہیں **ف قولہ** خلف دوسری وجہ خلف کی فتح ہے۔

وَخُلْفُهُ الْإِكْرَامَ شَارِبِينَا | ۱۱۰ | إِكْرَاهِهِنَّ وَالْحَوَارِيِّينَا

یعنی ابن ذکوان ان چھ الفاظ میں بالاختلاف امالہ کرتے ہیں اور باقی قراء فتح پڑھتے ہیں اور وہ چھ الفاظ یہ ہیں الاکرام دو جگہ سورہ رحمان میں اور شاربین نحل میں اور سورہ محمد اور سورہ والصافات میں اور اکراہہن سورہ نور میں اور حواریین سورۃ مائدہ وصف میں یہ چار الفاظ ہوئے اور دو لفظ آئندہ شعر میں ہیں یعنی عمران دوسرا محراب مگر محراب غیر مجرور ہو **ف قولہ** وخلفہ یہ ضمیر ابن ذکوان کی طرف راجع ہے۔

عِمْرَانَ وَالْمِحْرَابَ غَيْرَ مَا يُجَرْ | ۱۱۱ | فَهْوَ وَأُولَى زَادَ لَا خُلْفَ اسْتَقَرْ

یعنی عمران اور محراب جہاں واقع ہوں ابن ذکوان کا بالخلف امالہ ہے مگر محراب کے لئے شرط یہ ہے کہ غیر مجرور ہو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا **قولہ** فہو الخ یعنی لفظ محراب اگر مجرور ہو تو اس میں اور قرآن شریف میں جو سب سے پہلا زاد آیا ہے ان دونوں میں خلف نہیں ہے بلکہ بلا خلف امالہ ہے جیسے فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ اور یصلی فی المحراب **ف قولہ** فہو مرجع اس کا لفظ محراب مجرور ہے **قولہ** لا خلف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی ابن ذکوان سے ان دونوں میں بلا اختلاف امالہ ہے **قولہ** استقرای ثبت **ف** اس سے اوپر کے شعر میں بیان کر چکے ہیں کہ زاد میں ابن عامر بلا اختلاف امالہ کرتے ہیں مگر چونکہ اول زاد جو قرآن شریف میں آیا ہے اس میں ابن ذکوان کا اختلاف نہیں اس لئے اس کو بیان کر دیا۔

مَشَارِبُ كَمْ خُلْفُ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۱۲	مَعَ عَابِدُونَ عَابِدُ الْجَحْدِ لِيَهْ

یعنی لفظ مشارب میں فقط ابن عامر بالخلف امالہ کرتے ہیں اور عین آنیۃ سورۃ غاشیہ میں اور لفظ عابدون اور عابدٌ سورہ کافرون میں ان تینوں الفاظ میں فقط ہشام بلا اختلاف امالہ کرتے ہیں **ف قولہ** عین آنیۃ۔ لفظ عین کی قید سے سورہ دہر کا بآنیۃ من فضۃ نکل گیا **قولہ** جحد سورۃ کافرون کا نام جحد ہے اس لفظ کی قید سے ولا نحن لہ عابدون نکل گیا۔

خُلْفٌ تَرَاءَى الرَّا فَتًى النَّاسِ يُجَرُّ ۱۳	طَيِّبُ خُلْفًا رَانَ رُدْ صَفَا فَخَرْ

قولہ خلف اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے وہاں ہی بیان ہو گیا **قولہ** ترای الخ یعنی لفظ ترای الجمعان سورہ شعرا میں فقط امام حمزہ وخلف امالہ کرتے ہیں را، کا دونوں حالتوں میں (یعنی وقف اور وصل میں حمزہ اور خلف براز امالہ کرتے ہیں) اور حالت وقف میں ہمزہ کے امالہ میں ذوات الیاء کے قاعدہ سے سب لوگ اپنے اصول پر ہیں **قولہ** الناس الخ یعنی لفظ الناس جو مجرور ہو تو فقط دوری بصری اس میں امالہ کرتے ہیں بالخلف **قولہ** ران الخ یعنی بل ران علی قلوبہم میں کسائی وشعبہ وخلف براز وحمزہ امالہ کرتے ہیں **قولہ** طیب بمعنی احسن بصیغہ امر یعنی ہم نے جو صرف دوری ہی کی رمز لکھی ہے یہ عمدہ اور واضح طریقہ ہے گویا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شاطبیؒ کا کلام موہوم ہے کیونکہ انہوں نے ابوعمرو کی پوری رمز لکھی اور مراد اس سے صرف دوری ہی سے لئے **قولہ** رضا ای انصر **قولہ** فخر ای افتخر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ق ضِعٰفًا فَاقَامَ بِالْخُلْفِ ضُمِّرَ ۱۶	اٰتِیكَ فِي النَّمْلِ فِتًى وَالْخُلْفُ قُرْ

نی ذریۃ ضعٰفا میں خلاد نے بالاختلاف اور خلف نے بلا اختلاف امالہ کیا ہے
لفظ اٰتیک جو سورہ نمل میں ہے جیسے کہ اٰتیک بہ قبل ان تقوم اور آتیک بہ قبل ان یرتد
ن میں حمزہ اور خلف بزار نے امالہ کیا ہے مگر خلاد کے لئے خلف ہے امالہ و ترک امالہ
ن **ف قولہ** فی النمل اس سے احتراز ہے آتیکم بسلطان مبین وغیرہ سے **قولہ**
لخلف چونکہ حمزہ کے لئے امالہ بیان کر چکے تھے مگر خلاد کا خلف تھا اس لئے والخلف
سے ان کا اختلاف بیان کر دیا۔

ر الفواتح امل صحبۃ کف	۱۸ حلا وھا کاف رعی حافظ صف

نی سورتوں کے شروع میں جو حروف مقطعات ہیں ان میں سے را میں حمزہ و
سائی و خلف بزار و شعبہ و ابن عامر و ابوعمرو امالہ کبری کرتے ہیں اور بہ صرف دو
فظوں میں ہے ایک الٓر دوسرا المٓر **قولہ** وہا یعنی جو مقطعات میں ہا آیا ہے ان
ں سے سورہ مریم کی ہا میں کسائی و ابوعمرو و شعبہ امالہ کرتے ہیں **ف قولہ** کاف
ں سے مراد سورہ مریم ہے کیونکہ سورہ مریم کو کاف بھی کہتے ہیں **قولہ** رعی ای
حافظ و دنی۔

تحت صحبۃ جنا الخلف حصل	۱۸ یا عین صحبۃ کسا والخلف قل

نی سورہ مریم کے نیچے جو سورہ طٰہٰ ہے اس کی ہا میں حمزہ و کسائی و خلف بزار و شعبہ
ابوعمرو بلا اختلاف اور ازرق بالاختلاف امالہ کبری کرتے ہیں (مگر ازرق کے لئے
لف کی دوسری وجہ امالہ صغریٰ ہے جیسا کہ آئندہ و تحتہا جی بیان کریں گے **قولہ**
عین الخ یعنی سورہ مریم کی یا میں حمزہ و کسائی و خلف بزار و شعبہ و ابن عامر امالہ
رتے ہیں **قولہ** والخلف قل لنا لث لاتن ہشام یعنی ترتیب میں جو تیسرے
اری ہیں یعنی ابوعمرو ان کے لئے بھی اختلاف ہے مریم کی یا میں مگر امالہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طرق ان کے لئے قلیل ہیں مشہوران کی روایت سے فتح ہے لاعن
ہشام نہ ہشام سے یعنی ہشام کے لئے اسی حرف میں مشہور امالہ ہے اور فتح کی
روایت قلیل ہے **ف قولہ** عین یعنی لفظ یا جو عین کے ساتھ ہو اور وہ سورہ مریم
میں ہے یعنی کہیعص **قولہ** والخلف قل یعنی مریم کی یا میں ہشام وابوعمرو کا اختلاف
ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور قل بمعنی قلیل ہے۔

لِثَالِثٍ لَاعَنْ هِشَامٍ طَا شَفَا	۱۷ صِفْ حَا مِنَىٰ صُحْبَةٌ يٰسٓ صِفَا

قولہ لثالث لاعن ہشام اس کی شرح اوپر کے شعر میں جو والخلف قل ہے اس
کے تحت میں گذرگئی **قولہ** طا الخ یعنی طا جو مقطعات میں آیا ہے جیسے طٰہٰ۔ طسم طس
اس میں حمزہ وکسائی وخلف بزار وشعبہ امالہ کرتے ہیں **قولہ** حا الخ یعنی حرف حا جو
مقطعات میں آیا ہے اس میں ابن ذکوان وحمزہ وکسائی وخلف وشعبہ امالہ کرتے
ہیں **قولہ** یاسین الخ یعنی سورہ یٰسٓ کی یا میں شعبہ وخلف بزار وکسائی وروح وحمزہ امالہ
کرتے ہیں۔

رُدْ شُدْ فَشَا وَبَيْنَ بَيْنَ فِيْ أَسَفْ	۱۸ خُلْفُهُمَا رَاجِيْ وَرَا ذَهَا يَا اخْتُلِفْ

قولہ رد شد فشا اس کا تعلق اوپر سے ہے اور وہاں ہی اس کی شرح مذکور ہو چکی۔
قولہ وبین بین الخ یعنی یاسین کی یا میں حمزہ اور نافع بالاختلاف بین بین (یعنی امالہ
صغری) امالہ کرتے ہیں اور حمزہ کے لئے خلف کی دوسری وجہ امالہ کبری ہے کیونکہ
اوپر قولہ فشا میں امالہ کبری بیان کر چکے ہیں اور نافع کیلئے دوسری وجہ فتح ہے کیونکہ ان کو امالہ میں نہیں بیان
کیا **قولہ** اجد یعنی مقطعات کی را میں ازرق کیلئے بین بین امالہ ہے **قولہ** وہا ذا الخ یعنی ہا اور یا کہیعص
میں نافع بالاختلاف بین بین امالہ کرتے ہیں **ف قولہ** اذ الخ یاسین کی یا کا حکم چونکہ اوپر بیان
کر چکے ہیں لہٰذا متعین ہو گیا کہ یہ یا مریم کی ہے اور ایسے ہی ہا کا حکم طٰہٰ کی چونکہ آئندہ شعر
میں آئیگا لہٰذا متعین ہو گیا کہ یہ ہا مریم کی ہا ہے دوسری بات فائدہ کی یہ جاننا چاہیئے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چونکہ نافع کی پوری رمز لکھی ہے تو ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ نافع کی دونوں روایت جمیع طرق سے اس اختلاف میں متفق ہیں گویا قالون کے دونوں طریق کے لئے بھی فتح و تقلیل میں خلف ہوگیا اور ورش کے دونوں طرق کیلئے بھی فتح و تقلیل میں خلف ہوگیا چنانچہ ہذلی بھی اسی طرف گئے ہیں مگر صاحب اتحاف نے اصبہانی کے لئے ورش کی روایت سے خلف کا انکار کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ اصبہانی کے لئے صرف فتح ہے اور تقلیل کے قائل فقط ہذلی ہیں منفرداً **قولہ** ذ بین یعنی اس تک امالہ کبریٰ کا بیان مقطعات کے لئے ختم ہوگیا اور یہاں سے امالہ صغریٰ کا بیان شروع ہوا ہے۔

وَتَحْتُ هَاجِیْ حَاحَلَاً خُلْفٌ جَلَا	۱۹	تَوْرَاۃَ مَنْ شَفَا حَکِیْمًا مَیَّلَا

یعنی سورہ مریم کے تحت میں جو طٰہٰ کی ہا ہے اس میں ازرق نے امالہ صغریٰ کیا ہے اور اسی حرف میں امالہ کبری اوپر چوتھے شعر میں (وتحت صحبۃ جنا الخلف ہے اس سے) ان کے لئے مذکور ہو چکا (اس جگہ طٰہٰ کی ہا میں امالہ کبریٰ خلف تھا تو خلف کی دوسری وجہ یہی امالہ صغری ہے) **قولہ** حاحلا الخ یعنی مقطعات کی حا میں ابوعمرو بالاختلاف اور ازرق بلا اختلاف امالہ صغری کرتے ہیں اور دوسری وجہ ابوعمرو کے لئے فتح ہے کیونکہ کبریٰ میں انکو نہیں بیان کیا **قولہ** توراۃ الخ یعنی لفظ توراۃ میں ابن ذکوان و حمزہ و کسائی و خلف بزار و ابوعمرو امالہ کبری کرتے ہیں **ف** لفظ توراۃ میں اوپر حمزہ کے لئے بین بین بھی بیان کر چکے ہیں مگر اس میں خلف تھا لہذا ان کی دوسری وجہ یہاں امالہ کبری بیان کی **قولہ** حلا من الحلاوت۔

وَغَيْرُهَا لِلْاَصْبَهَانِیْ لَمْ يُمَلْ	۲۰	وَخُلْفُ اِدْرِيْسَ بِرُؤْيَا لَا بَالٍ

یعنی لفظ توراۃ کے سوا اصبہانی کسی جگہ کسی لفظ میں امالہ کبری نہیں کرتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صرف توراۃ ہی میں کرتے ہیں **قولہ** وخلف ادریس الخ یعنی لفظ رُءْیَا جو بغیر الف لام تعریف کے دو جگہ قرآن شریف میں آیا ہے ایک رءیای دوسرے رءیاک ان دونوں میں ادریس کا امالہ کبری اختلاف سے ہے بعض نے امالہ کبری روایت کیا ہے اور بعض نے فتح اور جو رویا کہ اَل کے ساتھ ہو یعنی معرف بالام تو اس میں اختلاف نہیں ہے بلکہ ان کا صرف امالہ کبری ہی ہے جیسا کہ شروع باب میں الرءیا ری بیان کر چکے ہیں **ف قولہ** وغیرہا یہ عبارت مصنف نے حصر کے طریقہ پر اس لئے لکھی ہے کہ شروع کتاب کے خطبہ میں یہ لکھ چکے ہیں کہ جس وقت ورش کی رمز لکھیں تو اُس سے ازرق مراد ہونگے اور اصبہانی مثل قالون کے ہونگی تو چونکہ قالون لفظ شفا جُرُفٍ ہارٍ کے لفظ ہارٍ میں امالہ کبری کرتے تھے اور اصبہانی نہیں کرتے اس لئے حصر کر کے ظاہر کر دیا کہ اصبہانی صرف توراۃ ہی میں امالہ کبری کرتے ہیں اور کسی لفظ میں نہیں کرتے اور قالون کا بھی سوا لفظ ہارٍ کے کہیں امالہ کبری نہیں ہے مگر اسی لفظ میں اصبہانی نے قالون کی موافقت نہیں کی بلکہ ان کا فتح ہے **قولہ** وخلف ادریس۔ شروع باب میں جو لکھا ہے کہ رءیای میں ہشام امالہ کرتے ہیں اور رءیاک میں دوری کسائی تو اب یہاں سے معلوم ہو گیا کہ ان دونوں لفظوں میں ادریس بھی خلف سے اُن لوگوں کے امالہ میں موافق ہیں۔

وَلَيْسَ اِدْغَامٌ وَّ وَقْفٌ اِنْ سَكَنْ	۳۰۴ يَمْنَعُ مَا يُمَالُ لِلْكَسْرِ وَعَنْ

یعنی جن الفاظ میں کسری کی وجہ سے امالہ ہوتا ہے اگر ان پر وقف بالاسکان کیا جاوے جیسے النار۔ المحراب۔ الناس وغیرہ یا اس حرف مکسورہ کا ادغام کر دیا جاوے جیسے الابرار لفی۔ عذاب النار ربنا تو موافق اصول کے ان الفاظ میں امالہ بدستور رہے گا اور یہ ادغام اور وقف امالہ کو مانع نہ ہوں گے کیونکہ یہ عارض

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں مگر سوسی کا خلف ہے کہ جیسا آئندہ شعر میں آتا ہے **ف قولہ** سکن اسکان کی قید اس سے لگائی ہے کہ بالروم وقف کا حکم مثل وصل کے ہے اُس میں کوئی کلام نہیں ہے **قولہ** دعن آئندہ شعر سے تعلق ہے۔

وَمَا بِذِی التَّنْوِیْنِ خُلْفٌ یُعْتَلَا	۲۳۵	سُوْسٍ خِلَافٌ وَّلِبَعْضٍ قُلِّلَا

یعنی حرف بوجہ کسرہ کے امالہ کیا جاوے اور کسرہ بوجہ وقف یا ادغام کے زائل ہو جاوے تو سوسی سے فتح و امالہ میں خلف ہے **قولہ** ولبعض قللا یعنی بعض اس طرف گئے ہیں کہ سوسی کے لئے (ایسی جگہ) تقلیل بھی ہے اور فتح و امالہ بھی گویا ان کے لئے تین وجہ ہیں (یعنی امالہ کبری وصغری و فتح) اس بعض کے قول سے **قولہ** ومابذی الخ یعنی جو اسم کہ منون ہو جیسے سُدًی وغیرہ اگر اس پر وقف کریں تو اس کے امالہ میں کسی کا اختلاف نہیں ہے بلکہ جس کا جو قاعدہ اصول میں معلوم ہو چکا ہے وہی رہے گا اور جو کہ شاطبی رح نے اختلاف لکھا ہے وہ صحیح نہیں ہے بلکہ ائمہ قراء میں سے کسی کا بھی وہ مذہب نہیں ہے **ف** اس شعر کے دوسرے مصرعہ ومابذی التنوین خلف یعتلا کی عبارت اس طرح پر ہے ومایعتلی خلف بذی التنوین یعنی لفظ ما کا نافیہ ہے اور فعل پر داخل ہے اور لفظ خلف فاعل ہے یعتلی کا اور بذی التنوین اس کے متعلق ہے مطلب یہ ہوا کہ اسم منون پر بحالت وقف میں جو بالخلف بعض (مثل شاطبی وغیرہ کے) سے امالہ منقول ہے وہ صحیح نہیں بلکہ جس کا جو قاعدہ اصول میں معلوم ہو چکا وہی رہے گا جن کا بین بین ہے وہ بین بین کریں گے خواہ بالاختلاف ہو یا بلا اختلاف اور جن کا کبری ہے وہ کبری کریں گے و قس علی ہذا جیسا کہ آئندہ شعر میں آتا ہے

وَخُلْفُ کَالْقُرٰی الَّتِیْ وَصْلًا یُصِفْ	۲۳۶	بَلْ قَبْلَ سَاکِنٍ بِمَا اَصِلْ قِفْ

یعنی ذی التنوین اسم میں اختلاف صحیح نہیں ہے بلکہ اس میں اور جو لفظ قبل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ساکن کے واقع ہو اس میں بھی جو کچھ اصول میں مقرر ہو چکا ہے اسی کے موافق وقف کیا جاوے گا جیسا کہ اوپر گذرا مثال منون کی یہ ہے مُسَمًّی۔ غُزًّی۔ ہُدًی اور قبل ساکن کے جو کوئی لفظ واقع ہو اس کی مثال یہ ہے عیسی ابن مریم۔ ذکری الدار ہیں ان سب الفاظ میں بلا اختلاف موافق اصول کے امالہ ہوگا **قولہ** وخلف الخ یعنی اگر ذوات الرا غیر منون ساکن حرف کے قبل واقع ہو جیسے القری التی۔ ذکری الدار وغیرہ تو اس میں حالت وصل میں بھی صرف سوسی بالاختلاف امالہ کرتے ہیں اور کل قرار وصل میں فتح پڑھتے ہیں۔ **ف** **قولہ** لیصف من الوصف

وَقِيلَ قَبْلَ سَاكِنٍ حَرْ فِىٓ رَأَى	عَنْهُ وَرَاسِوَاهُ مَعْ هَمْزِ نَأَى

یعنی بعض نے کہا ہے کہ رَاَی جس وقت قبل ساکن حرف کے واقع ہو جیسے رَاَی القمر وغیرہ تو سوسی کے لئے دونوں حرفوں میں یعنی را اور ہمزہ میں امالہ ہے **قولہ** وراسواہ یعنی لفظ رای جس وقت ساکن حرف سے قبل نہ واقع ہو تو بعض نے کہا ہے کہ سوسی کے لئے (پھر بھی) را میں امالہ ہے اور اوپر جس جگہ رآی کا اختلاف بیان کیا ہے وہاں یہ ثابت ہو چکا کہ ابوعمرو صرف ہمزہ میں امالہ کرتے ہیں لہذا ان دونوں عبارتوں ملانے سے یہ ثابت ہوا کہ سوسی کے لئے را میں اور ہمزہ میں دونوں میں امالہ ہے اس قول پر **قولہ** مع نأی یعنی ایسے ہی سوسی کے لئے بعض نے نآی کی ہمزہ میں امالہ نقل کیا ہے (حالانکہ ماتقدم سے نائی کی ہمزہ میں سوسی کے لئے فتح ثابت ہوا تھا **ف** اس شعر میں رآی اور نای کے متعلق جو کچھ مصنف نے لکھا ہے یہ سب حکایۃً بیان کیا ہے اس کتاب کے طرق میں یہ احکام نہیں ہیں معمول بہا اور مختار وہ ہے جو اوپر دو سطر باب میں رآی و نای کے متعلق لکھا ہے اور مصنف کا اول تو آخر باب میں دوسرے لفظ قیل کیساتھ بیان کرنا خود اسی پر دال ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بَابُ اِمَالَةِ هَاءِ التَّأْنِيْثِ وَمَا قَبْلَهَا فِي الْوَقْفِ

تار تانیث سے مراد وہ تار ہے جو حالت وقف میں ہا ہو جاوے خواہ تانیث کی ہو جیسے نعمۃ رحمۃ وغیرہ یا مشابہ اس کے ہو جیسے لمزۃ خلیفۃ وغیرہ اور خواہ وہ تار مدود ہو یا مجرورہ (کیونکہ بعض جگہ تار مجرورہ کو بھی حالت وقف میں ہا کر لیتے ہیں) اور اس بات میں قرار نے اختلاف کیا ہے کہ محل امالہ کا تار ہے یا اس کا ماقبل مگر حقیقت میں یہ نزاع لفظی ہے کیونکہ تار تو وقف میں ہا ہو کر ساکن ہو جاوے گی اب اُس میں امالہ کیسے ہو گا اس وجہ سے معلوم ہوا کہ ماقبل ہی میں امالہ ہوتا ہے۔

وَهَاءَ تَأْنِيْثٍ وَقَبْلُ مَيِّلْ ؍ر	لَا بَعْدَ الْاِسْتِعْلَا وَحَاعٍ لِعَلِیٍّ

یعنی ہار تانیث کے ماقبل میں کسائی کے لئے امالہ کرو مگر جس وقت ہا تانیث کے قبل مستعلیہ میں سے اور حاع کے تین حروف میں سے کوئی حرف آوے تو امالہ نہ ہوگا **ف قولہ** لابعد الاستعلا یعنی مستعلیہ جو خص ضغط قظ میں سات حروف ہیں اور لفظ حاع میں جو حار والف وعین تین حروف ہیں ان دس حرفوں میں سے اگر کسی کے بعد ہا آوے گی تو امالہ نہ ہوگا۔

وَاَكْهَرٍ لَا عَنْ سُكُوْنٍ يَاوَلَا ؍طہ	عَنْ كَسْرَةٍ وَسَاكِنٌ اِنْ فَصَلَا

یعنی تار تانیث میں اُن دس حرف کے بعد بھی امالہ نہ ہوگا اور اکہر کی ہمزہ اور کاف اور ہار اور را ان چار حرف کے بعد بھی اگر تار آوے تو اس میں امالہ نہ ہوگا مگر جس وقت کہ اکہر کا کوئی حرف یار ساکن کے بعد یا کسرہ کے بعد واقع ہو تو اس وقت امالہ ہو جاوے گا **قولہ** ساکن الخ اگر حروف اکہر کے اور کسرہ کے بعد اگر کوئی حرف ساکن فاصل آجاوے جیسے کہ لعبرۃ۔ تو وہ امالہ کو مانع نہ ہوگا یعنی امالہ ہو گا مگر لفظ فطرت میں اختلاف ہے بعض نے بوجہ مستعلیہ و مطبقہ ہونے کے مانع مانا ہے اور امالہ نہیں کیا بعض نے مانع نہیں مانا امالہ کیا ہے متاخرین سب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی یہ ہیں تا سے پہلے مستعلیہ حروف ہوں جیسے نفخۃ۔ خالصۃ۔ قبضۃ۔ بالغۃ۔ حطۃ۔ ناقۃ۔ حفظۃ۔ اور تا سے پہلے حروف حاع ہوں جیسے الشحۃ۔ الحیاۃ۔ الساعۃ۔ اور تا سے پہلے حروف اکہر کی مثالیں یہ ہیں النشأۃ۔ مکۃ۔ سفاہۃ۔ حسرۃ۔ ادر حروف اکہر سے پہلے یا ساکن ہو یا کسرہ یا کسرہ اور حروف اکہر کے درمیان ساکن فاصل ہو ان سب کی مثالیں یہ ہیں خطیئۃ۔ الایکۃ۔ کثیرۃ۔ مائۃ۔ ملئکۃ۔ فاکہۃ۔ الاٰخرۃ لعبرۃ وغیرہ وغیرہ **ف** خلاصہ یہ ہوا کہ دس حروف مذکورہ بلا تفصیل مستثنیٰ ہیں اور حروف اکہر میں تفصیل ہے اگر بعد کسرہ یا یا ساکنہ کے واقع ہوں تو امالہ ہوگا ورنہ اُن دس حروف مذکورہ کے مثل یہ بھی مستثنیٰ ہیں۔

لَیْسَ بِحَاجِزٍ وَفِطْرَۃِ اخْتُلِفْ	وَالْبَعْضُ اَہٗ کَالْعَشْرِ اَوْ غَیْرَ الْاَلِفْ

یعنی نہیں ہے مانع (ساکن فاصل درمیان حروف اکہر و کسرہ کے) اور لفظ فطرت میں اختلاف ہے (امالہ کرنے نہ کرنے میں جیسا کہ اوپر مذکور ہوا) **قولہ** والبعض الخ یعنی بعض اہل ادا کسائی کے لئے اس طرف گئے ہیں کہ ہمزہ اور ہا کا حکم بھی مثل اُن دس حروف مذکورہ کے ہے یعنی ہمزہ اور ہا سے قبل خواہ کسرہ یا یا ساکن ہو یا نہ ہو ہر حال میں ایک ہی حکم ہے گویا بلا تفصیل مستثنیٰ ہیں **قولہ** او غیر الالف یعنی بعض اہل ادا کسائی سے اس طرف گئے ہیں کہ تا تانیث سے قبل جو بھی حرف ہوگا خواہ اکہر میں سے ہو یا اُن دس حروف میں سے ہو یا اُن کے علاوہ ہو ہر ایک حالت میں ہر حرف میں امالہ ہوگا مگر سوا الف کے کیونکہ الف اس قول پر بھی مستثنیٰ ہے اگر الف ہا تانیث سے قبل واقع ہو تو امالہ نہ ہوگا **ف** خلاصہ یہ ہوا کہ کسائی کے لئے کل تین قول ہوئے اوّل یہ کہ مستعلیہ و حاع و اکہر کے علاوہ امالہ ہوگا ان میں نہ ہوگا مگر اکہر سے قبل کسرہ یا یا ساکن ہو وہ ہو جاوے گا دوسرا یہ کہ دس مذکورہ اور ہمزہ اور ہا میں بلا تفصیل نہ ہوگا اور کاف درا میں تفصیل سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جاوے گا تیسرا یہ کہ سوائے الف کے سب میں ہو جاوے گا۔

وَالْبَعْضُ عَنْ حَمْزَةَ مِثْلَهُ نَمَا	۲۷۸	يُمَالُ وَالْمُخْتَارُ مَا تَقَدَّمَا

قولہ یمال اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے یعنی تیسرا قول یہ ہے کہ سوا الف کے سب میں امالہ کیا جاوے گا **قولہ** والمختار الخ یعنی مختار نزدیک مصنف کے اور جماعت محققین کے اول کا قول ہے (دوسرا اور تیسرا قول غیر مختار ہیں)۔

قولہ والبعض الخ یعنی بعض ائمہ قراء امام حمزہ کے لئے بھی مثل کسائی کے ہاء تانیث کا امالہ نقل کرتے ہیں یعنی جس کیفیت کے ساتھ کسائی کے لئے امالہ کا بیان مذکور ہوا بعینہ اسی طرح حمزہ کے لئے بھی منقول ہے **ف قولہ** نمی اسے نقل۔ فقط

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِي الرَّاءَاتِ

أَوْ كَسْرَةٍ مِنْ كِلْمَةٍ لِلْأَزْرَقِ	۲۷۹	وَالرَّاءَ عَنْ سُكُونِ يَاءٍ رَقِّقْ

یعنی راء مفتوح ہو بعد یاء ساکن کے یا بعد کسرہ کے ایک کلمہ میں تو ازرق کے لئے اس کو باریک پڑھو **ف** راء مضموم و مکسور اور راء ساکن کا حکم آئندہ آوے گا اس سے متعین ہو گیا کہ یہ حکم راء مفتوح کا ہے مثالیں اس کی یہ ہیں۔ جیسے والحمیر لترکبوہا دالآخرۃ وغیرہ وغیرہ **قولہ** من کلمۃ اس سے احتراز ہو گیا اس راء سے جو دو کلموں میں ہو جیسے فی ریب و برسول وغیرہ۔

وَالصَّادِ وَالْقَافِ عَلَى مَا اشْتُرِطَا	۲۸۰	وَلَمْ يَرَ السَّاكِنَ فَصْلًا غَيْرَ طَا

یعنی اگر درمیان کسرہ اور راء کے کوئی ساکن آئے گا تو اس کو فاصل نہ سمجھیں گے بلکہ راء کو باریک ہی پڑھیں گے جیسے ذکرا وغیرہ مگر صاد و قاف و طاء (اگر کسرہ و راء کے درمیان یہ تینوں حروف میں سے کوئی حرف ساکن) فاصل واقع ہوں ان کو فاصل سمجھا جاوے گا اور باریک نہ پڑھیں گے جیسے اصرا۔ وقرا قطرا وغیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ علی ماشرطا یعنی صاد و قاف و طاء کو فاصل جاوے گا مگر اسی شرط پر جو
او پر بیان کی ہے کہ کسرہ اور راء ایک کلمہ میں ہوں پس اگر دو کلموں میں ہوں تو نہ
ف قرآن شریف میں صرف چار مستعلیہ ساکن فاصل آئے ہیں تو یہ
حروف مذکورہ اور ایک خاء جیسے اِخْرَاجًا مگر خا کو فاصل شمار نہ کریں گے۔

وَرَقِّقَنْ بِشَرَرٍ لِلْاَكْثَرَ	۲۸۲ وَالْاَعْجَمِیْ فَخِّمْ مَعَ الْمُكَرَّرِ

یعنی بِشَرَرٍ کے لفظ میں اکثر طرق ازرق سے پہلی راء کو باریک پڑھتے ہیں حالانکہ قاعدہ
سے پُر ہونا چاہیے **قولہ** والاعجمی الخ یعنی عجمی الفاظ جو ہیں جیسے کہ ابراہیم اسرائیل
وغیرہ ان کو بھی اور جس جگہ راء مکرر ہو جیسے فِرَارًا۔ مِدْرَارًا وغیرہ ان کو بھی پُر پڑھیں گے
باوجودیکہ قاعدہ باریک کا ہے۔

وَنَحْوُ سِتْرًا غَیْرَ صِهْرًا فِی الْاَتَمِّ	۲۸۳ وَخُلْفُ حَیْرَانَ وَذِكْرَكَ اِرَمْ

یعنی جو الفاظ کہ سِتْرًا کے مثل فِعْلًا کے وزن پر آویں سوائے صِهْرًا کے اُس میں
تفخیم زیادہ قوی ہے اور صِهْرًا میں موافق قاعدہ کے باریک ہی ہوگی اور یہ کل پانچ الفاظ
ہیں ذِكْرًا۔ سِتْرًا۔ وِقْرًا۔ حِجْرًا۔ اِمْرًا اور چھٹا صِهْرًا جس کا بیان ابھی گذرا ہے **قولہ** وخلف الخ
یعنی حَیْرَانَ اور ذِكْرَكَ اور اِرَمَ میں اور آیندہ چند اشعار میں جو الفاظ ہیں ان سب میں
ازرق کے لئے اختلاف ہے بعض موافق قاعدہ کے باریک پڑھتے ہیں اور بعض
پُر پڑھتے ہیں **ف قولہ** فی الاتم ای فی اشہر و اقوی اس لفظ سے معلوم ہوا کہ موافق
قاعدہ ان کو باریک پڑھنا بھی صحیح ہے جیسا کہ بعض اس طرف گئے ہیں

وِزْرَ وَحِذْرَكُمْ مِرَاءً وَافْتِرَا	۲۸۴ تَنْتَصِرَانِ سَاحِرَانِ طَهَّرَا

یعنی تین الفاظ مذکورہ اور لفظ وِزْرَكَ الذی اور حِذْرَكُمْ اور مِرَاءً اور افْتِرَاءً اور تَنْتَصِرَانِ
اور سَاحِرَانِ اور طَهَّرَا ان سب الفاظ میں اختلاف ہے **ف قولہ** وِزْرَ یہ لفظ
شامل ہے وِزْرَكَ الذی اور وِزْرَ اخری اور وِزْرَكُمْ تینوں لفظوں کو **قولہ** وحذرکم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس سے حذرہم نکل گیا کیونکہ اس میں بالاتفاق ترقیق ہے

عَشِیْرَۃُ التَّوْبَۃِ مَعْ سِرَاعًا ﴿۲۶﴾	وَمَعْ ذِرَاعَیْہِ فَقُلْ ذِرَاعًا

یعنی لفظ عشیرتکم الاقربین سورہ توبہ میں اور لفظ سراعاً اور لفظ ذِرَاعَیْہِ اور ذراعا ان چاروں الفاظ میں بھی اختلاف ہے **ف قولہ** فقل ذراعا یعنی ذراعا کا حکم بھی بیان کر تو۔

اِجْرَامِ کِبْرَۃُ لَعِبْرَۃً وَّجَلْ ﴿۲۷﴾	تَفْخِیْمُ مَا نُوِّنَ عَنْہُ اِنْ وَصَلْ

یعنی لفظ فعلی اِجْرَامی سورہ ہود میں کبرہ سورہ نور میں اور لفظ لعبرۃ ان تینوں الفاظ میں بھی ازرق کے لئے ترقیق میں اختلاف ہے **قولہ** وجل الخ یعنی جو الفاظ کہ منون ہیں جیسے ذکراً وغیرہ تو ان میں حالت وصل میں تفخیم (یعنی پُر کرنا) قوی ہے اور وقف میں اصل قاعدہ سے باریک ہے دوسرا مطلب یہ ہے کہ وصل میں تفخیم قوی ہے اور وقف میں تفخیم جائز ہے تیسرا مطلب یہ ہے کہ وصل میں تفخیم قوی تو ہے مگر جائز ترقیق بھی ہے اور وقف میں اصل قاعدہ سے ترقیق ہے فقط یہ تین مطلب ہیں اس عبارت کے بعض قول اوّل کی طرف گئے ہیں اور بعض ثانی اور بعض ثالث کیطرف یعنی بعض تو اسطرف گئے ہیں کہ منون میں حالت وصل میں تو تفخیم اور وقف میں ترقیق اور بعض اسطرف گئے ہیں کہ دونوں حالتوں میں تفخیم ہے اور بعض کے نزدیک ترقیق ہے یہ تینوں اقوال **قولہ** وجل سے نکلتے ہیں جیساکہ مذکور ہوا **ف قولہ** وجل ای عظم وکبر جاننا چاہئے کہ یہ تین اقوال جو منون کے بیان کئے ہیں یہ ذکرا وسترا جو چھ الفاظ گذر چکے ہیں اُن کے علاوہ کے لئے ہیں جیساکہ آئندہ شعر میں مثالیں موجود ہیں اور ذکراً وغیرہ کا حکم وہی ہے جو اوپر لکھ چکے ہیں۔

کَشَاکِرًا خَیْرًا خَبِیْرًا خَضِرًا ﴿۲۸﴾	وَحَصِرَتْ کَذَاکَ بَعْضُ ذَکَرَا

جو قاعدہ اوپر کے شعر میں مذکور ہو چکا اس کی مثالیں بیان کرتے ہیں وہ یہ ہیں جیسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شاکراً ۔خیراً ۔خبیراً ۔خضراً اور مثل اس کے ہو جیسے ساحراً وصابراً وناصراً و حاضراً وظاہراً وطَیراً وسِبراً وقدیراً وتطہیراً وقواریراً وغیرہ وغیرہ **قولہ** وحصرت الخ یعنی لفظ حصرت کو بھی بعض نے حالت وصل میں مثل منون کے مفخم ذکر کیا ہے مگر جمہور اس طرف گئے ہیں کہ دو حالتوں میں مرقق ہے اور وقف میں توسب کے نزدیک بلا خلاف مرقق ہی ہے۔

کَذَاکَ ذَاتَ الضَّمِّ وَرُقِّقَ فِی الْاَصَحِّ	وَالْخُلْفُ فِی کِبْرٍ وَعِشْرُوْنَ وَضَحْ

جب راءِ مفتوحہ کے بیان سے مصنف فارغ ہوئے تو راءِ مضموم کا بیان شروع کیا پس کہا کذاک الخ یعنی جو راء مضموم ہو اُس کا وہی حکم ہے جو مفتوح کا حکم ہے وہ یہ کہ راءِ مضموم سے پہلے اگر یاء ساکن ہو یا کسرہ (مع اسی قید کے کہ اگر کسرہ و راءِ مضموم کے درمیان اگر کوئی ساکن فاصل آجاوے تو اس کا اعتبار نہ کیا جاوے سوا طاء وصاد وقاف کے) ہو اور ایک کلمہ میں ہوں تو باریک ہو گی اور بعض اس طرف گئے ہیں کہ باریک نہ ہو گی بلکہ پُر پڑھیں گے مگر جمہور کا مذہب وہی اول ہے یعنی باریک ہونا اور یہی اصح ہے **قولہ** والخلف الخ یعنی جو لوگ راءِ مضموم کو باریک پڑھتے ہیں اُن کا لفظ کبرٌا اور عشرُونَ میں اختلاف ہے بعض تو موافق قاعدہ کے باریک پڑھتے ہیں اور بعض پُر پڑھتے ہیں **ف قولہ** وضح ای کشف **قولہ** والخلف ای لمن مذہبہ ترقیق المضموم۔

وَاِنْ تَکُنْ سَاکِنَۃً عَنْ کَسْرٍ	رَقِّقْہَا یَا صَاحِ کُلُّ مُقْرِیٍ

جب کہ مصنف راءِ مضموم کے بیان سے فارغ ہوئے تو راءِ ساکنہ کا بیان شروع کیا پس کہا **قولہ** وان تکن الخ یعنی اگر راء ساکن ہو اور واقع ہو بعد کسرہ کے (جو کسرہ کہ لازمی ہو) اور اس کے بعد کوئی مستعلیہ نہ آوے تو کل قراء اس کو باریک پڑھتے ہیں بلا اختلاف جیسے فرعون وغیرہ **ف قولہ** یا صاح یعنی یا صاحب پس ترخیم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ے قاعدہ سے بالکل گرادیا **قولہ** عن کسر اس کسرہ سے مراد کسرہ لازمی ہے جو غیر منفصل ہو کیونکہ عارض اور منفصل اگر ہو تو راء پُر ہوگی جیسا کہ آئندہ آتا ہے اور ایسی اگر بعد میں حرف مستعلیہ ہوگا تو بھی راء پُر ہوگی اس کا بیان آئندہ آئے گا۔

وَحَیْثُ جَاءَ بَعْدَ حَرْفِ اسْتِعْلَا	۳۶۴	فَخِّمْ وَفِی ذِی الْکَسْرِ خُلْفٌ إِلَّا

یعنی جس وقت راء کے بعد حرف مستعلیہ آوے تو راء پُر ہوگی خواہ راء ساکن ہو جیسے کہ مِرصاد و قرطاس وغیرہ یا راء متحرک (مفتوح ہو اور اس میں قاعدہ باریک کا پایا جاتا) ہو تو ازرق کے مذہب پر وہ بھی پُر ہوگی جیسے فراق صراط وغیرہ **قولہ** و فی ذی الکسر الخ یعنی جس وقت راء ساکن کے بعد حرف مستعلیہ مکسور ہو جیسے فرق آمیں سب کا خلف ہے یا ازرق کے مذہب پر جیسے لا اشراق وغیرہ (یعنی راء مفتوح کا قاعدہ باریک کا ہو اور اس راء کے بعد حرف مستعلیہ مکسور ہو تو اس میں ازرق کا خلف ہے) بعض تو ان دونوں راء کو پُر پڑھتے ہیں بوجہ حرف استعلاء کے اور بعض باریک پڑھتے ہیں اس خیال سے کہ حرف مستعلیہ بوجہ مکسور ہونیکے ضعیف ہو گیا لہذا اُس کا راء میں کچھ اثر نہ ہوگا **قولہ** لا اصراط یعنی باوجودیکہ صراط کے لفظ میں طاء مکسور ہے لہذا کسرہ کی وجہ سے اختلاف ہونا چاہیئے تھا مگر پھر بھی اختلاف نہیں ہے بلکہ بالاجماع ہے کہ مفخم (یعنی پُر) ہی ہوگی۔ ف **قولہ** بعد حرف الاستعلاء بعد کا مضاف الیہ محذوف ہے یعنی بعد الراء اور حرف الاستعلا فاعل ہے جاء فعل **قولہ** ذی الکسر یعنی حرف مستعلیہ ذی الکسر **قولہ** الا صراط لفظ الا حرف استثناء ہے صراط سے مراد صراط مکسور ہے جیسے الی صراط مستقیم و صراط اللہ و بہذا صراطی وغیرہ اور یہ بات بھی جاننا چاہیئے کہ راء مضموم سے پہلے کسرہ اور بعد میں مستعلیہ ایک کلمہ میں ہو یہ قرآن میں نہیں آیا۔

صِرَاطِ وَالصَّوَابُ أَنْ یُفَخَّمَا	۳۶۵	عَنْ کُلٍّ الْمَرْءِ وَنَحْوَ مَرْیَمَا

قولہ والصواب الخ یعنی بعض قراء اس طرف گئے تھے کہ راء ساکن کے بعد ہو یا پایا آوے تو اس راء کو کل قراء کیلئے باریک پڑھیں گے۔ اور بعض کہتے تھے کہ صرف ورش

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہی کے لئے پس مصنف اس قول کو رد کرنے کے لئے اس شعر میں لفظ الصواب لائے مطلب اس کا یہ ہے کہ یہ بعض کا قول غلط ہے بلکہ صواب (درست) کی بات یہ ہے کہ کل قرار کے لئے ایسے راء پر ہوگی باریک نہ ہوگی مثال اس کی یہ ہے کہ جیسے اَلْمَرْءِ۔ وَزْدُجِرَ و مُرْیَمْ و قَرْیَتِہٖ وغیرہ اصل میں ان لوگوں نے اُس راء پر قیاس کیا ہی کہ جو راء ساکن ہو اور ماقبل کسرہ یا یاء ساکنہ ہو تو باریک پڑھتے ہیں حالانکہ روایات میں قیاس کو کوئی دخل نہیں ہے **ف قولہ** صراطا اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے اور وہاں ہی اس کا مطلب گذر چکا **قولہ** الصواب ضد الغلط۔

وَبَعْدَ کَسْرٍ عَارِضٍ اَوْ مُنْفَصِلْ	۱۴۱	فَخِّمْ وَاِنْ تَرُمْ فَمِثْلَ مَا تَصِلْ

یعنی اگر راء ساکن بعد کسرہ عارضی کے واقع ہو یا کسرہ منفصل (یعنی دوسرے کلمہ میں کسرہ کے) بعد واقع ہو تو اُس راء کو پُر پڑھینگے بالاتفاق اور کسرہ عارضی کی دو صورتیں ہیں یا تو بوجہ اجتماع ساکنین کے کسرہ ہو جیسے اَمِ ارْتَابُوْا یا بوجہ ہمزہ وصل کے جیسے ارجعوا اور کسرہ منفصل کی مثال یہ ہے جیسے بِرَسُوْلٍ۔ لِرَبِّکَ۔ رب ارجعون **قولہ** وان ترم الخ یعنی اگر راء پر وقف بالروم کریں تو اس کا حکم وصل کا سا ہوگا کیونکہ روم میں حصہ حرکت کا ظاہر رہتا ہے لہذا جو حرکت ہوگی ویسا ہی حکم جاری کریں گے جیسے والفجر۔ کبیر۔ وغیرہ **ف قولہ** تصل یعنی وصل کرے تو۔

وَرَقِّقِ الرَّاءَ اِنْ تُمَلْ اَوْ تُکْسَرَ	۱۴۲	وَفِیْ سُکُوْنِ الْوَقْفِ فَخِّمْ وَانْصُرَا

یعنی اگر راء مفخمہ میں امالہ کیا جاوے خواہ صغری ہو یا کبری تو اس کو باریک پڑھینگے جیسے ذکری۔ سکاری وغیرہ **قولہ** او تکسر الخ جب مصنف راء مضمومہ و مفتوحہ اور ساکنہ کے احکام سے فارغ ہوئے تو مکسور کے احکام شروع کئے۔ . . . . . .

. . . . . . پس کہا **قولہ** او تکسر یعنی اگر راء مکسور ہو تو اس کو بھی باریک ہی پڑھینگے خواہ وسط میں ہو یا اول میں یا آخر میں اور خواہ کسرہ عارضی ہو یا اصلی اور خواہ درش

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوں یا غیر درش ہوں جیسے کہ رضوان۔ کارین۔ الصار **قولہ** دفی سکون الخ یعنی اگر را متحرک متطرف ہو اور اس پر وقف بالاسکان کریں تو پُر پڑھیں گے (چند شرطوں کے ساتھ جو کہ اگلے شعر میں آتی ہیں) **قولہ** والنصر یعنی راجح اور قوی اور صحیح قول یہی حکم جو مذکور ہوا ہے اور بعض اس طرف بھی گئے ہیں کہ حالت وصل کا اعتبار کرینگے اور عارضی وقف کا اعتبار نہ کرینگے پس اگر وصل میں قاعدہ پر کا تھا تو اب بھی پُر پڑھینگے اور اگر باریک کا تھا تو اب بھی باریک پڑھیں گے مگر یہ قول شاذ ہے جیسا کہ والنصر سے مصنف نے اُس کو بیان کیا ہے۔

	اَوْکَسْرٍ اَوْتَرْقِیْقٍ اَوْاِمَالَۃٍ	۴۳	مَالَمْ تَکُنْ مِنْ بَعْدِ یَاسَاکِنَۃٍ

یعنی اوپر جو قاعدہ بیان کیا ہے کہ حالت وقف میں را کو پُر کریں گے تو اس کی شرط یہ ہے کہ وہ را موقوفہ یا ساکنہ کے اور کسرہ کے بعد واقع نہ ہو جیسے خیر۔ بالبر۔ **قولہ** او ترقیق یہ شرط صرف ازرق کے مذہب پر ہے یعنی را موقوفہ را مرققہ کے بعد بھی واقع نہ ہو (تب ان کے لئے پُر ہوگی) جیسے بشرر ازرق کے لئے اُن طرق کے نزدیک جو پہلی را کو باریک پڑھتے ہیں کیونکہ بِشَرَرٍ میں دوسری را مکسور ہے اس وجہ سے باریک ہے اور اس را مرققہ کی وجہ سے پہلی را بھی باریک ہو گئی تو اب وقف کرنے کی وجہ سے دوسری را باریک ہی رہے گی پہلی را مرققہ کی وجہ سے **قولہ** او امالہ یہ شرط اُن لوگوں کے مذہب پر ہے جو امالہ کرنے والے ہیں یعنی یعنی وہ را متطرف حرف ممال کے بعد واقع نہ ہو جیسے الدَّارِ دِنارِ وغیرہ پس اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط مفقود ہوگی تو وہ را موقوفہ پُر نہ ہوگی بلکہ باریک ہوگی ف **قولہ** او امالہ یہ لفظ عام ہے امالہ کبریٰ اور صغریٰ کو۔

بَابُ اللَّامَاتِ

بَعْدَ سُکُوْنِ صَادٍ اَوْطَاءٍ وَّظَا	۴۴	وَاَنْ یُّحَرَّکْ لِفَتْحٍ لَامٍ غَلِّظَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی اگر لام مفتوح ہو اور واقع ہو بعد صاد ساکن یا طاء ساکن کے تو اس لام کو ازرق پُر پڑھتے ہیں جیسے یَصْلَوْنَہَا مَطْلَعِ وَمَنْ اَظْلَمُ **ف قولہ** او طاء و ظاء واو بمعنی او۔

اَوْ فُتِحَتْ وَاِنْ يَّحُلْ فِيْهَا اَلِفٌ	۵۷	اَوْ اَنْ يُّمَلْ مَعْ سَاكِنِ الْوَقْفِ اخْتُلِفْ

یعنی اگر لام مفتوح کے قبل تینوں (ص ط ظ) حرف مفتوح واقع ہوں تو اس وقت بھی لام کو ازرق پُر پڑھتے ہیں جیسے صَلَّی۔ الطلاق۔ ظَلَمَ **قولہ** وان یحل الخ یعنی اگر لام مفتوح اور ان تینوں حرف کے درمیان کوئی حرف حائل آجاوے جیسے کہ یَصَّالَحا فصالا۔ طال۔ یا لام کے بعد کوئی حرف امالہ کا واقع ہو جیسے مُصَلًّی سورہ بقرہ میں اور یَصْلٰہَا سورہ اسرا میں اور یصلی سورہ انشقاق میں اور غاشیہ میں اور اور لا یصلاہا سورہ واللیل میں اور سیصلی سورہ تبت میں یا لام کو بوجہ وقف کے ساکن کر دیا جاوے جیسے فَصَلَ وغیرہ تو ان تینوں صورتوں میں اختلاف ہے بعض ترقیق کے قائل ہوئے بعض تغلیظ کے **ف قولہ** او فتحہا ای فتح صاد و طا و ظا اس لفظ کا عطف **قولہ** سکون صاد پر ہے بعد کے تحت میں **قولہ** ان یمل یعنی جس جگہ ازرق کے نزدیک قاعدہ امالہ کا ہے یعنی ذوات الیاء ہے اور ایسی ذوات الیاء ہے کہ جس میں لام سے پہلے حرف مطبقہ ہوں صرف چھ سورتوں میں پانچ لفظ ہیں جو کہ اوپر مذکور ہوئے اور حروف مطبقہ تین مذکورہ میں سے صرف صاد ہی لام ممال سے قبل آیا ہے۔ اور کوئی حرف نہیں آیا۔

وَقِيْلَ عِنْدَ الطَّاءِ وَالظَّاءِ وَالْاَصَحُّ	۵۸	تَفْخِيْمُهَا وَالْعَكْسُ فِي الْاٰيِ رَجَحْ

یعنی بعض اس طرف گئے ہیں کہ لام سے قبل اگر طا۔ یا ظا ہوں تو اس میں بھی اختلاف ہوگا گویا صاد کے بعد اگر لام ہو تب تو بالاتفاق لام پُر ہوگا اگر طاء یا ظاء کے بعد ہو تو پُر اور باریک دونوں جائز ہیں **قولہ** والاصح یعنی اصح یہ ہے کہ سب صورتوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پُر ہی ہوگا یعنی اگر لام سے قبل کوئی حرف حائل ہو یا لام میں امالہ کا قاعدہ پایا جاتا ہو یا لام بوجہ وقف کے ساکن ہو یا لام سے قبل طاء، ظاء، ہو (صاد کے علاوہ کیونکہ صاد ہو گا تو بالاتفاق پُر ہو گا) تو ان چاروں میں اصح تغلیظ ہی ہے اگرچہ باریک بھی جائز ہے اور لام ممال کی تفخیم کے اصح ہونے کا یہ مطلب ہے کہ لام کو بلا امالہ پڑھ کر مفخم پڑھنا زیادہ صحیح ہے اس سے کہ ممال مرقق پڑھا جاوے **قولہ** والعکس الخ یعنی اگر لام مفتوح سے قبل مطبقہ حرف ہو اور مابعد امالہ کا حرف رؤس آیہ میں ہو تو اس میں راجح ترقیق ہے مع جواز تفخیم کے اور یہ صرف تین صورتوں میں آیا ہے وہ بھی صاد کے بعد جیسے ولا صلّٰی سورۂ قیمہ میں اور فصلّٰی سورہ اعلیٰ میں اور اذا صلّٰی سورہ علق میں **ف قولہ** تفخیمہا ای تفخیم اللامات المذکورہ **قولہ** والعکس ای عکس التفخیم **ف** جاننا چاہئے کہ امالہ اور تفخیم دونوں ضدین ہیں پس جس لفظ میں تفخیم کریں امالہ نہ ہو گا اور امالہ کریں تو تفخیم نہ ہو گی اور اس قاعدہ کے بعد سمجھنا چاہئے کہ ذوات الیاء کے امالہ میں بھی ازرق کا خلف ہے اور ترقیق میں بھی خلف ہے تو جس وقت ذوات الیاء میں امالہ کریں گے تو اس وقت لام کو باریک پڑھیں گے اور جس وقت ترک امالہ کریں گے اُس وقت لام کو پُر پڑھینگے خُلف کے یہ معنی ہیں۔ یہ معنی نہیں کہ امالہ کے ساتھ بھی تفخیم جائز ہے باقی رہا رؤس آی پس اُن کے امالہ میں ازرق کا خلف تو نہیں ہے مگر لام کی تفخیم میں خلف ہے جیسا کہ لفظ رجّح ظاہراً اس پر دال ہے سو اس کا حکم بھی یہی ہے چونکہ امالہ و تفخیم ضدین ہیں لہذا تفخیم نہ ہو گی صرف ترقیق ہی ہو گی مگر بعض نے تفخیم بھی جائز رکھی ہے اور یہ مرجوح ہے جیسا کہ متن سے مفہوم ہوتا ہے بلکہ بالکل ہی ضعیف ہے۔

كَذَاكَ صَلْصَالٍ وَشَذَّ غَيْرُ مَا	۳۶۶	ذَكَرْتُ وَاسْمَ اللّٰهِ كُلٌّ فَخَّمَا

یعنی لفظ صَلصَالٍ کے پہلے لام کا بھی مثل رؤس آی کے لام کا سا حکم ہے یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

راجح اور قوی یہ ہے کہ باریک ہوگا مگر بعض نے پُر کیا ہے اور یہ مرجوح ہے۔

قولہ وشذ الخ یعنی جو کچھ قاعدے ہم نے لکھے ہیں۔ ازرق کے لئے ان کے علاوہ جو قاعدے بعض نے بیان کئے ہیں وہ سب شاذ ہیں جیسے کہ لام مضموم سے قبل طاء یا ظاء ساکنہ ہو تو بعض نے لکھا ہے کہ پُر کریں گے مثال اس کی یہ ہے مَظْلُوْبًا فضل اللہ اور ایسے ہی بعض نے لکھا ہے کہ لام کے قبل و بعد مستعلیہ حرف ہو تو پُر کریں گے جیسے خَلَطُوْا و غلظ بعض نے لکھا ہے کہ ولیتلطف و تلظی وغیرہ میں اختلاف ہے انکے علاوہ بھی اقوال ہیں۔ یہ سب شاذ ہیں **قولہ** واسم اللہ الخ یعنی لفظ اللہ سے قبل فتحہ یا ضمہ ہو تو جمیع قراء عشرہ کے نزدیک پُر پڑھا جائے گا جیسے شہد اللہ رسل اللہ۔ قالوا اللھم وغیرہ۔

مِنْ بَعْدِ فَتْحَةٍ وَّضَمٍّ وَّاخْتُلِفْ	۳۴۸	بَعْدَ مُمَالٍ لَا مُرَقَّقٍ وُّصِفْ

یعنی لام اللہ کا جس وقت فتحہ یا ضمہ سے بعد واقع ہو پُر کرینگے اور بعد کسرہ کے باریک جیساکہ مذکور ہوا **قولہ** واختلف الخ یعنی اگر اللہ کا لام حرف ممال کے بعد واقع ہو تو اس میں اختلاف ہے پُر بھی جائز ہے اور باریک بھی جائز ہے اور یہ صرف سوسی کی قرأت پر ہے وہ بھی دو ہی لفظ میں ایک نَرَی اللہ دوسرے وَسَیَرَی اللہ **قولہ** لا مرقق یعنی اگر لام اللہ کا باریک حرف کے بعد واقع ہو تو اس میں اختلاف نہیں ہے بالاتفاق پر ہے اگرچہ بعض اس طرف گئے ہیں باریک پڑھینگے **قولہ** وصف یعنی بعض نے بیان کیا ہے کہ بعد مرقق حرف کے اللہ کے لام کو باریک پڑھیں گے اور یہ ازرق کی قرأت پر ہے جیسے افغیر اللہ مگر یہ قول شاذ ہے جیساکہ مذکور ہوا۔ فقط

بَابُ الْوَقْفِ عَلٰی اَوَاخِرِ الْکَلِمِ

وقف کی تعریف یہ ہے کہ قطع کرنا آواز کو کلمہ پر اتنی دیر تک کہ جتنی دیر میں عادۃً سانس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لے سکے اور نیت یہ ہو کہ بعد وقف کے پھر فوراً پڑھوں گا اور مصنف کے نزدیک بلکہ محققین کے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ قطع صوت کے ساتھ قطع تنفس بھی ہونا چاہئے اور جدید سانس سے اگر استیناف قرآت کرے اور وقف کلمہ کے وسط میں جائز نہیں ہے ایسے ہی دو کلمہ اگر موصول سے لکھے ہوں تو اُن کے درمیان میں بھی وقف جائز نہیں ہے۔

وَالْاَصْلُ فِي الْوَقْفِ السُّكُونُ وَلَهُمْ	فِي الرَّفْعِ وَالضَّمِّ اشْمِمْنَهُ وَ رُمْ

یعنی اصل وقف میں یہ ہے کہ وقف کرنے کے وقت حرف کو ساکن کر دیا جاوے خواہ حرف موقوفہ مفتوح یا مضموم یا مکسور ہو اور یہ بھی جائز ہے کہ حرف موقوفہ اگر مضموم ہو تو اس میں روم و اشمام کریں **ف قولہ** والاصل۔ وقف بالاسکان کے اصل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وقف محل استراحت ہے اور چونکہ سکون خفیف ہے لہذا وقف کے مناسب یہی ہے کہ سکون کے ساتھ ہو تاکہ استراحت بخوبی ہو جاوے **قولہ** ولہم ای لکل القراء **قولہ** فی الرفع والضم رفع وضمہ ایک ہی چیز ہے صرف یہ فرق ہے کہ مبنی کی حرکات کو فتح وضم وکسر بولتے ہیں اور معرب کی حرکات کو رفع ونصب وجر بولتے ہیں۔

وَامْنَعْهُمَا فِي النَّصْبِ وَالْفَتْحِ بَلٰی	فِي الْجَرِّ وَالْكَسْرِ يُرَامُ مُسَجَّلا

یعنی روم واشمام نصب کی حالت میں ممنوع ہے ہاں مکسور حرف میں روم جائز ہے **ف** خلاصہ یہ ہوا کہ حرف منصوب میں صرف اسکان ہی ہوگا روم واشمام نہ ہونگے اور مکسور میں روم بھی جائز ہے مگر اشمام جائز نہیں ہے اور مرفوع حرف میں تینوں جائز ہیں **قولہ** بلی یہ جواب ہے سوال مقدر کا سوال یہ تھا کہ مجرور حرف میں روم اشمام جائز ہے یا نہیں تو اس کا جواب دیا کہ ہاں مجرور میں فقط روم جائز ہے **قولہ** یرام من الروم مضارع مجہول **قولہ** مسجلا ای مباح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالرَّوْمُ الْاِتْيَانُ بِبَعْضِ الْحَرَكَۃِ اِذَنْ	اِشْمَامُهُمْ اِشَارَةٌ لَاحَرَكَہْ

یعنی تعریف روم کی یہ ہے کہ حرکت کا کچھ حصہ ادا کیا جاوے پوری حرکت نہ ادا کی جاوے اور اشمام کی تعریف یہ ہے کہ حرکت تو بالکل نہ ادا کی جاوے۔ صرف ہونٹوں سے حرکت کی طرف اشارہ کردیا جاوے **ف** بعض نے روم کی تعریف یہ کی ہے کہ حرکت کے ادا کے وقت آواز کو بالکل ضعیف کردیا جاوے کہ جس کی وجہ سے پاس بیٹھا ہوا آدمی تو سن سکے اور دور کا نہ سن سکے مگر حقیقت میں صرف الفاظ کا فرق ہے مآل دونوں کی تعریف کا ایک ہی ہے وہ یہ کہ مصنف نے جو بیان کیا ہے کہ بعض حصہ حرکت کا ادا کریں ان کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حرکت میں تجزی کریں بلکہ مطلب یہ ہے کہ حرکت کی آواز جو قوت سے ادا ہونی چاہیے تھی وہ آواز قوت سے نہ ادا ہو خلاصہ یہ کہ حرکت بعض مراد نہیں ہے بلکہ حرکت کی صوت کا بعض حصہ مراد ہے فافہم۔

وَعَنْ اَبِیْ عَمْرٍو وَّکُوْفٍ وَّرَدَا	نَصًّا وَّلِلْکُلِّ اخْتِیَارًا اُسْنِدَا

یعنی روم واشمام ابوعمرو اور کوفیین سے بالنص وارد ہیں اور ثابت ہیں اور باقی قراء سے اگرچہ نصاً وارد نہیں ہوئے مگر اختیاراً سب کی طرف منسوب ہیں۔

وَخُلْفٌ هَا الضَّمِيْرِ وَامْنَعْ فِى الْاَتَمِّ	مِنْ بَعْدِ يَا اَوْ وَاوٍ اَوْ كَسْرٍ وَّضَمّْ

یعنی ہاء ضمیر میں اختلاف ہے ائمہ قراء کا بعض تو اس طرف گئے ہیں کہ ہر حالت میں روم واشمام جائز ہے اور بعض اس طرف گئے کہ کسی حالت میں بھی جائز نہیں یہ دونوں مذہب مصنف کے لفظ وخلف ہاء الضمیر سے نکلتے ہیں اور تیسرا مذہب یہ ہے کہ ہاء الضمیر اگر یاء اور کسرہ اور واو اور ضمہ کے بعد واقع ہو تب تو روم و اشمام دونوں ممنوع ہیں اور اگر فتح یا الف کے بعد واقع ہو تو جائز ہیں یہ مذہب مصنف نے **قولہ** وامنع فی الاتم من بعد یا او واو او کسر وضم سے بیان کیا ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سب سے اعدل واقوی یہی مذہب ہے جیسا کہ لفظ اتم سے معلوم ہوتا ہے مثال اس کی یہ ہے خذوہ۔ وامرہ۔ فیہ۔ بہ۔ واتناہ ولن تخلفہ۔ **ف قولہ** الاتم ای قویم

وَھَاءُ تَانِيثٍ وَمِيمُ الْجَمْعِ مَعْ	۴۸۶	عَارِضِ تَحْرِيكٍ كِلَاهُمَا امْتَنَعْ

یعنی جو تا رتانیث بحالت وقف میں ہا رہو جاوے اس میں بھی اور میم جمع میں بھی اور حرکت عارضی میں بھی روم واشمام دونوں ممنوع ہیں مثالیں سب کی یہ ہیں جیسے نعمۃ۔ الجنۃ۔ علیکم۔ بہم۔ قتلتم۔ من استبرق حالت نقل میں **ف قولہ** کلاہما ای الروم والاشمام **قولہ** امتنع یعنی روم اور اشمام ہا رتانیث میں اور میم جمع میں و حرکت عارضی میں ممنوع ہیں۔

بَابُ الْوَقْفِ عَلٰی مَرْسُوْمِ الْخَطِّ

یعنی مصاحف عثمانیہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں باجماع صحابہ لکھے گئے تھے ان کی رسم خط کے موافق وقف کرنے کا بیان ہے رسم خط کی دو قسمیں ہیں ایک قیاسی دوسرا اصطلاحی۔ قیاسی یہ ہے کہ جو تلفظ خط کے مطابق ہو اور اصطلاحی وہ ہے کہ جو تلفظ خط کے مخالف ہو جیسے کہ خط میں لفظ محذوف ہو اور تلفظ میں پڑھا جاتا ہو یا خط میں ثابت ہے مگر تلفظ میں نہیں یا مثلاً خط میں ایک حرف بنفسہ لکھا ہے اور تلفظ میں وہ بدل جاتا ہے اور مثل اس کے اور غالب یہی ہے کہ خط مصاحف کا قوانین عربی کو موافق ہے مگر چند اشیاء میں کہ خط کے مخالف ہیں اور ان کا اتباع ضروری ہے جیسا کہ مصنف اُن کو بیان کریں گے۔

وَقِفْ لِكُلٍّ بِاتِّبَاعِ مَا رُسِمْ	۴۸۷	حَذْفًا ثُبُوتًا اتِّصَالًا فِي الْكَلِمْ

یعنی جس طرح سے الفاظ رسم خط میں لکھتے ہیں اسی طرح رسم خط کی اتباع کر کے وقف کرنا چاہیے اگر کوئی حرف رسم خط میں محذوف ہے تو وقف کے وقت بھی وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محذوف رہے گا یا رسم میں لکھا ہوا ہے تو وقف کی حالت میں بھی وہ ثابت رہیگا اور ایسے ہی اگر دو کلمہ رسم خط میں موصول لکھے ہوں تو وقف میں بھی ان کو موصول پڑھیں گے یعنی دونوں کے درمیان وقف نہ کریں گے **ف** **قولہ** حذفا جیسے حَاشَ لِلّٰہِ **قولہ** ثبوتا جیسے کتابیہ **قولہ** اتصالا جیسے انما **قولہ** کلم جمع کلمہ کی ہے یہ تین لفظ حذفا ثبوتا اتصالا بنا بر تمیز کے منصوب ہیں۔

لٰكِنْ حُرُوْفٌ عَنْهُمُوْ فِيْهَا اخْتُلِفْ	هَا كَهَاءِ اُنْثٰى كُتِبَتْ تَاءً فَقِفْ

یعنی اصل تو یہی ہے کہ وقف میں رسم خط کا اتباع کریں مگر چند جگہ رسم خط کا اتباع نہ کریں گے بوجہ روایت کے **قولہ** لکن حروف الخ لیکن چند حروف میں قراء کا اختلاف ہے ایک ہاء تانیث ہے جو تاء مجرورہ کی شکل میں لکھی ہو اگر اسی کلمہ پر وقف کریں تو اس تاء کو ہاء سے بدلیں گے یہ مذہب کسائی و ابن کثیر و ابوعمرو و یعقوب کا ہے باقی قراء موافق رسم خط کے تاء ہی پڑھیں گے ہاء سے نہ بدلیں گے **ف** یہ تاء فقط ان الفاظ میں آئی ہے لفظ رحمت کا سات جگہ اور نعمت میں گیارہ جگہ اور امرأت میں سات جگہ اور سنت میں پانچ جگہ اور لعنت میں دو جگہ اور معصیت میں دو جگہ اور کلمت اعراف میں اور بقیت ہود میں اور قرت قصص میں اور فطرت روم میں اور شجرت دخان میں اور جنت واقعہ میں اور ابنت تحریم میں **قاعدہ** کلیہ ان کا یہ ہے کہ اسم کی تاء سے قبل متحرک حرف ہو تو اس تاء کو وقف میں مرموز رجاحق ہاء سے بدل کر پڑھتے ہیں پس مثل مسلمات اور اخت وغیرہ اس قاعدہ سے نکل گئے اور رسم کی قید لگائی فعل کی تاء تانیث نکل گئی جیسے ضربت وغیرہ کہ ان سب کو بالاتفاق سب قراء وقف میں تاء ہی پڑھتے ہیں

بِالْهَا رَجَاحَقٍّ وَذَاتَ بَهْجَهْ	كَذَا وَاللّٰتَ مَرْضَاتَ وَلَاتَ رَجَهْ

یعنی تاء کو وقف میں کسائی و ابوعمرو و یعقوب و ابن کثیر کے لئے ہاء پڑھیں گے جیسا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اوپر کے شعر میں مذکور ہوا **قولہ** وذات الخ یعنی لفظ ذات اور اللات اور مرضات لات منکر کی تار کو صرف کسائی ہی وقف میں ہار پڑھتے ہیں فقط **ف قولہ** ذات بہجہ۔ بہجہ کی قید سے ذات بینکم وغیرہ نکل گئے کیونکہ وہ بالاتفاق وقف میں تار ہیں **قولہ** رجا ای توقع **قولہ** رجہ ای حرکت قویہ۔

هَيْهَاتَ هُدْ زِنْ خُلْفُ رَاضٍ يَا اَبَه ۳۷	دُمْ كَمْ ثَوَى فِيمَهْ لِمَهْ عَمَّهْ بِمَهْ

یعنی لفظ ہیہات میں بزی وکسائی بلا اختلاف اور قنبل بالاختلاف تار کو وقف میں ہار پڑھتے ہیں **قولہ** یا ابہ الخ یعنی لفظ یا آبت جس جگہ بھی آوے ابن کثیر و ابن عامر و ابوجعفر و یعقوب وقف میں ہار پڑھتے ہیں **قولہ** فیمہ الخ یعنی لفظ فیم و لم و عم و بم و مم میں بزی و یعقوب وقف میں ہار سکتہ بڑھا کر پڑھتے ہیں مگر دونوں کا خلف ہے یعنی دونوں کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ ہار سکتہ نہ بڑھائی جاوے۔ **ف قولہ** ہُدْ ہاد یہود سے ہے بمعنی رجوع الی الحق **قولہ** زن من الزینت **قولہ** دم دعا ہے دوام کی یعنی ہمیشہ قائم رہ **قولہ** ثوی ای اقام

مِمَّهْ خِلَافُ هَبْ ظُبًى وَهِيَ وَهُوْ ۳۸	ظِلٌّ وَفِي مُشَدَّدِ اسْمٍ خُلْفُهُ

قولہ ممہ خلاف ہب ظبی کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے اور وہاں ہی مذکور ہو چکا **قولہ** ہی وہو یعنی لفظ وہی ضمیر مؤنث اور ہو ضمیر مذکر میں یعقوب ہار سکتہ بڑھا کر وقف کرتے ہیں۔ **قولہ** وفی مشدد الخ یعنی جس اسم کا آخر حرف مشدد ہو تو اس میں بھی خلف سے یعقوب کیلئے ہار سکتہ بڑھا کر وقف کرینگے جیسے الیّ بہنّ لدیّ یدیّ بمصرخیّ مثلہن جکہنّ وغیرہ **ف قولہ** ظل بمعنی فی الزوال **قولہ** وفی مشدد ای الاسماء **قولہ** خلفہ ای خلف یعقوب۔

نَحْوُ اِلَيَّ هُنَّ وَالْبَعْضُ نَقَلْ ۳۹	بِنَحْوِ عَالَمِيْنَ مُوْفُوْنَ وَقَلْ

قولہ نحو الی ہن اس کا تعلق اوپر کے شعر سے ہے وہاں شرح ہو چکی **قولہ** والبعض الخ یعنی بعض ائمہ قراء نے حالت وقف میں یعقوب کے لئے بیان کیا ہے کہ مثل عالمین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور موفون میں بھی ہارِ سکتہ بالخلف ہے۔ جیسے کہ عالمین۔ مومنین مفلحون۔ موفون وغیرہ **قولہ** وقل یعنی یہ قول جو مثل عالمین موفون کا مذکور ہوا ہے اس کے آخذین قلیل ہیں مشہور اور معمول بہا قول نہیں ہے **ف قولہ** وبعض یہ قول خصوص ہے اسماء کیلئے اور افعال میں ہارِ سکتہ نہیں بڑھائیں گے۔

وَتَمَّ غَرٌ خُلْفًا وَوَصْلًا حَذَفَا	۱۸۱	وَدَيْلَتِي وَحَسْرَتِي وَأَسَفِي

یعنی لفظ ویلتی اور حسرتی اور اسفی اور ثم بفتح الثاء ان چار الفاظ میں فقط رویس بالاختلاف ہارِ سکتہ وقف میں بڑھاتے ہیں۔ **قولہ** ووصلا حذفا یعنی حمزہ و یعقوب تین کلمات میں جو کہ آئندہ شعر میں ہیں حالت وصل میں ان کی ہارِ سکتہ کو حذف کرتے ہیں۔

فِي ظَاهِرٍ كِتَابِيَهْ حِسَابِيَهْ	۱۸۲	سُلْطَانِيَهْ وَمَالِيَهْ وَمَاهِيَهْ

یعنی سلطانیہ اور مالیہ اور ماھیہ کی ہارِ سکتہ کو حمزہ و یعقوب حالت وصل میں حذف کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کے شعر میں گذرا **قولہ** کتابیہ الخ یعنی لفظ کتابیہ اور حسابیہ کی ہارِ سکتہ کو حالت وصل میں صرف یعقوب ہی حذف کرتے ہیں اور یعقوب کی رمز آئندہ شعر کے لفظ ظن میں آئے گی **ف** ان پانچوں کلمات کی ہارِ سکتہ میں حالت وقف میں کسی کا اختلاف نہیں ہے سب بالاتفاق ہار پڑھتے ہیں۔ **قولہ** فی ظاہر ای فی وجہ ظاہر۔

عَنْهُمْ وَكَسْرُهَا اقْتَدِهْ كِسْ اُشْبِعَنْ	۱۸۳	ظَنَّ اقْتَدِهْ شَفَا ظُبًا وَيَتَسَنَّ

قولہ ظن اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** اقتدہ الخ یعنی لفظ اقتدہ قل لا اسألکم جو سورۂ انعام میں ہے حمزہ و کسائی و خلف بزار و یعقوب نے حالت وصل میں اس کی ہارِ سکتہ کو حذف کیا ہے **قولہ** ویتسن الخ یعنی لفظ یتسنہ جو سورہ بقرہ میں ہے اسکی ہارِ سکتہ کو بھی انہیں مذکورین نے حالت وصل میں حذف کیا ہے **قولہ** وکسرہا الخ یعنی لفظ اقتدہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کو ابن عامر حالت وصل میں مکسور پڑھتے ہیں اور ابن ذکوان بالخلف کسرہ میں صلہ کرتے ہیں **ف قولہ** ظن بمعنی علم **قولہ** کس من الکیس بمعنی معرفت وعقل گویا اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ابن عامر جو ہا کو مکسور پڑھتے ہیں اس کی وجہ سے سمجھ سے اور جان سے کر کیا ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ ابن عامر اس کو ہا ساکنہ نہیں کرتے بلکہ ان کے نزدیک ہا کنایہ ہے **قولہ** اشبع یعنی ہا کے کسرہ کو ابن ذکوان کے بالخلاف اشباع کے ساتھ پڑھیں گے پس معلوم ہوا کہ ہشام کیلئے قصر کا اشباع نہ ہوگا **قولہ** عنہم ای عن شفا لحبی۔

ی خُلْفِهِ اَیًّا بِاَیًّا مَّا غَفَّلْ	ملطار رِضًی وَعَنْ کُلٍّ کَمَا الرَّسْمُ اَجْلُ

ی لفظ ایا ما تدعوا میں رویس وحمزہ وکسائی ایا پر وقف کرتے ہیں اور باقی کل قراء ما پر وقف کرتے ہیں **قولہ** وعن کل الخ یعنی دوسرا قول یہ ہے کہ جمیع قراء عشرہ کے لئے رسم خط کے موافق وقف کیا جاوے اور رسم خط میں لفظ ایا اور ما دونوں مفصول لکھے گئے ہیں لہذا جائز ہے کہ ایا پر وقف کیا جاوے تمام قراء کے لئے یا ما پر **قولہ** اجل یعنی دوسرا قول اقوی ہے کہ رسم خط کے لحاظ سے وقف کیا جاوے جمیع قراء کے لئے **ف قولہ** من خلفہ اوپر کے شعر سے متعلق ہے **قولہ** غفل اس لفظ سے اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ رویس وحمزہ وکسائی کے لئے ایا پر وقف کی خصوصیت کرنا ضعیف ہے **قولہ** کما میں ما زائدہ ہے۔

ذَاكَ وَیْكَاَنَّهٗ وَوَیْكَاَنْ	كحاط وَقِیْلَ بِالْكَافِ حَوٰی وَالْیَاءُ رُنْ

ی لفظ ویکانہ میں ہا پر اور ویکان میں نون پر موافق رسم خط کے وقف کرنا جمیع قراء کے لئے قوی ہے **قولہ** وقیل الخ یعنی بعض اس طرف گئے ہیں کہ ابوعمرو کیلئے کاف پر اور کسائی کے لئے یا پر وقف کریں گے اور باقی قراء کے لئے موافق رسم خط کے مگر یہ قول ضعیف ہے جیسا کہ لفظ قیل خود اس پر دال ہے صحیح یہی ہے کہ ویکانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں ما پر اور دیکان میں نون پر جمیع قراء کے لئے وقف ہوگا **ف** ابتداء کرنے وقت ابو عمرو کے لئے ہمزہ سے اور کسائی کے لئے کاف سے ابتداء کرنا بھی جائز ہے ایسے ہی لفظ ایا ما میں جو لوگ ایا پر وقف کرتے ہیں ان کے لئے ما سے ابتداء کرنا بھی جائز ہے مگر یہ سب ضعیف ہے **قولہ** حوی ای جمع **قولہ** کذاک ای کالکل عن کل **قولہ** رن من الرنینۃ بمعنی الصوت ۔

وَمَالِ سَالَ الْكَهْفِ فُرْقَانِ النِّسَا	ظ ر ا	قِيلَ عَلَى مَا حَسْبُ خُلْفُهُ رَسَا

یعنی لفظ مال سورہ معراج میں یعنی فمال الذی کفروا اور کہف میں مال ہذا الکتاب اور فرقان میں فمال ہذا الرسول اور نساء میں فمال ہؤلاء القوم ان سب سورتوں میں کل قراء کے لئے موافق رسم خط کے وقف کرنا قوی ہے یعنی لام جارہ اپنی مدخول سے ان سب الفاظ میں مفصول لکھا ہے لہذا رسم خط کے اعتبار سے جائز ہے کہ لام پر وقف کریں یا ما پر **قولہ** قیل یعنی بعض اس طرف گئے کہ ابو عمرو کے لئے صرف ما پر وقف کریں گے اور کسائی کے لئے خلف سے ما پر یا لام پر دونوں پر وقف جائز ہے اور باقی قراء کے لئے اس قول سے صرف لام ہی پر وقف کریں گے ما پر نہیں مگر یہ قول بھی ضعیف ہے جیسا کہ لفظ قیل سے معلوم ہوتا ہے صحیح یہی ہے کہ جمیع قراء کیلئے ما پر بھی جائز ہے اور لام پر جائز ہے **ف** **قولہ** ومال ای وکذاک مال یعنی لفظ مال کا اوپر کے شعر میں کذاک سے کے نیچے معطوف ہے **قولہ** خلفہ ای خلف فی مال للکسائی **ف** ابتداء کی حالت میں فقط لام سے یا اس کے مدخول سے ابتداء کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ما سے ابتداء کی جاویگی کل قراء کے لئے مگر ابن القاصح نے ابو عمرو کے لئے لام سے اور کسائی کے لئے لام کے مدخول سے ابتداء کرنا بھی جائز لکھا ہے

هَا أَيُّهَ الرَّحْمٰنِ نُورِ الزُّخْرُفِ	ا ر ا ہ	كَمْ ضُمَّ قِفْ رَجَاجِمًا بِالْأَلِفِ

یعنی لفظ ایہ جو سورہ رحمٰن میں ہے جیسے ایہ الثقلان اور سورہ نور میں ہے ایہ المؤمنون

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور جو سورہ زخرف میں ہے ایہ الساحر ان سب سورتوں میں لفظ ایہ کی ہار کو حالت
وصل میں ابن عامر ضمہ دیکر پڑھتے ہیں اور حالت وقف میں سب قراء ساکن پڑھتے
ہیں مگر کسائی و ابوعمرو یعقوب ہار کے بعد الف زیادہ کرکے وقف کرتے ہیں موافق
اصل کے **ف** تمام قرآن شریف میں صرف ان تین ہی سورتوں میں بغیر الف لفظ
ایہ آیا ہے **قولہ** کم ضم یعنی ابن عامر کے لئے یار کی اتباع سے ہار کو بھی ضمہ دینا چاہئے

وَكَأَيِّنِ النُّونُ وَبِالْيَاءِ حِمًا	۴۴۸	وَالْيَاءُ إِنْ تُحْذَفْ فَلِسَاكِنٍ ظَمَا

یعنی لفظ وکاین جس جگہ بھی آوے رسم خط کے موافق سب کے لئے نون پر
وقف کیا جاوے گا مگر ابوعمرو یعقوب کے لئے یار پر وقف کریں گے موافق اصل کے
کیونکہ اصل میں تنوین ہے اس کو بشکل نون لکھا ہے **قولہ** والیاء ان الخ یعنی جس
کلمہ میں اجتماع ساکنین سے یار حذف ہوگئی ہو تو جس وقت اس کلمہ پر وقف کرنا
چاہیں تو یعقوب کے لئے یار پر وقف کریں گے اور باقی کے لئے موافق رسم خط
کے حذف کرکے وقف کریں گے **ف** **قولہ** والیاء ای یوقف بالیاء لیعقوب۔
مثالیں اس کی آئندہ شعر میں مذکور ہیں۔

يُرِدْنِ يُؤْتِ يَقْضِ تُغْنِ الْوَادِ	۴۴۹	صَالِ الْجَوَارِ اخْشَوْنِ نُنْجِ هَادِ

یعنی یردن الرحمن سورہ یٰسین . المؤمنین سورہ نساء میں ومن یؤت الحکمۃ
بالکسر یعقوب کی قرأت پر سورہ بقرہ میں یقض الحق سورہ انعام میں تغن النذر سورہ
قمر میں واد المقدس سورہ نازعات میں اور طہٰ میں۔ علیٰ واد النمل سورہ نمل میں الواد
الایمن سورہ قصص میں صال الجحیم سورہ والصافات میں الجوار المنشآت سورہ رحمٰن
میں الجوار الکنس سورہ تکویر میں واخشون الیوم سورہ مائدہ میں ننج المؤمنین سورہ
یونس میں لہاد الذین آمنوا سورہ حج میں ان سب الفاظ میں یعقوب نے یار پر
وقف کیا ہے اور باقی نے موافق رسم خط کے بغیر یار کے وقف کیا ہے یہ وہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الفاظ ہیں جن کا اوپر کے شعر میں یعقوب کے لئے قاعدہ مذکور ہوا ہے۔

وَاقِیَ وَادِ النَّمْلِ هَادِ الرُّومِ رَمْ ۳۷۰ تَهْدِ بِهَا فُوْزَ يُنَادِ قَافَ دُمْ

وَادِ جو سورہ نمل میں ہے اس میں اور بہادِ العمی سورہ روم میں ان دونوں لفظوں میں کسائی نے یعقوب کے موافق ہو کر یاء پر وقف کیا ہے اور لفظ تہد العمی جو سورہ روم میں ہے اس میں حمزہ نے بھی یعقوب کی موافقت کی ہے اور لفظ ینادِ المناد سورہ قاف میں ابن کثیر نے یعقوب کی موافقت کی ہے اور باقی قراء مذکورین کے علاوہ سب نے رسم خط کے موافق وقف کیا ہے **ف قولہ** رم ای اقصد **قولہ** تہد یہ وہی سورہ روم کا لفظ ہے جس میں کسائی نے یعقوب کی موافقت کی ہے مگر حمزہ کی قرآت میں یہی لفظ بجائے بہادِ العمیٰ کے تہد العمی ہے اس وجہ سے اس کو دوبارہ ذکر کیا **قولہ** بہا ای بالروم **قولہ** دم یہ قاری کے لئے بقاء کی دعا ہے۔

بِخُلْفِهِمْ وَقِفْ بِهَادٍ بَاقِ ۳۷۱ بِالْيَا لِمَكٍّ مَعَ وَالٍ وَاقِ

قولہ بخلفہم یعنی مذکورہ بالا شعر میں جو جو لوگ یعقوب کے موافق ہو گئے ہیں ان سب کا خلف ہے یعنی مثل یعقوب کے یاء پر وقف کریں یہ بھی جائز ہے یا یاء پر وقف نہ کریں بلکہ موافق رسم خط کے وقف کریں مثل باقی قراء کے یہ بھی ہے **لیکن** یعقوب کا **خلف** نہیں ہے وہ اپنے قاعدہ کے موافق بلا خلف یاء ہی پر وقف کرتے ہیں۔ **قولہ** وقف بہاد یعنی لفظ ہاد دو جگہ سورہ رعد میں اور دو جگہ سورہ زمر میں اور ایک جگہ سورہ طول میں ہے اور لفظ باق سورہ نحل میں ہے اور لفظ والِ سورہ رعد میں ہے اور لفظ واق دو جگہ سورہ رعد میں اور ایک جگہ سورہ غافر میں ہے ان چاروں لفظوں میں ابن کثیر مکی کے لئے یاء پر وقف کرنا چاہیے اور باقی قراء موافق رسم خط کے بحذف یاء وقف کرتے ہیں **ف قولہ** وقف مصنف نے وقف کو اس لئے اعادہ کیا تاکہ یہ شبہ نہ ہو کہ ابن کثیر ان الفاظ میں بھی یعقوب کے موافق ہے حالانکہ یعقوب کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لئے ان میں اثبات کا قاعدہ ہی نہیں ہے کیونکہ ان چاروں الفاظ کی یاء اجتماع ساکنین سے حذف نہیں ہوتی بلکہ تنوین کی وجہ سے حذف ہوتی ہے **قولہ** بہاد اس لفظ میں یاء جارہ قرآن شریف سے نہیں ہے بلکہ مصنف نے بجائے فی ظرفیہ کے باء بڑھائی ہے بخلاف بہاد العمی کے اس میں باء قرآن شریف کا حرف ہے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ یعقوب و حمزہ وکسائی کیلئے جو لفظ ہاد مذکور ہوا ہے وہ وہ ہے کہ جس کے بعد حرف ساکن ہے اور یہ وہ ہے کہ جس کے بعد حرف ساکن نہیں ہے فقط

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِیْ یَاءَاتِ الْاِضَافَةِ

یاء اضافت یاء متکلم کو کہتے ہیں اور یہ اسم فعل حرف سب کو لاحق ہوتی ہے جب اسم کو لاحق ہو تو مجرور المحل ہوتی ہے جیسے نفسی اور فعل کو لاحق ہو تو منصوب المحل ہوتی ہے جیسے فطرنی اور حرف کو لاحق ہو تو منصوب المحل بھی ہوتی ہے جیسے انی اور مجرور المحل بھی ہوتی ہے جیسے لی اور یاء اضافت اس کا نام رکھنا مجازاً ہے کیونکہ مضاف الیہ صرف اسم کے ساتھ ہوتی ہے اور فعل و حرف کے ساتھ لاحق ہو تو مضاف الیہ نہیں ہوتی جیسا کہ مذکور ہوا۔

لَیْسَتْ بِلَامِ الْفِعْلِ یَا الْمُضَافِ	بَلْ هِیَ فِی الْوَضْعِ کَهَا وَکَافِ

یعنی یاء اضافت کلمہ کے اصلی حرف عین یا لام کی جگہ میں نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کی وضع مثل کاف ضمیر اور ہا ضمیر کے ہے پس جیسا کہ اسم فعل حرف کے آخر میں ہا و کاف ضمیر وغیرہ لاحق ہوتی ہے ایسے ہی یاء اضافت لاحق ہوتی ہے جیسے نفسہ نفسک و نفسی و فطرنی و فطرہ و فطرک وغیرہ **ف قولہ** یاء المضاف ای یاء اضافت **قولہ** کہا و کاف یعنی مثل ہا ضمیر اور کاف ضمیر کے ہے۔ جاننا چاہیے کہ کل یاء اضافت قرآن شریف میں تین قسم پر ہیں اول تو وہ ہیں کہ بالاجماع

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سب کے نزدیک ساکن ہیں جیسے انی جاعلٌ ولی عملی وغیرہ اور یہ کل پانسوچھپن ہیں دوسرے وہ ہیں کہ بالاجماع مفتوح ہیں اور ان کی دو صورتیں ہیں یا تو ساکن کے بعد واقع ہوں گی جیسے ایای وغیرہ یا ساکن کے قبل ہوں گی جیسے حسبی اللّٰہ وغیرہ پس اگر ساکن کے بعد واقع ہوں اور وہ ساکن الف ہو تو وہ کل چھ کلموں میں ہے جیسے ہدای۔ مثوای۔ محیای۔ عصای۔ ایای وغیرہ اور اگر وہ ساکن یاء ہو تو نو کلموں میں ہیں جیسے الیّ۔ علیّ۔ لدیّ وغیرہ وغیرہ اور اگر ساکن سے قبل ہو تو وہ کل اٹھارہ ہیں جیسے لی الاعداء نعمتی التی حسبی اللّٰہ وغیرہ مگر یہ کل اٹھارہ یاء اضافت گیارہ کلموں میں ہے اور تیسری قسم وہ ہے کہ اس کے فتح و اسکان میں اختلاف ہے اور اس قسم کی یاء دوسو بارہ ہیں اور چھ قسم پر ہے ایک تو یہ کہ یاء کے بعد ہمزہ قطعی مفتوح ہو اور ایسی کل ننانوے ہیں دوسرے یہ کہ یاء کے بعد ہمزہ قطعی مضموم ہو اور یہ کل دس یاء ہیں تیسری یہ کہ یاء کے بعد ہمزہ قطعی مکسور ہو اور یہ کل باون ہیں چوتھے یہ کہ یاء کے بعد ہمزہ وصلی لام تعریف کے ساتھ ہو اور یہ کل چودہ ہیں پانچویں یہ کہ یاء کے بعد ہمزہ وصلی بغیر لام تعریف کے ہو اور یہ کل سات (۷) ہیں چھٹے یہ کہ یاء کے بعد ہمزہ ہی نہ ہو بلکہ اور کوئی حرف ہو اور یہ کل تیس ہیں پس مصنف رحمۃ اللّٰہ علیہ ان چھ قسم کی یاءات کو مفصل بیان کریں گے۔

تِسۡعٌ وَّتِسۡعُوۡنَ بِهَمۡزٍ اُنۡفِتِحۡ	ذَرُوۡنِیَ الۡاَصۡبَهَانِیۡ مَعۡ مَکِّیۡ فَتَحۡ

یعنی جن یاءات کے بعد ہمزہ قطعی مفتوح ہو وہ کل ننانوے ہیں قولہ ذرونی الخ یعنی سورہ غافر میں ذرونی اقتل کو اصبہانی عن ورش اور ابن کثیر مکی بفتح الیاء پڑھتے ہیں ف قولہ الفتح صفت ہمزہ کی ہے قولہ فتح صیغہ ماضی کا ہے۔

وَاجۡعَلۡ لِّیۡ ضَیۡفِیۡ دُوۡنِیۡ یَسِّرۡ لِیۡ وَلِیۡ	یُوۡسُفُ اِنِّیۡ اَوۡلَاهَا حَـلِّ

یعنی اجعل لی آیۃ آل عمران میں اور مریم میں اور ضیفی الیس ہود میں اور من دونی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اولیا کہف میں اور لیسر لی امری طٰہٰ میں اور یاذن لی ابی یوسف میں اور انی ارانی دو اوّل کے سورہ یوسف میں ان سب الفاظ میں نافع و ابوعمرو و ابوجعفر بفتح الیاء پڑھتے ہیں **ف قولہ** اولاہا لفظ اولی تثنیہ ہے اور ضمیر مؤنث راجع ہے طرف یوسف کے اور اول کی قید سے اخیر کے تین یاءات نکل گئیں یعنی انی اری سبع بقرات اور انی انا اخوک اور انی اعلم **قولہ** حلل من الحلال بمعنی اباحتہ۔

مُلًّا وَهُمْ وَالْبَزِّ لٰكِنِّيْ اَرٰى	تَحْتِيْ مَعْ اِنِّيْ اَرَاكُمْ وَدَرٰى

یعنی انہیں مذکورین ابوعمرو و نافع و ابوجعفر نے اور مع ان کے بزی بھی لفظ ولکنی اراکم سورہ ہود میں اور احقاف میں اور من تحتی افلا سورہ زخرف میں اور انی اراکم ہود میں ان سب الفاظ میں بفتح الیاء پڑھتے ہیں **قولہ** ودری یعنی ابن کثیر وادعونی استجب لکم سورہ طول اور فاذکرونی اذکرکم سورہ بقرہ میں بفتح الیاء پڑھتے ہیں۔ **ف قولہ** مدا یہ لفظ اوپر کے شعر سے متعلق ہے **قولہ** وہم ای ابوعمرو نافع و ابوجعفر **قولہ** والبزای مع البزی **قولہ** ودری ای علم۔

اُدْعُوْنِيْ وَاذْكُرُوْنِيْ ثُمَّ الْمَدَنِيْ	وَالْمَكِّ قُلْ حَشَرْتَنِيْ يَحْزُنُنِيْ

قولہ ثم المدنی الخ یعنی نافع و ابوجعفر و ابن کثیر مکی لفظ حشرتنی اعمی طٰہٰ میں اور لیحزننی ان تذہبوا یوسف میں اور دو لفظ جو آئندہ شعر میں ہیں یعنی تامرونی اعبد سورہ زمر میں اور اتعدانی ان سورہ احقاف میں ان سب الفاظ کو بفتح الیاء پڑھتے ہیں **ف قولہ** ادعونی اذکرونی ان دونوں لفظوں کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے

مَعْ تَاْمُرُوْنِيْ تَعِدَانِنِيْ وَمَدَا	يَبْلُوْنِيْ سَبِيْلِيْ وَاٰتْلُ يَتِيْ هُدَا

قولہ ومدا الخ یعنی نافع و ابوجعفر لیبلونی ءاشکر نمل میں اور سبیلی ادعو سورہ یوسف میں ان دونوں لفظوں کو بفتح الیاء پڑھا ہے **قولہ** واتل الخ یعنی نافع و ابوجعفر و بزی فطرنی افلا کو سورہ ہود میں بفتح الیاء پڑھتے ہیں **ف قولہ** مع تامرونی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تعدانن ان دونوں لفظوں کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے قولہ ثق ای اعتمد قولہ ہذا ای الرشد والفلاح۔

فَطِرْنِي وَفَتْحُ اَوْزِعْنِي جَلَا	هُوًى وَبَاقِي الْبَابِ حِرْمٌ حُمِّلَا

قولہ وفتح اوزعنی الخ یعنی لفظ اوزعنی اُن کو سورہ نمل اور سورہ احقاف میں ورش نے بروایت ازرق اور بزی نے بفتح الیاء پڑھا ہے۔ قولہ وباقی الباب الخ یعنی شروع باب سے یہاں تک جو بیس یاءات مذکور ہوئیں اُن کے سوا جو چھہتر یاءات باقی رہ گئیں ہیں ان کا یہ قاعدہ ہے کہ نافع وابن کثیر مکی وابوجعفر وابو عمرو فتح پڑھتے ہیں اور باقی قراء اسکان پڑھتے ہیں مگر چار لفظ ایسے ہیں کہ ان میں بعض قراء نے اپنے قاعدہ کے خلاف کرکے مذکورین کی موافقت سے فتح پڑھا ہے اور ایک لفظ ایسا ہے کہ سب لوگ اپنے اپنے قاعدہ پر فتح واسکان پڑھتے ہیں مگر صرف ابن کثیر کا اختلاف ہے اور یہ سب آئندہ اشعار میں مصنف بیان کریں گے ف قولہ فطرنی اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے قولہ جلا ای کشف قولہ ہوی ای ہوی النفس دحیہ قولہ حملا ای نقل وروی۔

وَافَقَ فِي مَعِي عُلًى كُفُؤٍ وَمَا	لِيَ لَدْ مِنَ الْخُلْفِ لَعَلِّي كُرِّمَا

یعنی لفظ معی کو جو سورہ توبہ وملک میں ہے حفص وابن عامر نے حرمیین وابو عمرو کی موافقت سے بفتح الیاء پڑھا ہے قولہ ومالی لذ الخ یعنی لفظ ومالی ادعوکم جو کہ سورہ غافر میں ہے ہشام نے بلا اختلاف اور ابن ذکوان نے بالاختلاف اُن کی موافقت کر بفتح الیاء پڑھا ہے قولہ لعلی الخ یعنی لفظ لعلی کو ابن عامر نے حرمیین وابو عمرو کی موافق ہوکر بفتح الیاء پڑھا ہے اور یہ لفظ پانچ سورتوں میں چھ جگہ آیا ہے ایک یوسف میں ایک طٰہ میں ایک مومنون میں ایک غافر میں دو جگہ قصص میں

رَهْطِي مَنْ لِي الْخُلْفُ عِنْدِي ذُو دَنَا	خُلْفٌ وَعَنْ كُلِّهِمْ تَسَكَّنَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رہطی اعنی سورہ ہود میں جو ہے اس کو ابن ذکوان نے بلا اختلاف اور ہشام نے بالاختلاف حرمین وابوعمرو کی موافق ہو کر بفتح الیاء پڑھا ہے **قولہ** عندی الخ یعنی وعندی اولم جو سورہ قصص میں ہے اس میں ابن کثیر کا اختلاف ہے اور باقی جو صاحب باب ہیں یعنی نافع وابوجعفر وابوعمرو بلا اختلاف فتح پڑھتے ہیں (اور مصنف رح نے اس لفظ کو اس وجہ سے بیان کیا ہے چونکہ ابن کثیر کا اس میں اختلاف تھا بیان نہ کرتے تو یہ شبہ رہتا کہ مثل مدنی وابوعمرو کے ابن کثیر کا بھی فتح ہے کیونکہ حرمیین یہ بھی ہیں) **قولہ** وعن کلہم الخ یعنی لفظ ترحمنی اکن سورہ ہود میں اور فاتبعنی اہدک سورہ مریم میں اور ولا تفتنی الا سورہ توبہ میں اور ارنی انظر الیک سورہ اعراف میں ان سب الفاظ کو کل قراء بسکون الیاء پڑھتے ہیں (پہلے شعر کے فائدہ میں تیسری قسم جو بتائی ہے کہ اس کے فتح واسکان میں اختلاف ہے اور اس کی پھر چھ قسمیں ہیں ان چھ میں سے پہلی قسم یعنی یاء اضافت کے بعد ہمزہ قطعی مفتوح ہو تو وہ ننانویں ہیں تو یوں سمجھنا چاہئے کہ ایک سو تین یاء ہیں اس طرح پر چار تو بالاتفاق سب کے نزدیک ساکن ہیں اور ننانویں میں اختلاف ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا) **ف قولہ** عندی اس لفظ میں کوئی اسکان والوں میں سے حرمین وابوعمرو کے موافق نہیں ہوا ہے بلکہ حرمین میں سے ابن کثیر ہی کا اختلاف بتانے کے لئے بیان کیا ہے **قولہ** وعن کلہم اے عن کل القراء یہاں سے یہ بات سمجھ لینا چاہئے کہ یہ چار الفاظ مذکورہ ان ننانوے الفاظ میں سے نہیں ہیں اگرچہ ان میں بھی یاء کے بعد ہمزہ مفتوحہ ہے گویا کل یاآت ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ مع ان کے ایک سو تین ہیں۔

وَاثْنَانِ مَعْ خَمْسِیْنَ مَعْ کَسْرِ عُنِیْ	تُرَحِّمْنِیْ تَفْتِنِّیْ اتَّبِعْنِیْ اَرِنِیْ

قولہ واثنان الخ یعنی جن یاآت کے بعد ہمزہ قطعی مکسور ہو وہ باون ہیں۔ **ف قولہ** عنی اے قصد **قولہ** ترحمنی تفتنی اتبعنی ارنی ان الفاظ کی شرح اوپر کے شعر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں گذر چکی۔

وَافْتَحْ عِبَادِیْ لَعْنَتِیْ تَجِدُنِیْ	بَنَاتِ اَنْصَارِیْ مَعًا لِلْمَدَنِیْ

یعنی عبادی انکم شعرا میں اور لعنتی الی صاد میں ستجدنی ان شاء اللہ کہف و قصص و صافات میں اور بناتی ان سورہ حجر میں اور انصاری الی اللہ آل عمران و صف میں ان کل یاآت کو نافع و ابو جعفر بفتح الیاء پڑھتے ہیں۔ ف قولہ للمدنی ای لنافع و ابی جعفر۔

وَاِخْوَتِیْ ثِقْ جُدْ وَعَمَّ رُسُلِیْ	وَبَاقِی الْبَابِ اِلٰی ثَنَا حُلِیْ

یعنی لفظ اخوتی ان یوسف میں جو ہے اس کو ابو جعفر و ازرق بفتح الیاء پڑھتے ہیں اور رسلی ان کو مجادلہ میں نافع و ابو جعفر و ابن عامر بفتح الیاء پڑھتے ہیں قولہ وباقی الباب الخ یعنی یہ دس جو یاآت مذکور ہوئیں ان کے علاوہ جو بیالیس[۴۲] باقی رہیں ان کو نافع و ابو جعفر ابو عمرو اور باقی قراء بسکون الیاء پڑھتے ہیں ف قولہ عم ای نافع و ابو جعفر و ابن عامر قولہ ثنا ای المسیح

وَافِقْ فِیْ حُزْنِیْ وَتَوْفِیْقِیْ كَلَا	یَدِیْ عَلَا اُمِّیْ وَاَجْرِیْ كَمْ عَلَا

یعنی حزنی الی یوسف میں اور توفیقی لا ہود میں ان دونوں لفظوں میں ابن عامر نافع وابو عمرو و ابو جعفر کے موافق ہو گئے ہیں اور یدی الیک مائدہ میں حفص موافق ہو گئے ہیں اور امی الٰہین مائدہ میں اور اجری الی دو جگہ آیا ہے ایک یونس میں ایک سبا میں دو ہود میں پانچ جگہ شعرا میں ان سب اجری الی میں اور امی الٰہین مائدہ میں نافع وابو جعفر و ابو عمرو کے موافق ابن عامر اور حفص رحمۃ اللہ علیہ ہو کر بفتح الیاء پڑھتے ہیں۔ ف قولہ وافق الخ یہاں سے وہ یاآت بیان کرتے ہیں کہ جن میں نافع وابو جعفر وابو عمرو کے بعض لوگ بعض الفاظ میں موافق ہو کر خلاف قاعدہ فتح پڑھتے ہیں۔

دُعَائِیْ اٰبَائِیْ دَمًا كَسْ وَبَنَا	خُلْفٌ اِلٰی رَبِّیْ وَكُلٌّ اَسْكَنَا

یعنی دعائی الا نوح میں اور آبائی ابراہیم میں اور یوسف میں ان سب میں ابن کثیر و ابن عامر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے نافع و ابوعمرو و ابوجعفر کی موافقت سے فتح پڑھا ہے **قولہ** وبنا الخ یعنی الی ربی ان لی جو سورہ فصلت میں آیا ہے اس میں قالون کا اختلاف ہے مصنف نے الی ربی کو اس غرض سے بیان کیا ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ نافع کے لئے باقی کل باب میں اگرچہ فتح ہے مگر اس میں اختلاف ہے اگر اس کو یہاں بیان نہ کرتے تو اختلاف معلوم نہ ہوتا اگرچہ ماتقدم سے فتح ثابت تھا خلاصہ یہ کہ اس لفظ کو صرف اختلاف بتانے کی غرض سے یہاں بیان کیا ہے ورنہ **قولہ** وباقی الباب الی تناحلی میں حکم معلوم ہو چکا تھا **قولہ** وکل اسکنا یعنی تو یاآت جو آئندہ شعر میں آئیں گی ان میں کل قراء بالاتفاق اسکان پڑھتے ہیں اور یہ نو اُن باون یاآت میں سے نہیں ہیں گویا ہمزہ مکسورہ کے ساتھ یاآت اضافت مع ان کے اکسٹھ ہیں۔

ذُرِّيَّتِيْ يَدْعُوْنَنِيْ تَدْعُوْنَنِيْ		أَنْظِرْنِيْ مَعْ بَعْدَ رِدًا أَخَّرْتَنِيْ

ذریتی الی احقاف میں اور یدعوننی الی یوسف میں اور تدعوننی الیہ اور تدعوننی الی سورہ مومنون میں اور انظرنی الی اعراف میں اور فانظرنی حجر میں اور سورہ ص میں (یہی فانظرنی) اور بعد ردء یصدقنی قصص میں اور اخرتنی الی سورہ منافقون میں ان سب الفاظ میں بالاجماع سب قراء کا سکون ہے جیسا کہ اوپر **قولہ** وکل اسکنا کی شرح میں مذکور ہوا۔

وَعِنْدَ ضَمِّ الْهَمْزِ عَشْرٌ فَافْتَحَنْ		مَدًّا وَإِنِّيْ أُوْفِ بِالْخُلْفِ ثُمِّنْ

یعنی جن یاءات کے بعد ہمزہ مضموم ہو وہ دس ہیں ان سب کا یہ قاعدہ ہے کہ نافع و ابوجعفر سب کو بفتح الیاء پڑھتے ہیں مگر انی اوف سورہ یوسف میں ابوجعفر کا اختلاف ہے

لِلْكُلِّ اٰتُوْنِيْ بِعَهْدِيْ سَكَّنَتْ		وَعِنْدَ لَامِ الْعُرْفِ أَرْبَعَ عَشْرَتْ

یعنی سورہ کہف میں آتونی افرغ اور سورہ بقرہ میں بعہدی اوف کو جمیع قراء بالاتفاق ساکن پڑھتے ہیں اور یہ دونوں یاءآت ان دس میں سے نہیں ہیں گویا مع ان کے بارہ ہوئیں۔

قولہ وعند لام الخ یعنی جن یاءات کے بعد لام تعریف آوے۔ وہ چودہ ہیں اور سب مفصل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بیان ہوں گی **ف قولہ** عشرت بکسر الشین لغت اہل نجد کا ہے اور بالاسکان اہل حجاز کے نزدیک ہے اور وقف بالتاء لغۃ مشہور ہے۔

رَبِّی الَّذِیْ حَرَّمَ رَبِّی مَسَّنِیْ	الْاٰخَرَانِ اٰتَانِی مَعْ اَهْلَكَنِیْ

یعنی رَبِّیَ الذی بقرہ میں اور حرّم ربی الفواحش اعراف میں اور مسنیَ الضر انبیاء میں اور مسنی الشیطان صاد میں اور آتانی الکتاب مریم میں اہلکنی اللہ ملک میں اور ارادنی اللہ زمر میں اور عبادی الصالحون انبیاء میں اور عبادی الشکور سبا میں ان سب الفاظ میں حمزہ بسکون الیاء پڑھتے ہیں اور حمزہ کی رمز آئندہ شعر کے **قولہ** فز میں آئے گی **ف** مصنف نے جو اوپر کے شعر میں لفظ سکنت لکھا ہے اُسی لفظ پر اس شعر کے الفاظ کا عطف ہے **قولہ** الآخران ای آخران من القرآن لفظ آخران کی قید سے سورہ اعراف کا مسنی السوء اور حجر کا مسنی الکبر نکل گیا کیونکہ وہ شروع قرآن میں ہیں۔

اَرَادَنِی عِبَادِ الْاَنْبِیَا سَبَا	فُزْ لِعِبَادِیْ شُكْرُهٗ رِضًى كَبَا

پہلے مصرع کی شرح اوپر کے شعر میں گذر گئی **قولہ** لعبادی الخ یعنی سورہ ابراہیم میں قل لعبادی الذین کو روح وحمزہ وکسائی وابن عامر نے بسکون الیاء پڑھا ہے **ف قولہ** فز من الفوز بمعنی النجات **قولہ** کبا ایک قسم کی لکڑی کو کہتے ہیں۔

وَفِی النِّدَا حِمًا شَفَا عَهْدِیْ عَسٰی	فَوْزٌ وَ اٰیَاتِیْ اسْكِنَنْ فِیْ كَسَا

یعنی حرف ندا کی ساتھ جو عبادی کا لفظ آیا ہے اس کو ابو عمرو ویعقوب وحمزہ وکسائی و خلف بزاز بسکون الیاء پڑھتے ہیں اور یہ لفظ ایک عنکبوت میں آیا ہے یعنی عبادی الذین آمنوا اور ایک زمر میں آیا ہے یعنی یاعبادی الذین اسرفوا۔ اور عہدی الظالمین کو سورہ بقرہ میں حفص وحمزہ بسکون الیاء پڑھتے ہیں اور آیاتی الذی کو سورہ اعراف میں حمزہ وابن عامر بسکون الیاء پڑھتے ہیں۔ **ف قولہ** وفی الندا اس سے مراد لفظ عبادی ہے کیونکہ اوپر کے شعر میں عبادی ہی کا لفظ آیا ہے **قولہ** اسکن اس لفظ کو مصنف نے محض وضاحت کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہاں لکھدیا ہے اگر نہ بھی لکھتے تب بھی مطلب حاصل ہوجاتا کیونکہ اوپر سے سکون ہی کا بیان آرہا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

وَعِنْدَ هَمْزِ الْوَصْلِ سَبْعُ لَيْتَنِي ۔۔ فَافْتَحْ حُلاً قَوْمِي مَدًا حُزْ شَهِ هَنِي

یعنی جن یا۔آت اضافت کے بعد ہمزہ وصلی بغیر لام تعریف کے ہو وہ سات یا۔ہیں اول یالیتنی اتخذت فرقان میں ہے اس کو ابو عمرو بفتح الیاء پڑھتے ہیں دوسرے قومی اتخذوا ہے اور یہ بھی فرقان ہی میں ہے اس کو نافع وابوجعفر وابوعمرو روح وبزی بفتح الیاء پڑھتے ہیں **ف قولہ** حز من الحوز بمعنی ملک وتصرف **قولہ** هنی جو کام بغیر مشقت کے حاصل ہوجاوے اُس کو بھی کہتے ہیں۔

إِنِّي أَخِي حَبْرٌ وَبَعْدِي صِفْ سَمَا ۔۔ ذِكْرِي لِنَفْسِي حَافِظٌ مَدًا دُمَا

یعنی تیسری سورہ اعراف میں ہے انی اصطفیتک اور چوتھی اخی اشدد طٰہٰ میں ان دونوں کو ابن کثیر وابوعمرو بفتح الیاء پڑھتے ہیں اور پانچویں بعدی اسمہ سورہ صف میں اس کو شعبہ و نافع وابوجعفر وابن کثیر وابوعمرو ویعقوب بفتح الیاء پڑھتے ہیں اور چھٹی ذکری اذہبا اور ساتویں لنفسی اذہب دونوں سورہ طٰہٰ میں ہیں ان دونوں کو ابوعمرو ونافع وابوجعفر وابن کثیر بفتح الیاء پڑھتے ہیں **ف قولہ** دما جمع دمیۃ بمعنی صورت حسنہ۔

وَفِي ثَلَاثِينَ بِلَا هَمْزٍ فَتَحْ ۔۔ بَيْتِي سِوَى نُوحٍ مَدًا لُذْ عُدْ وَلَحْ

یعنی جن یا۔آت کے بعد ہمزہ نہ وصلی ہو نہ قطعی ایسی یا۔آت تیس ہیں اور وہ یہ ہیں **قولہ** فتح الخ۔ یعنی لفظ بیتی نوح کے سوائے جو دو سورتوں میں آیا ہے اسکو نافع وابوجعفر وہشام و حفص بفتح الیاء پڑھتے ہیں اور وہ دونوں یہ ہیں یعنی بیتی للطائفین بقرہ اور حج میں اور سورہ نوح میں جو ولمن دخل بیتی آیا ہے اس کو صرف ہشام وحفص ہی بفتح الیاء پڑھتے ہیں۔

عَوْنٌ بِهَا لِي دِينِ هَبْ خُلْفًا عَلَا ۔۔ آ ذَا لِي فِي النَّمْلِ رُدْ دُمْ تَوَى دَلَا

قولہ عون بہا یعنی سورہ نوح میں بیتی کو حفص وہشام بفتح الیاء پڑھتے ہیں جیسا کہ مذکور ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ لی دین الخ یعنی سورۂ کافرون میں لفظ ولی دین کو بزی باخلف و حفص و نافع و ہشام بلاخلف بفتح الیاء پڑھتے ہیں **قولہ** لی نی النمل الخ یعنی سورۂ نمل میں ومالی لاأری الهدہد کو کسائی و عاصم و ابن کثیر بفتح الیاء پڑھتے ہیں بلاخلف اور عیسی ابن وردان و ہشام باخلف جیساکہ آئندہ شعر میں مذکور ہے۔

وَالخُلفُ خُذ لَنَا مَعِی مَاکَانَ لِی	عُد مَن مَعِی مِن مَعَہُ وَرش فَانقُل

قولہ معی الخ یعنی لفظ معی (جو کہ آٹھ جگہ آیا ہے اس طرح سورہ توبہ و اعراف و انبیاء و قصص میں ایک ایک اور شعراء میں دو ہیں مگر یہاں پہلا ہے اور کہف میں تین جگہ ہے) کو اور ماکان لی (جو کہ دو جگہ آیا ہے ایک ابراہیم میں دوسرا صاد میں) کو حفص بفتح الیاء پڑھتے ہیں **قولہ** من معی الخ یعنی سورۂ شعراء میں جو دوسرا معی آیا ہے اس کو حفص مع ورش کے بفتح الیاء پڑھتے ہیں اور یہ من معی من المومنین ہے۔ **قولہ** فانقل اے امرء بصیغۂ امر بالنقل۔

وَجہِی عُلًا عَمَّ وَلِی فِیہَا حَسَنَا	عُد شُرَکَائِی مِن وَرَائِی دَق نَا

یعنی وجہت وجہی للذی النعام میں اور وجہی للّٰہ آل عمران میں ان دونوں کو حفص و نافع و ابوجعفر و ابن عامر بفتح الیاء پڑھتے ہیں **قولہ** ولی فیہا الخ یعنی سورۂ طٰہ میں ولی فیہا مآرب اخریٰ حفص بفتح الیاء پڑھتے ہیں **قولہ** شرکائی الخ یعنی سورۂ فصلت میں شرکائی کو اور مریم میں من ورائی کو ابن کثیر بفتح الیاء پڑھتے ہیں **ف قولہ** جنا یعنی درخت سے پھل چننا **قولہ** عد من العد یکون فی الخیر **قولہ** دونا ای قریہ یعنی قریہ و حریرہ۔

أَرضِی صِرَاطِی کَو مَمَاتِی اَذ ثَنَا	لِی نَعجَۃٌ لَاذَ بِخُلفٍ عَیَّنَا

یعنی سورۂ عنکبوت میں ان ارضی واسعۃ اور سورۂ انعام میں ان ہذا صراطی ان دونوں کو ابن عامر بفتح الیاء پڑھتے ہیں اور لفظ مماتی کو سورۂ انعام میں نافع و ابوجعفر بفتح الیاء پڑھتے ہیں اور سورۂ صاد میں ولی نعجۃ کو ہشام باخلاف اور حفص بلاخلاف بفتح الیاء پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ف قولہ لاذای لجاذ اعتصم قولہ عینای خصص۔

ولیؤمنوا بی تؤمنوا لی ورش یا	عبادِ لاعوث بخلفٍ صلیا

یعنی سورہ بقرہ میں ولیؤمنوا بی کو اور دخان میں وان لم تؤمنوا لی ورش دونوں طریق سے بفتح الیاء پڑھتے ہیں قولہ یاعبادی الخ یعنی زخرف میں یاعباد لاخوف علیکم کو رویس بالخلف اور شعبہ بلا خلف بفتح الیاء پڑھتے ہیں ف قولہ صلیا ای اجتہد۔

والحذف عن شکرٍ دعا شفا ولی	یس سکن لاح خلف ظلل

یعنی یاعباد لاخوف علیکم جو کہ اوپر کے شعر میں مذکور ہوا ہے اس کی یاء کو حفص و روح و ابن کثیر و حمزہ و کسائی و خلف حذف کرتے ہیں کیونکہ مصاحف کوفیہ مکیہ میں محذوف ہے اور باقی قراء ثابت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے مصاحف میں ثابت ہے اور ان ثابت رکھنے والوں میں سے پہلے شعر میں جو مذکور ہوئے وہ لوگ فتح پڑھتے ہیں اور باقی اسکان موافق اصل کے قولہ ولی الخ یعنی سورہ یسین میں وَمَالِیَ لَا اَعْبُدُ الذی کو ہشام بالخلاف اور یعقوب و حمزہ و خلف بزاز بلا خلف بسکون الیاء پڑھتے ہیں ف قولہ لاح ای ظہر قولہ ظلل جمع ظلہ

وَمحیای بہ ثبت جنح	خلفٌ وبعد ساکنٍ کلٌّ فتح

یعنی سورہ انعام میں محیای کو قالون و ابوجعفر بلا خلف اور ازرق بالخلف بسکون الیاء پڑھتے ہیں قولہ وبعد ساکن الخ یہاں سے مصنف ایک جلیل القدر فائدہ بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ یاء اضافت اگر ساکن حرف کے بعد ہو تو بالاجماع سب قراء کے نزدیک مفتوح ہوگی اور یہ ساکن یا تو الف ہوگا جیسے ایای ورؤیای وغیرہ یا یاء ہوگی جیسے الیّ و علیّ و بیدیّ بالتشدید اس کا بیان مفصل باب کے شروع میں ہو چکا ف قولہ ثبت کتاب کے خطبہ میں گذر چکا کہ اگر ورش کی رمز لکھیں تو اس سے ازرق مراد ہوں گے اور اصبہانی مثل قالون کے ہوں گے لہذا محیای میں اصبہانی بھی مثل قالون کے بلا خلف سکون

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پڑھیں گے **قولہ** کل ای کل القرار فتح ذلک بعد ساکن **قولہ** فتی اس لفظ کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

بابُ مَذَاهِبِهِمْ فِي الزَّوَائِدِ

چونکہ اس باب میں کلمہ کے آخر میں اختلاف ہے اس لئے اس کو تمام ابواب کے آخر میں بیان کیا ہے۔

وَهِيَ الَّتِي زَادُوا عَلَى مَا رُسِمَا	تَثْبُتُ فِي الْحَالَيْنِ لِي ظِلٌّ دُمَا

یعنی یاءآت زوائد وہ یاء ہیں کہ قراء نے بحسب روایت کے رسم خط مصاحف پر زیادہ کی ہیں یعنی مصاحف میں تو یاء مرسوم نہیں ہے لیکن قراء کو چونکہ روایت سے پہونچی ہیں اس لئے جن کو روایت سے پہنچی ہیں وہ لوگ ثابت رکھتے ہیں **قولہ** تثبت الخ یعنی ان یاءآت زوائد کو ہشام و یعقوب و ابن کثیر دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں **ف** جاننا چاہیئے کہ یاءآت زوائد اسماء کے آخر میں بھی ہوتی ہیں جیسے الداع والجوار اور افعال کے آخر میں بھی ہوتی ہیں جیسے یأت اور ہر ایک یاء تو اصلی ہوں گی یا غیر اصلی۔ اصلی کے معنی یہ ہیں کہ کلمہ کے حرف اصلی کی جگہ ہوں اور غیر اصلی کے معنی یہ ہیں کہ حرف اصلی کی جگہ نہ ہوں اور یہ غیر اصلی زائد حقیقت میں یاء اضافت ہی ہیں موضع نصب و جر میں جیسے اخرتنی دعائی وغیرہ پھر اصلی و غیر اصلی کی دو صورتیں ہیں یا تو فواصل ہوں گی یا غیر فواصل۔ غیر فواصل کل پینتس ۳۵ ہیں تیرہ ان میں سے اصلی ہیں اور بائیس ۲۲ غیر اصلی یعنی یاء متکلم ہیں جیسے اذا دعان وغیرہ اور فاصل (فواصل) کل چھیاسی ۸۶ ہیں پانچ ان میں سے اصلی ہیں المتعال بالرعد التلاق والتناد بالطول یسر و بالواد بالفجر اور غیر اصلی یعنی یاء متکلم زائدہ اکیاسی ۸۱ ہیں جیسے فارہبون وغیرہ پس کل یاءات زوائدہ ایک سو اکیس ۱۲۱ ہیں جن کا کلیہ قاعدہ یہ ہے کہ ہشام و ابن کثیر و یعقوب وصل و وقف دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور نافع و ابو عمرو حمزہ و کسائی و ابو جعفر صرف وصل ہی میں ثابت رکھتے ہیں اور باقی قراء دونوں حالتوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ف کرتے ہیں۔ اور یہ بات بھی خوب سمجھ لینا چاہئے کہ اس قاعدہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ
یعنی یار زوائد ہیں ان سب کو ہشام اور ان کے ساتھی دونوں حال میں ثابت رکھیں گے
نافع اور اُن کے ساتھی صرف وصل ہی میں سب کو ثابت رکھیں گے اور باقی قرا سب
کو حذف کریں گے بلکہ اس قاعدہ کا یہ مطلب ہے کہ آئندہ باب میں جس لفظ کو ہم لکھیں
کہ فلاں قاری مثلاً اس کی یار کو ثابت رکھتے ہیں تو دیکھو اگر وہ قاری ہشام و ابن کثیر و یعقوب
میں سے ہے تب تو اس کے لئے اس لفظ کی یار دونوں حال میں ثابت رہے گی اور اگر وہ
نافع وغیرہ میں سے ہے تو اس کے لئے صرف وصل میں ثابت رہے گی (تدبر) **قولہ** فی
الخالین ای الوصل والوقف۔

وَصِلًا رِضًی حِفظٍ مَدًا وَمِائَةٌ	وَاَوَّلَ النَّمْلِ فِدًا وَتَثْبُتُ

یعنی سورہ نمل میں جو اتمدونن بمال آیا ہے اس کو حمزہ بھی دونوں حالتوں میں ثابت
رکھتے ہیں **قولہ** وتثبت الخ یعنی یارات زوائد کو حمزہ و کسائی و ابوعمرو و نافع و ابوجعفر
صرف حالت وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور باقی قرا یعنی ابن ذکوان و عاصم و خلف بزاز
دونوں حالتوں میں حذف کرتے ہیں موافق رسم خط کے **قولہ** ومائۃ یعنی کل یارآت زوائد
ایک سو اکیس ہیں **ف قولہ** واول النمل سورہ نمل میں چونکہ دو یار ہیں اول اتمدونن
بمال دوسرے فما آتانی اللہ اس لئے مصنف نے لفظ اول کہا ہے چونکہ حمزہ کا قاعدہ
صرف وصل ہی میں یار کو ثابت رکھنے کا ہے اور اس لفظ میں دونوں حالتوں میں ثابت
رکھتے ہیں لہذا مصنف نے تثبت فی الحالین کے تحت میں اس کو بیان کیا۔

يَسْرِ اِلَى الدَّاعِ الْجَوَارِ تَهْدِيَنْ	اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اَتَتْ تُعَلِّمَنْ

قولہ تعلمن الخ یعنی تعلمن مما علمت کہف میں اور والیل اذا یسر فجر میں اور مہطعین الی
الداع قمر میں اور الجوار فی البحر شوریٰ میں اور ان یہدین کہف میں اور المناد قاف
میں اور ان یؤتین کہف میں اور الا تتبعن طٰہٰ میں اور لئن اخرتن اسراء میں ان سب الفاظ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابو جعفر و یعقوب یاء کو ثابت رکھتے ہیں موافق اصول کے یعنی جو لوگ وصل وقف دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں وہ دونوں حالتوں میں ثابت رکھیں گے اور جو صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں وہ وصل میں ثابت رکھیں گے پس ابن کثیر و یعقوب دونوں حالتوں میں اور نافع و ابو عمرو و ابو جعفر صرف وصل ہی میں ثابت رکھیں گے **ف قولہ** مائۃ احدی عشرون مبتدا ہے و اتت خبرہ معنی اس کے یہ ہیں کہ آئی ہیں وہ یاء آت زوائد کل ایک سو اکیس[۱۲۱] **قولہ** تعلمن الخ یہاں سے مصنف غیر فواصل کو بیان کرتے ہیں اس کے بعد آئندہ فواصل کو **قولہ** وکل رؤس الآی سے بیان کریں گے **قولہ** یسر یہ لفظ فواصل میں ہے یہاں مصنف نے ان الفاظ مذکورہ کی مناسبت سے بیان کر دیا ہے چونکہ یہ بھی ان الفاظ کے حکم میں شریک تھا اور غیر فواصل سے یہ لفظ خارج ہے **قولہ** الجوار اس سے مراد الجوار فی البحر ہے نہ کہ الجوار الکنس و الجوار المنشآت کیونکہ ان میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے اثبات ممکن نہیں ہے حالت وصل میں یہیں سے یہ بات بھی جان لینا چاہئے کہ یاء زوائد میں ان یاءات کا بیان ہے جن کے بعد کوئی ساکن حرف نہ ہو[۱] اور جس یاء کے بعد ساکن ہو اس کا بیان باب الوقف علی مرسوم الخط کے اس مصرع والیاء ان تحذف لساکن نظما میں مذکور ہو چکا۔

كِهَفَ الْمُهْتَدِ يُؤْتِيَنِ تَتَّبِعَنِ	أَخَّرْتَنِ الْإِسْرَا كَمَا وَفِي تَرَنِ

قولہ وفی ترن الخ یعنی سورہ کہف میں ان ترن انا اور سورہ غافر میں واتبعون اھدکم جو کہ آئندہ شعر میں آتا ہے ان دونوں میں قالون و ابن کثیر و ابو عمرو و ابو جعفر یاء کو ثابت رکھتے ہیں موافق اصول کے یعنی ابن کثیر دونوں حالت میں اور قالون و ابو عمرو و ابو جعفر صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں

[۱] [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ف بقیہ شعر کی شرح اوپر کے شعر میں گذر چکی

قولہ اخرتن الاسرا، اس سے لولا اخرتنی الی سورہ منافقون کا نکل گیا اور کہف کی قید سے یہدین قصص کا نکل گیا کیونکہ ان میں بالاتفاق اثبات ہے۔

وَيَأْتِ هُودُ نَبْغِ كَهْفِ رٍ مُ سَمَا	تَتَّبِعُونِ أَهْدِ لِي حَقٌّ شَمَا

قولہ یات الخ یعنی یوم یأت ہود اور ماکنا نبغ کہف میں ان دونوں میں کسائی ونافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابوجعفر و یعقوب یاء کو ثابت رکھتے ہیں موافق اصول کے ف بقیہ شعر کی شرح اوپر کے شعر میں گذر چکی قولہ ہود اس کی قید یاتی بالشمس یاتی بعض آیات تک نکل گئے اور کہف کی قید سے ما نبغی ہذہ یوسف کا نکل گیا کیونکہ ان میں بالاتفاق اثبات ہے قولہ واتبعون اہدکم ابدکم اہد کی قید سے واتبعون ہذا صراط زخرف کا نکل گیا کیونکہ اس کا بیان آئندہ آئے گا۔

يُوسُفُ زِنْ خُلْفًا وَتَسْأَلْنِ ثِقِ	تُؤْتُونِ ثِبْ حَقًّا وَيَرْتَعْ يَتَّقِي

یعنی حتی تؤتون موثقا یوسف میں ابوجعفر و ابن کثیر و ابو عمرو و یعقوب یاء کو موافق اصول کے ثابت رکھتے ہیں اور یرتع و یلعب اور یتق و یصبر دونوں ہیں جو کہ سورہ یوسف میں ہیں ان میں صرف قنبل خلف سے ثابت رکھتے ہیں قولہ تسئلن الخ یعنی فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم سورہ ہود میں ابوجعفر و ابو عمرو و یعقوب و ورش دونوں طریق سے یاء کو موافق اصول کے ثابت رکھتے ہیں ف سورہ کہف میں جو لفظ تسئلنی ہے اس کا بیان آئندہ آئیگا قولہ ثق ای امین و حسن ظنک۔

مَعْ خُلْفِ قَالُونَ وَيَدْعُ الدَّاعِ حُمْ	جَمًّا جَنَا الدَّاعِي إِذَا دَعَانِ هُمْ

قولہ الداعی الخ یعنی لفظ داع اور دعان دونوں بقرہ کی ہیں ان میں وہی قراء مذکورین یعنی ابوجعفر و ابو عمرو و یعقوب و ورش من طریقیہ مع قالون کے ثابت رکھتے ہیں یاء کو مگر قالون کا خلاف ہے قولہ یدع الداع یعنی سورہ قمر میں ویدع الداع کی یاء کو ابو عمرو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بزی ودورش من طریقیہ ویعقوب وابوجعفر موافق اصول کے ثابت رکھتے ہیں۔ ف
قولہ ہم ای المذکورین قبلہ مع خلاف قالون قولہ حمی جنا اس لفظ کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے

هُدٌ جُدْ ثَوٰی وَالْبَادِ ثِقٌ حَقٌّ جَنَا	
وَالْمُهْتَدِیْ لَا اَوَّلًا وَاتَّبَعَنْ	

یعنی العاکف فیہ والباد سورہ حج میں ابوجعفر وابوعمرو وابن کثیر ویعقوب وورش من طریقیہ موافق اصول کے یار کو ثابت رکھتے ہیں قولہ والمہتدی یعنی اعراف کے سوائے جو سورہ کہف واسرا میں آیا ہے اور ومن اتبعن آل عمران میں ان سب کی یار کو نافع وابوجعفر وابوعمرو ویعقوب موافق اصول کے ثابت رکھتے ہیں۔ ف قولہ ہد جد ثوی کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے قولہ لا اولا ای غیر الاعراف کیونکہ اعراف میں سب کا بالاتفاق اثبات

وَقُلْ حِمًا مَدًّا وَكَالْجَوَابِ جَا		حَقٌّ تُمِدُّ وَنَنِ فِیْ سَمَا وَجَا

قولہ وقل یعنی ومن اتبعن وقل للذین جو آل عمران میں آیا ہے اس کو مع المہتد غیر اعراف کے بصریین ومدنیین بثبوت الیار پڑھتے ہیں جیسا کہ اوپر کے شعر میں گذرا قولہ وکالجواب الخ یعنی سورہ سبا میں وجفان کالجواب کی یار کو ورش من طریقیہ وابن کثیر وابوعمرو ویعقوب موافق اصول کے ثابت رکھتے ہیں قولہ تمدونن الخ یعنی سورہ نمل میں لفظ اتمدونن بمال کی یار کو حمزہ ونافع وابن کثیر وابوعمرو وابوجعفر ویعقوب۔ موافق اصول کے ثابت رکھتے ہیں اور یہ وہی لفظ ہے جس کا شرح میں ذکر ہوا ہے کہ حمزہ وصل وقف دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور ادغام کبیر میں بھی مذکور ہوا کہ حمزہ ویعقوب اس میں نون کا نون میں ادغام کرتے ہیں ف قولہ وقل یہ لفظ قرآن شریف کا ہے من اتبعن کے ساتھ ہے یعنی ومن اتبعن وقل للذین اوتوا۔ قولہ وجا ای جا۔ اس کو آئندہ شعر سے تعلق ہے یعنی آیا ہے تخزون واتقون واخشون واتبعون مرموز ثوی حلا کے لئے جیسا کہ آئندہ بیت میں آتا ہے اور بعض نسخوں میں بجائے وجا کے ولا آیا ہے یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ولا تخزون پس لا آئندہ شعر کے لفظ تخزون پر داخل ہے۔

تخزونِ فی تتقونِ یا اخشونِ ولا	واتبعونِ زخرفٍ ثوی حلا

یعنی ہود میں ولا تخزون فی اور بقرہ میں واتقون یا اولی اور مائدہ میں واخشون ولا تشتروا اور زخرف میں واتبعون ہذا صراط ان چاروں الفاظ میں یاء کو ابوجعفر و یعقوب و ابو عمرو ثابت رکھتے ہیں ف **قولہ** تخزون یہ ہود کا لفظ ہے اور سورہ حجر کا آئندہ آئے گا **قولہ** اتقون یا اس لفظ کے سوا جو اور اتقون ہیں بلا یاء کے وہ اس سے نکل گئے **قولہ** اخشون ولا اس کا اخشون ولا تم نکل گیا **قولہ** زخرف اس سے فاتبعون یحببکم اللہ اور فاتبعون و اطیعوا نکل گئے کیونکہ ان میں بالاتفاق اثبات ہے اور اتبعون اہدکم گذر چکا۔

خافونِ ان اشرکتمونِ قد ھدانِ	عنهم کیدونِ الاعرافِ لدٰ

یعنی آل عمران میں خافون ان کنتم اور ابراہیم میں بما اشرکتمون من قبل اور انعام میں فی اللہ وقد ہدان۔ ان سب الفاظ کی یاء کو بھی مذکورین یعنی ابوجعفر و یعقوب و ابو عمرو ثابت رکھتے ہیں **قولہ** فکیدون الخ یعنی اعراف میں ثم کیدون کی یاء کو ہشام بالخلف اور ابوعمرو و یعقوب و ابوجعفر بلا خلاف ثابت رکھتے ہیں اور ہشام کے خلف کا مطلب یہ ہے کہ حالت وصل میں تو صرف اثبات ہی ہے اور وقف میں حذف بھی جائز ہے اور اثبات بھی۔ اگرچہ بعض اس طرف گئے ہیں کہ وصل میں بھی اثبات و حذف دونوں جائز ہیں اور وقف میں بھی مگر صحیح یہی ہے کہ خلف صرف وقف میں ہی ہے وصل میں نہیں ہے ف **قولہ** فکیدون ہشام کے لئے جو شروع باب میں بتلایا ہے کہ یاآت زوائد کو ہشام دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں سو ان کے لئے سوا اس لفظ کے اور کسی لفظ میں اثبات نہیں ہے۔ صرف یہی ایک لفظ ہے کہ جس کی وجہ سے وہاں قاعدہ میں ان کا نام مصنف نے لکھا ہے **قولہ** الاعراف اس قید سے فکیدون جمیعا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورہ ہود کا نکل گیا کیونکہ اس میں بالاتفاق اثبات ہے اور مرسلات کا بھی نکل گیا کیونکہ اس کا بیان آئندہ آئے گا **قولہ** عنہم ای اثبات ہذہ الثلثۃ عنہم ای عن ابی جعفر و یعقوب و ابی عمرو **قولہ** قد ہدان اس لفظ کو قد کے ساتھ مقید کیا ہے تاکہ لو ان اللہ ہدانی نکل جائے کیونکہ اس میں بالاتفاق اثبات ہے۔

خُلْفٌ حِمًا اَثْبَتُ عِبَادِ فَاتَّقُوْا	خُلْفٌ غِنًی بَشِّرْ عِبَادِ افْتَحْ یَقُوْ

قولہ عباد الخ یعنی عباد فاتقون جو کہ زمر میں ہے اس کی یاء کو رویس بالخلف ثابت رکھتے ہیں **قولہ** بشر عباد یعنی سورہ زمر میں فبشر عباد الذین کی یاء کو سوسی ثابت رکھتے ہیں مگر بالخلف اور اثبات کے وقت یاء کو مفتوح پڑھتے ہیں یہ قرآت وصل کی ہے اور وقف میں یعقوب بلا خلف اور سوسی بالخلاف اثبات کرتے ہیں جیسا کہ آئندہ شعر کے اول مصرع میں آیا ہے **ف** عباد کے لفظ میں سوسی کے لئے تین وجہ ہوئیں ایک دونوں حالتوں میں اثبات دوسرے دونوں حالتوں میں حذف تیسرے وصل میں اثبات وقف میں حذف اور چوتھی صورت یعنی وقف میں اثبات وصل میں حذف ہو یہ کسی طریق میں نہیں ہے **قولہ** خلف حمی ثبت اس کا اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

بِالْخُلْفِ وَالْوَقْفُ یَلِیْ خُلْفٌ طَبَی	اٰتَانِ نَمْلٍ وَافْتَحُوْا مَدًا غِبَی

قولہ آتان یعنی نمل میں فما آتانی اللہ کی یاء کو نافع و ابو جعفر و رویس و ابو عمرو و حفص ثابت رکھتے ہیں اور مفتوح پڑھتے ہیں یہ قرآت وصل کی ہے اور وقف میں یعقوب بلا خلف اور حفص و ابو عمرو و قالون و قنبل بالخلف ثابت رکھتے ہیں جیسا کہ آئندہ بیت میں مذکور ہے اور یہ لفظ اُن پینتیس ۳۵ غیر فواصل میں سے نہیں ہے بلکہ اُن سے زیادہ ہے اُس کو مصنف نے باب اضافت میں بھی بیان کیا ہے اور یہاں بھی **ف** اس شعر کے اول مصرع کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** آتان نمل وافتحوا بظاہر وافتحوا کی واؤ سے قاعدہ سی معلوم ہوتی ہے لیکن چونکہ شروع باب سے اثبات کا بیان آرہا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لہذا یہاں بھی اثبتوا فعل محذوف نکلے گا اور اُس پر وافتحوا کا عطف ہوگا۔

فَحُزْ عُدْ وَقِفْ ظَعْنًا وَخُلْفُ عَنْ حُسْنٍ	
	بِمَنْ مَّرَ دُيُرِدْنِ افْتَحُ كَذَا تَتَّبِعَنْ

قولہ یردن الخ یعنی یسین میں ان یردن الرحمن اور طہ میں تتبعن افعصیت امری ان دونوں کی یاء کو ابوجعفر جو آئندہ شعر میں مرموز ہیں دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور وصل کی حالت میں مفتوح پڑھتے ہیں **ف** لفظ تتبعن یہ وہی لفظ ہے جو اوپر شروع باب میں گذرا ہے ابوجعفر کی قرآت کی غرض سے پھر دوبارہ بیان کیا ہے اور لفظ یردن سے قبل کی شرح اوپر کے شعر میں گذر چکی۔

وَقِفْ ثَنَا كُلَّ رُؤُسِ الآيِ ظَلَّ	وَافِقْ بِالْوَادِ دَنَا جُدْ وَرُحَلْ

جب کہ غیر فواصل کو مصنف بیان کرچکے تو فاصل کا بیان شروع کیا پس کہا **قولہ** کل رؤس الای یعنی رؤس آی جتنی یاء زوائد آئیں ہیں ان سب کو یعقوب دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں موافق قاعدہ کے اور یہ یاء آت کل چھیاسی ہیں۔ ایک ان میں سے اوپر گذر چکی یعنی یسر سورہ فجر میں اور باقی پچاسی یاء آت کا یہی حکم ہے جو مذکور ہوا اور ان پچاسی میں سولہ کلموں میں یعقوب کے ساتھ اور لوگ بھی شریک ہو گئے انہیں کو مصنف لفظ وافق کے تحت میں بیان کریں گے **قولہ** وافق الخ یعنی سورہ فجر میں بالواد کی یاء کو ورش اور ابن کثیر بھی یعقوب کی موافقت سے ثابت رکھتے ہیں موافق اصول کے مگر قنبل کا وقف میں اختلاف ہے بعض سے اثبات روایت کیا ہے اور بعض نے حذف جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے **ف** **قولہ** وقف ثنا اس لفظ کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** ظل ای یستظل بہ رکنہا **قولہ** رحل من رحل عن کانیہ اذا نحی وناسب ذلک لما روی عنہ فی ذلک من مخالفت اصحابہ۔

وَخُلْفُ وَقْفٍ وَدُعَاءِ فِي جَمَعْ	اتَّقُونِ خَطِ الْخَلْفُ هُمْ وَالتَّلَاقِ نَعَم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ دعائی الخ یعنی سورہ ابراہیم میں ربنا وتقبل دعاء کی یاء کو حمزہ وورش وابوجعفر وابوعمرو وبزی بلا اختلاف اور قنبل بالخلف یعقوب کی موافقت سے ثابت رکھتے ہیں موافق اصول کے **قولہ** التلاق الخ یعنی سورہ غافر میں لفظ التلاق والتناد دونوں کی یاء کو عیسی وابن کثیر وورش یعقوب کی موافقت سے ثابت رکھتے ہیں اور قالون کیلئے بھی دانی وغیرہ نے بالخلف اثبات نقل کیا ہے مگر اصح حذف ہی ہے **ف قولہ** بخلف وقف اس لفظ کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** دعا تنبیہ سورۂ ابراہیم کا لفظ ہے اور نوح میں جو دعائی الا آیا ہے وہ یاء اضافت میں گذر چکا۔

تَنَادِ خُذْ دُمْ حُلْ وَقِيلَ الْخُلْفُ بَرْ	وَالْمُتَعَالِ دِنْ وَعِيدِ وَنُذُرْ

قولہ والمتعال دن یعنی سورہ رعد میں کبیر المتعال کی یاء کو ابن کثیر نے یعقوب کی موافقت سے ثابت رکھا ہے موافق اصول کے **قولہ** وعیدی الخ یہ لفظ ایک تو ابراہیم میں وخاف وعید اور دو جگہ قاف میں فحق وعید اور من یخاف وعید اور لفظ نذر چھ جگہ آیا ہے سورہ قمر ہی میں ان سب میں اور آئندہ کے شعر کے تمام الفاظ میں اور تیسرے شعر کے لفظ تردین اور تنقذون میں یاء کو ورش نے یعقوب کی موافقت سے ثابت رکھا ہے موافق اصول کے **ف** اس شعر کے اول مصرع کا اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

يُكَذِّبُونِ قَالَ مَعْ نَذِيرِي	فَاعْتَزِلُونِ تَرْجُمُونِ نَكِيرِي

یعنی انی اخاف ان یکذبون قال سنشد اس سے یکذبون و یضیق صدری نکل گیا **قولہ** مع نذیری یعنی کہف میں نذیر ولقد کذب **قولہ** فاعتزلون یعنی فاعتزلون و دخان میں اس طرح آیا ہے فاعتزلون فدعا ربہ **قولہ** ترجمو یعنی ترجمون بھی دخان ہی میں ہے **قولہ** نکیر یعنی لفظ نکیر چار جگہ ہے حج وسبا وفاطر وملک میں

تُرْدِينِ يُنْقِذُونِ جُودٌ أَكْرَمَنْ	أَهَانَنِ هَدْ أَمَدَّا وَالْخُلْفُ حَسَنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی سورہ صافات میں لفظ لتردین اور یسین میں ولاتنقذون ان تمام نو کلموں میں ورش
یعقوب کے موافق یا، کو ثابت رکھتے ہیں جیسا کہ گذر چکا **قولہ** اکرمن الخ یعنی سورہ فجر
میں لفظ اکرمن اور اہانن کی یا، کو بزی و نافع و ابوجعفر بلا خلف اور ابوعمرو بخلف یعقوب
کے موافق ہو کر ثابت رکھتے ہیں موافق اصول کے

شَذَّ عَنْ قُنْبُلٍ غَيْرُ مَا ذُكِرْ ۔۔۔ وَالْاَصْبَهَانِيُّ كَالْاَزْرَقِ اسْتَقَرْ

یعنی قنبل کے لئے جن کلمات میں ہم نے اوپر اثبات لکھدیا ہے وہی صحیح ہے۔ ان
کلمات کے سوا جہاں کسی نے لکھا ہے وہ سب شاذ ہے **قولہ** والاصبہانی الخ یعنی خطبہ
میں مصنف نے یہ لکھا تھا کہ ورش کی رمز سے مراد ازرق ہوں گے اصول میں اور اصبہانی
مثل قالون کے ہونگے تو اس قاعدہ کو یہاں مصنف منسوخ کرتے ہیں کہ اس باب زوائد
میں اصبہانی مع ازرق کے متفق ہیں مختلف نہیں ہیں **ف قولہ** شذ بعض مصنفین
نے قنبل کے لئے اور تیرہ۱۳ الفاظ میں بھی اثبات بیان کیا ہے اُن روایتوں کو مصنف شاذ
لکھتے ہیں اور وہ تیرہ۱۳ الفاظ یہ ہیں تؤتون۔ یدع الداع۔ الداع اذا۔ المهتد اسراء و کہف
فاتخزون۔ اتقون یا۔ اخشون ولا۔ اتبعون زخرف کالخافون ان۔ اشرکتمون وقد هدان۔
تکیدون۔ المتعال۔ ان سب کلمات میں مصنف کے نزدیک اثبات یا، صحیح نہیں ہے
قولہ استقر ای ثبت۔

مَعْ تَرَنِ وَاتَّبِعُونِ وَثَبَتْ ۔۔۔ تَسْأَلْنِ فِي الْكَهْفِ وَخُلْفُ الْحَذْفِ مَتْ

یعنی لفظ ترن مع اتبعون اہدکم کے جو اوپر مذکور ہوا ان میں اصبہانی بھی یا، کو ثابت رکھتے
ہیں **قولہ** وثبت الخ یعنی فلا تسئلن عن شئ سورہ کہف میں جمیع قراء کے لئے یا ثابت ہے جیسا کہ
مصاحف میں مرسوم بالیا ہے مگر ابن ذکوان کا وصل میں بھی اختلاف بعض نے دونوں
حالتوں میں اثبات روایت کیا ہے اور بعض نے دونوں حالتوں میں حذف۔ **ف**
قولہ مع ترن الخ چونکہ مصنف ابھی ظاہر کر چکے ہیں کہ اصبہانی قالون کے موافق اس باب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں نہیں ہیں لہٰذا جس جس جگہ ورش کی رمز لائی گئی اصبہانی وازرق کا اتفاق سمجھا گیا لیکن چونکہ ورش کے لئے صرف بطریق اصبہانی ان دو لفظوں میں اثبات یا مثابت ہے اس وجہ سے مصنف کو یہ دو لفظ پھر دوبارہ بیان کرنے پڑے ورنہ اصطلاح قدیم کے موافق تو شروع باب ہی میں **قولہ** واتبعون اھدکم بی حق ثما سے یہ حکم ثابت ہو جاتا **قولہ** التسلن چونکہ ابن ذکوان کا اس کے حذف و اثبات میں اختلاف تھا اس لئے مصنف نے اس کو استطرادا بیان کیا ہے زوائد میں سے یہ نہیں ہے **قولہ** مت ای التوسل بقرءتہ فقط

بَابُ اِفْرَادِ الْقِرَاءَاتِ وَجَمْعِهَا

اس باب میں یہ بات بتلائی ہے کہ اگر قراآت اور روایات کو قاری جمع کرنا چاہے تو اس کا کیا طریقہ ہے اور بجز مصنف کے کسی نے اپنی تالیفات میں اس کا ذکر نہیں کیا صفراوی نے کچھ لکھا ہے مگر وہ کچھ مفید نہیں ہے۔

وَقَدْ جَرَىٰ مِنْ عَادَةِ الْأَئِمَّهْ		اِفْرَادُ كُلِّ قَارِئٍ بِخَتْمَهْ	

یعنی ائمہ قرأت کی یوں عادت جاری تھی کہ ہر ایک قاری کی قرأت کو علیحدہ علیحدہ ایک ایک ختم میں پڑھتے تھے اور پڑھاتے تھے بلکہ ہر راوی کی روایت کو بلکہ ہر ہر طریق کی نقل کو علیحدہ علیحدہ ختم میں پڑھتے پڑھاتے تھے

حَتَّىٰ يُؤَهَّلُوا لِجَمْعِ الْجَمْعِ		بِالْعَشْرِ اَوْ اَكْثَرَ اَوْ بِالسَّبْعِ	

یعنی فرداً فرداً ہر قاری کی قرأت کو پڑھتے پڑھاتے رہتے تھے یہاں تک کہ وہ لوگ اس بات کے اہل ہو جاتے تھے کہ ایک ایک ختم میں جمیع قراء کی قرأت کو جمع کریں خواہ سبع قرأت ہو یا عشرہ ہو یا اس سے بھی زیادہ ہو مثل قرأت ابن محیصن واعمش وحسن بصری وغیرہم کے۔

وَجَمْعُنَا نَخْتَارُهُ بِالْوَقْفِ		وَغَيْرُنَا يَأْخُذُهُ بِالْحَرْفِ	

اب یہاں سے مصنف ایک ختم میں جمیع روایات کو جمع کرنے کا طریقہ بتلاتے ہیں اور وہ تین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طریقے ہیں ایک تو جمع بالوقف ہے تعریف اس کی یہ ہے کہ قاری ایک روایت میں کسی کے لئے کوئی آیت شروع کرے اور درمیان آیت میں کہیں وقف نہ کرے یہاں تک کہ وقف جائز تک پہنچ جاوے پھر کسی کے لئے دوسری روایت شروع سے شروع کرے اور آخر تک پڑھے پھر کسی اور کی روایت کو ایسے ہی شروع آیت سے آخر آیت تک پڑھے اور ایسا ہی کرتا رہے یہاں تک کہ تمام اختلافات کو یکے بعد دیگرے ادا کر دیوے پھر اس کے بعد دوسری آیت شروع کرے اور اُس میں بھی ایسا ہی عمل کرے اس طریقہ کو مصنف فرماتے ہیں کہ ہمارا معمول بہا اور مختار یہی ہے کیونکہ قرآت کی رونق اور تلاوت کی زینت اسی میں ہے اور اقوی فی الاستحضار بھی خاص کر یہی ہے شامیین کا اور اُن کے سوا محققین کا یہی طریق ہے مگر اس میں طوالت بہت ہے **قولہ** وغیرنا الخ جمع الجمع کا یہ دوسرا طریقہ ہے وہ یہ ہے کہ قاری کسی کلمہ کو پڑھے تو جتنے اختلافات اس کلمہ میں ہوں سب کو وجہاً بعد وجہہ اسی جگہ تمام کر دے وقف جائز تک پہنچنے کا التزام نہ کرے یہ مذہب جمہور مصریین اور اہل غرب کا ہے {اس کا نام جمع بالحرف ہے} اور اس میں استحضار بھی بہت ہے اور سیکھنے سکھانے میں سہولت بھی ہے مگر قرآت کی رونق و زینت اس طریقہ میں نہیں ہے اور اس طریقہ کے لئے چند شرطیں ہیں ان کو مصنف آئندہ شعر میں بیان کریں گے **ف قولہ** یا آخذا ای یا آخذ الجمع۔

بِشَرْطِهٖ فَلْيَرْعَ وَقْفًا وَّابْتِدَا	وَلَا يُرَكِّبْ وَلْيُجِدْ حُسْنَ الْاَدَا

یعنی جمع بالحرف کی چار شرطیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ وقوف کی رعایت رکھے جیسے کہ وما من الٰہ الا اللہ اس میں جائز نہیں ہے کہ الٰہ پر وقف کرے اور نقل سکتہ کو مثلاً ادا کرے یا جیسے کہ لا الٰہ الا اللہ میں الٰہ پر وقف کردے اور مدو دو سکتہ ادا کرے یا جیسے کہ وما ارسلناک الا مبشرا میں ارسلناک پر وقف کر کے ... نکالیں گے دوسرے یہ ہے کہ ابتداء کی بھی رعایت رکھے جیسے کہ قالوا ان اللہ ہو المسیح اور قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ اور قالوا ان اللہ فقیر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وغیرہ ہیں ان میں جائز نہیں کہ بدون قول کے مقولہ سے ابتداء کرے اور جیسے کہ یخرجون الرسول وایاکم میں جائز نہیں کہ وایاکم سے ابتداء کرے تیسری شرط یہ ہے کہ ایک کی قرأت کو دوسری کی قرأت میں خلط نہ کرے جیسے کہ ءانذرتھم ام پر وقف کیا اور تمام اختلافات کو ادا کرنے کے بعد آخر میں حمزہ کے لئے سکتہ ادا کرکے اس کلمہ کو ام لم تنذرھم لا سے وصل کیا اور قالون کیلئے ضمیر میں اسکان یا صلہ کیا ہر کیف اس صورت میں حمزہ کی قرأت سے قالون کی قرأت مختلط ہو گئی کیونکہ قالون کے لئے ہمزتین میں تحقیق نہیں ہے اور سکتہ نہیں ہے اور اس وصل کی صورت میں یہ شبہ ہوگا کہ یہ تمام قرآت اانذرتھم سے تنذرھم لا تک مع التحقیق و مع السکت سب قالون ہی کے لئے ہوئی پس ایسی صورت میں چاہیے کہ ترتیب اسی کا لحاظ نہ رکھے بلکہ جس کے لئے سب کے آخر میں اختلاف پڑھا ہے اسی کے لئے آئندہ لفظ سے ابتداء کرے جیسا کہ مثال مذکور ہوئی ہے اس میں چاہیے کہ ام لم تنذرھم لا سے حمزہ کے لئے پڑھے تو اب اس صورت میں خلط کا کوئی شبہ نہ ہوگا مصنف اس مضمون کو آئندہ شعر میں بیان کریں گے چوتھی شرط یہ ہے کہ تجوید اور حسن اداء کی بھی رعایت رکھے تجوید کے اور حسن اداء کے ساتھ تمام اختلاف کو اداء کرنا چاہیے۔

ف قولہ ویجد بالجیم المنقوطتہ من الاجادۃ الاجوف بمعنی التجوید التحسین۔

فَالْمَاهِرُ الَّذِیْ اِذَا مَا وَقَفَا	یَبْدَأُ بِوَجْهِ مَنْ عَلَیْهِ وَقَفَا	

اس شعر میں مصنف خلط طریق سے بچنے کا علاج بیان فرماتے ہیں وہ یہ ہے کہ ماہر فن اور استاذ حاذق وہ شخص ہے کہ اختلاف ادا کرتے ہوئے جس قاری کے لئے اخیر اختلاف کو ادا کرکے وقف کیا ہے تو اسی قاری کے لئے ابتداء کرکے اختلافات نکالے عام ہے کہ جمع بالوقف ہو یا جمع بالحرف ہو جمع بالحرف کی مثال تو اوپر گذر چکی اور جمع بالوقف کی مثال یہ ہے کہ جیسے عذاب الیم میں حمزہ کے لئے سکتہ کرکے بما کانوا یکذبون پر وقف کیا تو اب چاہیے کہ واذا قیل لہم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما سے حمزہ ہی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لئے ابتداء کرے اور ان کیلئے سکتہ اور تطویل کرتا ہوا مصلحون پر وقف کرے۔

يَعطِفُ اَقْرَبَا بِہٖ فَاَقْرَبَا	مُختَصِرًا مُسْتَوعِبًا مُرَتِّبَا

یہاں سے مصنف تیسرا طریقہ بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایک آیت کو وقف تک پڑھے اور وقف کے قریب جس کا اختلاف ہو اس کو ادا کرے اسکے بعد جو اس اختلاف کے قریب اختلاف ہو اسکو یہیں سے عطف کردے ایسے ہی اقرب فالاقرب کے طریقہ سے اختلافات کو عطف کرتے کرتے تمام کو نکالدے مثال اُس کی یہ ہے کہ جیسے الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون بالاسکان قالون کیلئے پڑھا اور وقف ذریب ضمیر ہے توصلہ کی وجہ کو عطف کرے شروع آیت کو نہ لوٹائے اس وجہ میں ابن کثیر بھی ہو جائیگے اسکے بعد پھر اوپر چڑھے ضمیر کے لام کی تفخیم سے مگر چونکہ ورش کیلئے یومنون میں ابدال ہے لہذا یومنون کو بالابدال اور ضمیر میں صلہ کرتے ہوئے ینفقون تک ابو جعفر کیلئے پڑھے اسی جگہ ضمیر کے اسکان کو عطف کردے تو ابو عمرو اصبہانی کی وجہ ہو جاوے گی اس کے بعد الصلوٰۃ میں تفخیم ادا کردے اور مما رزقناھم میں اسکان پڑھ کر ینفقون پر وقف کرے اب اس کے بعد آئندہ آیت کو الازرق کے لئے پڑھے تاکہ خلط روایت نہ ہوا ور والذین یومنون میں ابدال کرتا ہوا بما انزل میں مدطویل کرکے بالاخرۃ کی نقل اور ترقیق نکال کر یوقنون پر وقف کرے اور اقرب فالاقرب کے طریقہ سے جو کہ ابھی مذکور ہوا تمام اختلافات کو ادا کردیوے یہ طریقہ مصنف علیہ الرحمۃ کا جاری کردہ ہے دو طریقے جو اوپر مذکور ہوئے ہیں انہیں کو ترتیب دیکر مصنف نے یہ طریقہ جاری کیا ہے حقیقت میں یہ طریقہ بہت عمدہ ہے مختصر بھی اور مزین قرأت بھی ہے **قولہ** مختصرا یعنی اس طرح اقرب فالاقرب کے طریقہ پر قرآت کو عطف کردے کہ اختصار رہے جیساکہ اوپر مثال گذری ہے **قولہ** مستوعبا یعنی تمام اختلافی وجوہات کو احاطہ کئے ہوئے قرآات نکالے **قولہ** مُرَتّبا یعنی ترتیب کا بھی خیال رکھے پس اگر ترتیب اسمی کا لحاظ کیا ہے تو تمام اختلافات میں ترتیب اسمی مدنظر رکھے اور اگر ترتیب اسمی کا لحاظ نہ کیا ہو بلکہ یہ لحاظ کیا ہو کہ جس کے لئے آخر وجہ پر وقف کیا ہے اُسی کیلئے آئندہ کی ابتداء کریں تو اسی کا التزام رکھے ایسے ہی مدود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں ترتیب کا خیال رکھے طول مقدم کیا ہو تو پھر توسط کرے پھر قصر کرے یا قصر مقدم کیا ہو تو پھر توسط پھر طول کرے وقس علی ہذا غیرہ **ف** اوپر مذکور ہو لے کہ ترتیب اسی میں خلط طرق کا اندیشہ ہے لہذا اس کو نہ لے بلکہ بید اگر جو من علیہ وقف کو معمول بہا رکھے تو سمجھ لینا چاہئے کہ جو شخص ہر ہر قاری کی قرأت کو علیحدہ علیحدہ پہچان سکے تو اسکے لئے ممانعت نہیں جائز ہے بلکہ مبتدی کیلئے بدرس ترتیب کے پڑھنا بہت مشکل ہے خلاف ترتیب اسی کے پڑھنا ماہر ہی کا کام ہے جیسا کہ اوپر مصنف کا قول مذکور ہوا۔

وَلْيَلْزَمِ الْوَقَارَ وَالتَّأَدُّبَا	عِنْدَ الشُّيُوخِ اِنْ يُرِدْ اَنْ يَنْجُبَا

یعنی طالب کو چاہئے کہ استاد کے سامنے جانے کے وقت سکون اور وقار اور ادب کو اپنے اوپر لازم سمجھے اور استاد کو عزت کمال کی نگاہ سے دیکھے اور مرتبہ کو حضور اور غیبت سے پہچانے اور کسی سے اگر استاد کی کوئی برائی سنے یا خود دیکھے تو اس کی کوئی عمدہ توجیہہ اور تاویل کرے اور اُس کے ساتھ ہر بات میں حسن ظن رکھے **قولہ** ان یرد ان ینجبا یعنی ان تمام باتوں کا وہ شخص خیال رکھے گا جس کا ارادہ ہو کہ مجھ کو فلاح دارین حاصل ہو اور علم سے نفع پہنچے **ف** استاد کے سامنے جاتے وقت یہ دعا پڑھے اللھم اخف عیب معلمی عنی ولا تذہب برکۃ علمہ منی پہلے لوگوں کا یہی معمول تھا کہ اُستاد کے سامنے حاضری کے وقت اس دعا کو پڑھتے تھے۔

وَبَعْدَ اِتْمَامِ الْاُصُوْلِ نَشْرَعُ	فِي الْفَرْشِ وَاللّٰهِ اِلَيْهِ نَضْرَعُ

یعنی قرآن یا قرأء کے اصول تمام ہونے کے بعد اب ہم جزئیات اختلاف کو شروع کریں گے اللہ ہی کی طرف ہم عاجزی و سوال کرتے ہیں **ف** جو اختلافات قرآن شریف میں کثرت سے آتے ہیں ان کو اصول کہتے ہیں جو کثرت سے نہیں آتے ان کو فروش یا فرش کہتے ہیں **قولہ** نضرع من ضرع بالکسر یضرع بالفتح بمعنی مبالغۃ ورغبت فی السوال اور نیز بمعنی عاجزی و ذلت۔ فقط تمت الاصول۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجزء الثانی من شرح طیبۃ النشر

لشمس الدین محمد بن الجزری وبہ تم الکتاب

باب فرش الحروف ۞ سورۃ البقرۃ

یعنی جو الفاظ قلیل الدور ہیں اور کثرت سے نہیں ہیں یہاں سے ان کے اختلاف کو بیان کیا جائے گا اور ایسے الفاظ کو فرش سے مصنف نے اس لئے تعبیر کیا ہے کہ یہ الفاظ اپنے اپنے مواقع میں مفروش ہیں بخلاف اصول کے کہ اس میں ایک قاعدہ بیان کر دیا جاوے تو اس کی تمام جزئیات اسی قاعدہ کے تحت میں داخل ہو جاتی ہیں۔

وما یخادعون یخدعونا	کنز ثوی اضمم شد یکذبونا

وما یخادعون الا انفسہم کو جو کہ مخادعت سے ہے کوفیین وشامی دا بوجعفر و یعقوب یخدعون بفتح یا و دال و سکون خاء و حذف الف خدع سے پڑھتے ہیں قولہ اضمم یعنی بما کانوا یکذبون میں یا کو ضمہ اور ذال کو مشدد پڑھتے ہیں ابن عامر و ابن کثیر و نافع و ابوجعفر و ابو عمرو یعقوب اور باقی قراء یعنی کوفیین بفتح یا جو کہ ضمہ کی ضد ہے اور ذال کو مخفف پڑھتے ہیں جو کہ مشدد کی ضد ہے ف وماحرف ما کی قید سے یخادعون مثبت نکل گیا کیونکہ وہ بالاتفاق مخادعت سے ہے اور اس لفظ کی قراءت مصنف نے بیان نہیں کی چونکہ خود لفظ ہی سے سمجھ میں آتی ہے۔

کما سما وقیل غیض جی اشم	فی کسرہا الضم رجا غنی لزم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی واذا قیل لہم لاتفسدوا اور واذا قیل لہم آمنوا اور جو بھی قیل قرآن میں آئے اور لفظ غیض سورہ ہود میں جیسے وغیض الماء اور لفظ جیئ سورہ زمر میں جیسے وجیئ بالنبیین والشہداء اور سورہ فجر میں وجیئ یومئذ بجہنم ان سب الفاظ کو کسائی ورُویس وہشام کسرہ میں ضمہ کا اشمام کرکے پڑھتے ہیں اور باقی خالص کسرہ اور خالص یاء پڑھتے ہیں اور اشمام کا مطلب یہ ہے کہ کسرہ کو ضمہ کی طرف مائل کریں اور یاء کو واو کی طرف مائل کریں **ف قولہ** کما سما اس لفظ کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** الضم یہ لفظ فعل اشم کا مفعول ہے۔

وَحِیْلَ سِیْقَ کُمْ رَسَا غَیْثٌ وَسِیْ	سِیْئَتْ مَدًا رَحْبٍ غَلَا لِہٗ کُسِیْ

یعنی سورہ سبا میں لفظ حِیْلَ کو اور زمر میں سیق کو جو کہ دو موضع میں ہے ابن عامر وکسائی ورُویس بالاشمام پڑھتے ہیں اور لفظ سیئ جو ہود وعنکبوت میں ہے اور سیئت وجوہ جو سورہ ملک میں ہے ان سب کو نافع وابوجعفر وکسائی ورُویس وابن عامر بالاشمام پڑھتے ہیں **ف قولہ** رسا ای ثبت **قولہ** رحب ای اوسع **قولہ** غلا لہ ای ثوب ملبس۔

وَتَرْجِعُوا الضَّمَّ افْتَحًا وَاكْسِرْ ظَمَا	اِنْ كَانَ لِلْاُخْرٰی وَذُوْ يَوْمًا حَمَا

یعنی ثم الیہ ترجعون اور جو بھی غائب یا حاضر کا صیغہ آوے یعنی خواہ یرجعون یا ترجعون ہو سب میں علامت مضارعہ کو بجائے ضمہ کے فتحہ دیکر اور جیم کو بجائے فتح کے کسرہ دیکر پڑھتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ اُس صیغہ میں آخرت کی طرف رجوع کا بیان ہو اگر دنیا کی طرف رجوع کا بیان ہو گا تو اس میں فتح وکسرہ نہ دیں گے جیسے صم بکم عمی فہم لایرجعون اور باقی قراء علامت مضارع کو ضمہ اور جیم کو فتح دے کر پڑھتے ہیں۔

قولہ وذو یوما الخ یعنی جو یرجعون کہ یوما کے ساتھ آیا ہو اس میں ابوعمر و یعقوب دونوں علامت مضارع کو فتح اور جیم کو کسرہ دیکر پڑھتے ہیں اور وہ لفظ یہ ہے کہ واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ سورہ بقرہ کے آخر میں **ف قولہ** ظما ای العطش۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ظِلُّهُمْ شَفَا وَفِيْ	وَالْقَصَصُ الْاُولٰى اَتٰى ظِلُّهُمَا شَفَا

یعنی وظنوا انہم الینا لا یرجعون جو کہ سورہ قصص کے شروع میں ہے اسکو نافع و یعقوب وحمزہ وکسائی وخلف بزائرجمہ مذکورکے ساتھ مبنیا علی الفاعل پڑھتے ہیں اور باقی مبنیا علی المفعول پڑھتے ہیں **قولہ** والمومنون الخ وانکم الینا لا ترجعون کو جو سورہ مومنون میں ہے یعقوب وحمزہ وکسائی وخلف اسی ترجمہ مذکورہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور باقی مبنیا للمفعول پڑھتے ہیں **قولہ**: فا ممکن ہے کہ بمعنی تم ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ واو زائدہ کو فصل کے لئے اور فا مشتق ہو فئت بمعنی رجوع **قولہ** والقصص الاولی اولی کی قید سے آخر قصص کا والیہ ترجعون نکل گیا اس میں موافق اصل کے صرف یعقوب ہی ترجمہ مذکورہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور وہ اس میں یہ تھی کہ جو بھی ترجعون آخرت کی طرف رجوع کے معنی میں آوے اس کو یعقوب علامت مضارع میں فتح اور جیم کو کسرہ دے کر پڑھتے ہیں۔

الْاُمُوْرُ هُوْ وَالشَّامِ وَاعْكِسْ اِذْ عَفَا	اَلْاَمْرُ وَسَكِّنْ هَاءَ هُوْ هِيْ بَعْدَ فَا

یعنی یرجع الامور جس جگہ بھی واقع ہو اس کو ابن عامر اور وہی قراء مذکورین یعنی یعقوب وحمزہ وکسائی وخلف بزائرعلامت مضارع کو فتح دیکر اور جیم کو کسرہ دے کر مبنی للفاعل پڑھتے ہیں اور باقی مبنی للمفعول پڑھتے ہیں **قولہ** الامر الخ یعنی سورہ ہود کے آخر میں والیہ یرجع الامر کلہ کو نافع وحفص ترجمہ مذکورہ کا عکس کرکے پڑھتے ہیں یعنی علامت مضارع کو ضمہ دے کر اور جیم کو فتح دے کر مبنی للمفعول اور باقی قراء علامت مضارع کو فتحہ اور جیم کو کسرہ دے کر پڑھتے ہیں یعنی مبنی للفاعل **قولہ** وسکن الخ یعنی ضمیر واحد مذکر غائب ہُوَ اور ضمیر واحد مونث غائب ہِیَ ان دونوں کی ہاء کو جس وقت کہ یہ بعد فاء یا واو یا لام کے واقع ہوں تو کسائی وابوجعفر وقالون وابوعمرو ساکن کرکے پڑھتے ہیں جیسا کہ آئندہ بیت میں مذکور ہے مثالیں یہ ہیں وہو بکل شیء علیم و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہی تجری بہم فہی خادیۃ لہی الحیوان باقی قرا ضمیر ہُو کو مضموم پڑھتے ہیں اور ضمیر ہی کو مکسور۔

وَاِوٍ وَلَامٍ رُدْ ثَنَا بَلْ حُزْ وَرُمْ	ثُمَّ هُوَ وَالْخُلْفُ يُمِلَّ هُوَ وَثُمْ

قولہ ورم الخ یعنی سورہ قصص میں ثم ہو یوم القیٰمۃ کی ہا۔ کو کسائی نے ساکن پڑھا ہی قولہ والخلف یعنی ان یمل آخر سورہ بقرہ میں او ثم ہو یوم القیٰمۃ قصص میں ابو جعفر د قالون کے لئے بالخلف ہا ساکن ہے اور باقی کے لئے ہا مضموم ہے قولہ وَاِوٍ و لامٍ رُدْ ثنا بل حُز اس عبارت کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے قولہ رُدْ ای اقصد و المعنی اطلب الثناء قولہ حُز ای احزب واجمع۔

ثَبَتْ بَدَا وَكَسْرُ تَا الْمَلَائِكَتْ	قَبْلَ اسْجُدُوا اضْمُمْ ثِقْ وَالْاِشْمَامُ خُفِتْ

قولہ وکسر تا یعنی الملئکۃ اسجدوا کی تا۔ کو ابو جعفر مضموم مگر عیسی ابن وردان کے لئے بالخلف اشمام بھی ہے دوسری وجہ خلف کی ان کے لئے ضمہ ہے جیسا کہ ابو جعفر کے لئے مذکور ہوا کیونکہ یہ ان سے راوی ہیں اور اشمام کے وہی معنی ہیں جو قیل وغیض کے متعلق گذرے ہیں اور باقی قرا کے لئے مکسور ہے ف قولہ ثبت بدا اس عبارت کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے اور معنی لغوی اس کے یہ ہیں کہ یہ قرأت مذکورہ یمل ہو اور ثم ہو کی ثابت ہے اور ظاہر ہے قولہ وکسر تا الملئکۃ منصوب ہے اور مفعول ہے اضمم فعل امر کا قولہ الملئکۃ قبل اسجدوا یعنی جو بھی الملئکۃ اسجدوا سے پہلے آوے عام ہے

خُلْفًا بِكُلٍّ وَاَزَالَ فِي اَزَلْ	فَوْزٌ وَآدَمُ انْتِصَابُ الرَّفْعِ دَلْ

یعنی لفظ مذکورہ میں عیسی کا بالخلف اشمام ہے کل قرآن میں جہاں بھی واقع ہو قولہ وازال یعنی فازلہما الشیطان کی جگہ حمزہ فازال پڑھتے ہیں ازالہ سے قولہ وآدم یعنی فتلقی آدم کو ابن کثیر بفتح المیم پڑھتے ہیں بجائے رفع کے اور باقی مرفوع پڑھتے ہیں ف قولہ خلفا بکل اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے قولہ وازال اس لفظ کو مصنف نے نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بیان کیا چونکہ خود لفظ سے نکلتا تھا **قولہ** دَلْ بمعنی وقارا ور جائز ہے کہ فعل ماضی ہو دلالت سے۔

وَكَلِمَاتٌ رَفْعُ كَسْرٍ دِرْ هـمِ	لَاخَوْفَ نَوِّنْ رَافِعًا لَا الْحَضْرَمِي

یعنی من ربہ کلمات تا کو ابن کثیر بجائے کسرہ کے رفع پڑھتے ہیں اور باقی مکسور پڑھتے ہیں **قولہ** لاخوف الخ یعنی لاخوفٌ علیہم ولاخوف علیکم وغیرہ جہاں بھی واقع ہوں حضرمی یعنی یعقوب کے سواء سب قراء فاء کو مرفوعِ منون پڑھتے ہیں۔ اور حضرمی منصوب غیر منون پڑھتے ہیں۔

رَفَثَ لَا فُسُوقَ ثِقْ حَقًّا وَلَا	جِدَالَ ثَبَتْ بَيْعَ خُلَّةٌ وَلَا

یعنی فلا رفث ولافسوق دونوں کو ابوجعفر و ابن کثیر و ابوعمرو یعقوب مرفوع و منون پڑھتے ہیں **قولہ** ولاجدال یعنی ولاجدال کے لام کو صرف ابوجعفر مرفوع و منون پڑھتے ہیں اور باقی قراء تینوں کو مفتوح و غیر منون پڑھتے ہیں **قولہ** بیع یعنی لابیع ولاخلۃ ولاشفاعۃ تینوں سورہ بقرہ میں اور لابیعٌ فیہا ولاخلال سورہ ابراہیم میں اور لالغوٌ فیہا ولاتاثیم سورہ طور میں ان سب کو نافع و ابوجعفر و کو فیین مرفوع منون پڑھتے ہیں جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے اور باقی قراء کے لئے مفتوح اور غیر منون ہے **ف** **قولہ** ثبت یعنی ابوجعفر کی قرآت ثابت ہے اس میں کوئی شبہ نہیں۔

شَفَاعَةٌ لَا بَيْعَ لَا خِلَالَ لَا	تَأْثِيمَ لَا لَغْوَ مَدًّا كَنْزٌ وَلَا

اس تمام شعر کی شرح اوپر گذر چکی ہے مگر **قولہ** لا یعنی ولا یقبل الآیہ اس کی شرح آئندہ شعر میں آوے گی۔

يُقْبَلُ إِنِّثْ حَقٌّ وَاعَدْنَا اقْصُرَا	مَعْطِهِ الْأَعْرَافِ حُلَا ظُلْمُ ثَرَا

یعنی ولایقبل منہا شفاعۃ کو ابن کثیر و ابوعمرو یعقوب مؤنث پڑھتے ہیں اور باقی قراء مذکر پڑھتے ہیں **قولہ** واعدنا اس سورۃ میں جیسے کہ واذ واعدنا موسیٰ اربعین اور طہٰ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وواعدناکم جانب الطور اور سورۂ اعراف میں وواعدنا موسیٰ ثلثین ان سب جگہ واعدنا میں بعد واو کے ابوعمرو یعقوب ابوجعفر الف کو حذف کرکے پڑھتے ہیں و عدنا باقی قراء الف ثابت کرکے مواعدۃ سے پڑھتے ہیں **ف** یقبل اس لفظ سے سورہ بقرہ کا اول مراد ہے۔ یقبل الم کے آخر میں آیا ہے اس میں اختلاف نہیں ہے مصنف نے اول کی قید اس وجہ سے نہیں لگائی کیونکہ فرش کا یہ قاعدہ ہے کہ جب بولیں اور سورۃ کے اندر اس کے مثل اور بھی لفظ آیا ہو تو اوّل کا لفظ ثانی اس حکم میں داخل نہیں ہوتا مگر کسی دلیل سے **قولہ** حلا من الحلاوۃ **قولہ** ظلم امر ما جاری **قولہ** ثرا ای کثر۔

بَارِئْکُمْ یَأْمُرُکُمْ یَنْصُرُکُمْ	یَأْمُرُهُمْ تَأْمُرُهُمْ یُشْعِرُکُمْ

یعنی بارئکم اس صورت میں دو جگہ آیا ہے دونوں کی ہمزہ کو اور یامرکم و یامرہم اور یشعرکم و ینصرکم ان سب کی راء کو ابوعمرو ساکن پڑھتے ہیں اور اختلاس سے بھی پڑھتے ہیں دوری کے لئے اختلاف ہے۔ اسلئے ان کے واسطے حرکت کاملہ بھی ہو گئی جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے **ف** بعض نے اختلاس کی تعریف یہ کی ہے کہ دو حصہ ادا رہو اور ایک حصہ سکون۔

وَسَکِّنْ وَاخْتَلِسْ حُلًا وَالْخُلْفُ طِبْ	یُغْفَرْ مُدًا اَنِّثْ هُنَا کَمْ وَظَرِبْ

قولہ یغفر الخ یعنی سورہ بقرہ میں نغفر لکم خطایاکم کو نافع و ابوجعفر مذکر پڑھتے ہیں جیسا کہ اطلاق سے معلوم ہوتا ہے اور یہ اول موضع ہے کہ مصنف نے تذکیر اطلاق سے بیان کیا ہے اور ابن عامر مؤنث **قولہ** وظرب یعنی سورہ اعراف میں نافع و ابوجعفر و ابن عامر و یعقوب نغفر لکم کو مؤنث پڑھتے ہیں اور باقی قراء دونوں سورتوں میں نون پڑھتے ہیں بنا بر صیغۂ متکلم کے جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے۔ **ف** اس شعر کے پہلے مصرعہ کا اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** ہنا لئے سورہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

هم بالاعراف ونون الغیر لا	تنبئم واکسر فاءھم وابدلا

قولہ ونون الخ یعنی جو لوگ اس شعر میں اور اوپر کے شعر میں مذکور ہوئے اور وہ نافع وابوجعفر وابن عامر بقرہ میں اور یعقوب نافع وابوجعفر وابن عامر اعراف کے درمیان میں مذکور ہوئے ان قراء کے سوا جو اور قاری باقی ہیں اُن کے لئے نون ہے مگر غیر مضموم یعنی مفتوح اور فاء مکسور خلاصہ یہ کہ سورہ بقرہ میں تین قرأتیں ہوئیں اول بصیغۂ مذکر اور علامۃ مضارع مضموم اور فاء مفتوح نافع وابوجعفر کے لئے دوسری قرأت بھی یہی ہے مگر بصیغۂ مؤنث ابن عامر کیلئے تیسری قرأت یہ ہے کہ بصیغہ متکلم مگر علامۃ مضارع یعنی نون متکلم مفتوح اور فاء مکسور باقی قراء کے لئے اور سورہ اعراف میں صرف دو یعنی بصیغۂ مؤنث اور علامۃ مضارع مضموم اور فاء مفتوح یعقوب نافع وابوجعفر وابن عامر کے لئے دوسری یہ کہ بصیغۂ متکلم اور علامۃ مضارع مفتوح اور فاء مکسور قولہ وابدلا یعنی ہزوا جس جگہ آوے اور کفوا سورہ اخلاص میں اور دونوں لفظ کی ہمزہ کو حفص واو مفتوح سے بدلتے ہیں جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے۔ ف قولہ لاتضم ای یفتح قولہ ہم ای القراء

خذ هزوا مع کفوا هزوا اسکن	ضم فتی کفوا فتی ظن	الاذن

قولہ ہزوا اسکن یعنی ہزوا کی زا بجائے ضمہ کے حمزہ وخلف نے ساکن پڑھا ہے اور باقی قراء نے مضموم پڑھا ہے قولہ کفوا یعنی سورہ اخلاص میں لفظ کفوا کی فاء کو بجائے ضمہ کے حمزہ وخلف یعقوب نے ساکن پڑھا ہے اور باقی نے مضموم قولہ الاذن یعنی اذن معرف ہو یا منکر نافع کیلئے باسکان الثانی اور مرفوع جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے ف قولہ خذ ہزوا مع کفوا اس عبارت کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔ قولہ اسکن لفظ اسکن فعل ماضی ہے اور لفظ ضم اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مفعول ہے۔

أُذْنٌ أُكُلُ وَالسُّحْتُ أُبُلٌ نُلٌ فَتىً كَسَا
وَالْقُدْسُ نُكُرٌ دُمْ وَثُلُثَيْ لَيَّسَا

قولہ والسحت الخ یعنی السحت کی حار کو نافع و عاصم وحمزہ و خلف و ابن عامر بجائے ضمہ کے ساکن پڑھتے ہیں اور باقی مضموم اور لفظ القدس کی دال کو جہاں بھی واقع ہو اور نکر جو سورہ قمر میں واقع ہے، الی شیٔ نکر اس رار کو بجائے ضمہ کے ابن کثیر ساکن پڑھتے ہیں اور باقی مضموم اور ثلثی الیل جو سورہ مزمل میں واقع ہے اس کے لام کو ہشام ساکن پڑھتے ہیں اور باقی مضموم پڑھتے ہیں **قولہ** اذن اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** لیسا بمعنی لبس خلط۔

عُقْباً وَعُرُباً فِي صَفَا		خُطُوَاتِ اِذْ هُدُ خُلْفُ صِفْ فَتىً حَفَا

یعنی سورہ لو ی نہیں لفظ عقبا کے قاف کو عاصم وحمزہ و خلف ساکن پڑھتے ہیں اور باقی مضموم اور سورہ واقعہ میں لفظ عربا کی راء کو حمزہ و خلف و شعبہ ساکن پڑھتے ہیں اور لفظ خطوات جہاں بھی واقع ہو نافع و شعبہ وحمزہ و خلف و ابوعمرو بلا خلف اور بزی بالخلف طار کو ساکن پڑھتے ہیں اور باقی مضموم پڑھتے ہیں ف **قولہ** نہی جمع نہیہ کی بمعنی عقل۔ **قولہ** حفی العلم الذی یعلم الشیٔ باستقصار وتحقیق۔

وَرُسُلُنَا مَعْ هُمْ وَكُمْ وَسُبُلَنَا		حُزْ جُرُفٍ لِي الْخُلْفُ صِفْ فَتىً مَنَا

یعنی رسلنا اور ضمیر ہم کی ساتھ اور ضمیر کم کی ساتھ جیسے کہ رسلہم رسلکم جہاں بھی واقع ہوں سب کے سین کو اور سبلنا کی بار کو ابوعمرو ساکن پڑھتے ہیں اور باقی قراء مضموم پڑھتے ہیں و حرف ہار کی رار کو جو سورہ توبہ میں واقع ہے ہشام بالخلف اور شعبہ وحمزہ و خلف و ابن ذکوان بلا خلف ساکن پڑھتے ہیں ف **قولہ** ہم کم یعنی لفظ رسل ضمیر جمع غائب کے ساتھ ہو یا جمع حاضر کے ساتھ ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالأُكُلُ اُكْلُ إذْ دَنَا وَ اُكْلُهَا	شُغْلُ أَتَى حَبْرٍ وَخُشُبُ حُظْ رَهَا

یعنی لفظ الاکل معرف ہو یا منکر جہاں واقع ہو نافع و ابن کثیر کاف کو ساکن پڑھتے ہیں اور لفظ اکلہا یعنی ضمیر مؤنث کی طرف جو مضاف ہو اس کے کاف کو اور شغل کے شین کو نافع و ابن کثیر و ابو عمر ساکن پڑھتے ہیں اور لفظ خشب کے شین کو سورۂ منافقین میں ابو عمر و کسائی بلا خلف اور قنبل باالخلف ساکن پڑھتے ہیں جیسا کہ آئندہ بیت میں مذکور ہے **قولہ** رہا باالفتح الارض الواسعہ و باالضم ایضا۔

وَخُلْفٌ نُذْرًا حِفْظُ صَحْبٍ وَاَعْكِسًا	رُعْبُ الرُّعْبِ كَمْ ثَوَى رُحْمًا كُسَا

قولہ نذرا یعنی سورہ مرسلات میں نذرا کی ذال کو ابو عمرو حمزہ و کسائی و خلف و حفص ساکن پڑھتے ہیں اور باقی قراء مضموم پڑھتے ہیں یہاں تک جتنے الفاظ بیان کئے ہیں سب کا اسکان پر عطف ہے اور باقی قراء ان کل الفاظ میں مضموم پڑھتے ہیں۔ **قولہ** واعکسا یعنی جو ترجمہ مذکور ہوا ہے آئندہ الفاظ میں اس کا عکس ہے پس جو قراء ذکر کئے جاویں گے ان کیلئے ضمہ ہوگا اور باقی کے لئے اسکان ہوگا اور وہ الفاظ یہ ہیں۔ رعب خواہ معرف ہو یا منکر جس جگہ بھی آوے کسائی و ابن عامر و ابو جعفر و یعقوب عین کو ضمہ دیتے ہیں اور باقی قراء ساکن پڑھتے ہیں **قولہ** رحما الخ یعنی سورہ کہف میں لفظ رحما کی حار کو ابن عامر و ابو جعفر و یعقوب ضمہ پڑھتے ہیں جیسا کہ آئندہ بیت میں مذکور ہے۔ **ف قولہ** زد خلف اس عبارت کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

ثَوَى وَجُزْءًا صِفْ وَعُذْرًا اُذْ شَرَطْ	وَكَيْفَ عُسْرُ الْيُسْرِ ثِقْ وَخُلْفُ خَطْ

قولہ جزاً الخ یعنی لفظ جزاً ہو یا جزء اس کی زاء کو شعبہ ضمہ پڑھتے ہیں اور عذرا او مرسلات میں اس کی ذال کو روح ضمہ پڑھتے ہیں اور لفظ عسر یسر جس حال میں بھی آویں جیسے ذو عسرۃ و الیسری و للعسری ان کے سین کو ابو جعفر ضمہ پڑھتے ہیں مگر سورۂ ذاریات کے فالجاریات یسرا میں عیسی کا اختلاف ہے جیسا کہ آئندہ بیت میں مذکور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے ف قولہ نوی اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے قولہ عذرا اور مصنف نے عذرا کے ساتھ اسلئے بڑھایا ہے تاکہ بلغت من لدنی نکل جاوے کیونکہ اس میں بلاخلف اسکان ہے۔

بِالذَّرِ سُحْقًا ذُقْ وَخُلْفًا رِضًا وَكَا	قُرْبَةٌ جُدْ نُكْرًا نُوِي صُنْ أَخْسَلًا

قولہ سحقا یعنی سورہ ملک میں فسحقا کی حا کو ابن جماز بلاخلاف اور عیسی اور کسائی بالخلف ضمہ پڑھتے ہیں اور لفظ قربت کی را، کو سورہ توبہ میں ورش سے دونوں طریق سے ضمہ دیا ہے اور دونوں طریق ہیں سے اس لئے ذکر کئے چونکہ باب فرش الحروف میں ورش کی رمز دونوں طریق کے لئے ہے قولہ نکرا یعنی سورہ طلاق و کہف میں شیئ نکرا کے کاف کو ابوجعفر و یعقوب و شعبہ و نافع و ابن ذکوان ضمہ پڑھتے ہیں اور باقی قراء ان تمام الفاظ میں جو لفظ اعکس سے یہاں تک مذکور ہوئے ساکن پڑھتے ہیں ف بالذر یعنی سورہ ذاریات اسکو اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

يَا يَعْمَلُونَ دُمْ وَثَانٍ إِذْ صَفَا	حِلٌّ ذُنَابًا بُ الْأَمَانِي خُفِّفَا

یعنی بغافل عما تعملون افتطمعون اور یہ الفاظ ہیں اس کو ابن کثیر غائب پڑھتے ہیں جیساکہ اطلاق سے معلوم ہوتا ہے اور یہ اول ہی مقام ہے کہ مصنف نے غائب سے اطلاق کو بیان کیا ہے۔ قولہ وثان یعنی دوسرا تعملون جو ہے اور وہ یہ ہے عما تعملون اولئک اس کو نافع و شعبہ و خلف و یعقوب و ابن کثیر بصیغہ غائب پڑھتے ہیں جیساکہ اطلاق سے معلوم ہے اور باقی قراء دونوں جگہ بصیغہ حاضر پڑھتے ہیں قولہ دباب یعنی جو بھی لفظ امانی سے واقع ہو جیسے الا امانی و تلک امانیهم و لیس بامانیکم ولا امانی اہل الکتاب و فی امنیۃ ان سب مقامات میں یاء کو ابوجعفر مخفف پڑھتے ہیں جو لفظ ثبت میں مرموز ہیں اور لفظ امانی مجرور ہے یا مرفوع ہے اس کے یاء کو ابوجعفر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ساکن بھی پڑھتے ہیں جیسا کہ آئندہ مذکور ہے اور باقی قراء مشدد پڑھتے ہیں اور مجرور کو مجرور اور مرفوع کو مرفوع پڑھتے ہیں۔

اُمْنِيَّتُه وَالرَّفْعَ وَالْجَرَّ اَسْكِنَا	تَنَبَّتْ خَطِيْئَاتُه جَمْعُ اُذْ ثَنَا

قولہ خطیئاتہ یعنی لفظ خطیئات کو واحاطت بہ خطیئتہ میں نافع وابوجعفر جمع پڑھتے ہیں باقی قراء مفرد پڑھتے ہیں **ف** بقیہ شعر کی شرح اوپر گذر چکی۔

اَلَا يَعْبُدُوْنَ دُمْ رِضًى وَخُفِّفَا	تَظَاهَرُوْنَ مَعَ تَحْرِيْمِ كَفَا

یعنی لا یعبدون الا اللہ کو ابن کثیر حمزہ وکسائی بصیغۂ غائب پڑھتے ہیں جیسا کہ اطلاق سے معلوم ہوتا ہے اور باقی قراء بصیغۂ خطاب اور تظاہرون علیہم کو یہاں اور وان تظاہرا علیہ کو سورہ تحریم میں کوفیین مخفف پڑھتے ہیں اور باقیین بتشدید الظاء پڑھتے ہیں۔

حُسْنًا فَضُمَّ اُسْكِنْ نَّهًى حُزْ عَمَّ دَلْ	اُسْرٰى فَشَا تَفْدُوْا وَتُفَادُوْا رُدْ ظَلَّلَ

یعنی وقولوا للناس حسنا کو عاصم وابوعمرو ونافع وابوجعفر وابن کثیر بضم الحاء اور باسکان السین پڑھتے ہیں باقیین حاء اور سین دونوں کو فتح پڑھتے ہیں **قولہ** اسری الخ یعنی وان یاتوکم اساری کو حمزہ اسریٰ ہمزہ مفتوح اور سین ساکن اور حذف الف درباقی کی اساری سے ہمزہ مضموم اور سین مفتوح اور الف درمیان سین اور راء کی مصنف نے یہ قرأت باقیین کی نہیں بیان کی چونکہ واضح ہے **قولہ** تفدوا الخ یعنی تفدوہم کو کسائی ویعقوب وعاصم ونافع وابوجعفر تفادوہم باب مفاعلہ سے پڑھتے ہیں جیسا کہ آئندہ بیت میں مذکور ہے اور باقی کے لئے تفدوہم جیسا کہ تلفظ کیا ہے

تَنَالُ مَدًّا اَيُنْزِلُ كُلًّا خِفَّ حَقْ	لَا الْحِجْرُ وَالْاَنْعَامِ اَنْ يُّنَزِّلَ دُقْ

قولہ ینزل الخ یعنی لفظ ینزل کی صورت پر جو لفظ بھی آوے خواہ علامۃ مضارع تاء ہو یا یاء ہو یا نون ہو اور قرآن میں جہاں واقع ہو ابن کثیر وابوعمرو ویعقوب تمام جگہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نزار کو مخفف پڑھتے ہیں اور اس وقت لازم ہے کہ نون جو فاء کلمہ میں ہے اسکو ساکن پڑھیں اور باقی قراء تمام جگہ ننزار کو مشدد پڑھتے ہیں اور اس وقت لازم ہے کہ نون کو مفتوح پڑھیں مگر سورہ حجر میں جو وما ننزله الا بقدر آیا ہے وہ بالاتفاق قراء کیلئے مشدد ہے **قولہ** الانعام الخ یعنی سورہ انعام میں علی ان ینزل کو صرف ابن کثیر مخفف پڑھتے ہیں اور ابوعمر اور یعقوب خلاف قاعدہ مثل اور دل کے مشدد پڑھتے ہیں **ف قولہ** نا الی مدا اس عبارت کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** لا الحجر ای غیر الحرف الذی فی الحجر

والغیث مع منزلها حق شفا	لاسری حما والنحل الاخری حز دنا

یعنی سورہ اسری میں دو جگہ ینزل آیا ہے ان دونوں کو ابوعمر اور یعقوب مخفف پڑھتے ہیں اور ابن کثیر خلاف قاعدہ مثل باقی قراء کے مشدد پڑھتے ہیں اور وہ الفاظ یہ ہیں۔ وننزل من القرآن و حتی تنزل علینا کتابا **قولہ** النحل یعنی سورہ نحل کے آخر میں واللہ اعلم بما ینزل جو آیا ہے اسکو ابن کثیر وابو عمر مخفف پڑھتے ہیں اور یعقوب خلاف قاعدہ مثل باقی قراء کے مشدد پڑھتے ہیں **قولہ** الغیث یعنی غیث کے ساتھ جو لفظ ینزل آیا ہے وہ دو جگہ ہے ایک لقمان میں دوسرا شوری میں مراد اس سے ینزل الغیث ہے اور دونوں سورتوں میں اور سورہ مائدہ میں منزلها علیکم کو ابن کثیر وابوعمر ویعقوب وحمزہ وخلف و کسائی نے مخفف پڑھا ہے اور باقی نے مشدد پڑھا ہے گویا حمزہ وخلف و کسائی نے خلاف قاعدہ مخفف پڑھا ہے **ف قولہ** ذفا بمعنی لموتہ کنایہ ہے ذکاوت اور فہم سے

جبریل فتح الجیم دم وهی درا	ویعملون قل خطاب ظهرا

یعنی قل من کان کے قبل جو یعملون آیا ہے اسکو یعقوب بصیغۂ خطاب پڑھتے ہیں اور باقی بصیغۂ غیب **قولہ** جبریل الخ یعنی جبریل کو ابن کثیر بفتح جیم پڑھتے ہیں **قولہ** وهی ورا الخ یعنی جیم اور راء کو مفتوح اور بعد راء کے ہمزہ مکسورہ زیادہ کرکے حمزہ وکسائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وخلف وشعبہ پڑھتے ہیں مگر شعبہ کیلئے یاء کا بالخلف حذف کرنا بھی جائز ہے جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے اور باقی قراء کیلئے بکسر الجیم اور بکسر الراء مع شعبہ کے دوسری وجہ میں اور ترک ہمزہ اور اثبات یاء ہے جیسا کہ مصنف نے تلفظ کیا ہے پس یہ چار قراءتیں ہو گئیں
ف قولہ یعملون تل یعنی بما یعملون قل من کان **قولہ** وہی ای الجیم

كِلاَ وَحَذْفُ الْيَاءِ خُلْفُ شُعْبَةٍ		فَافْتَحْ وَزِدْ هَمْزًا بِكَسْرٍ صُحْبَةٌ

یعنی جیم اور راء کو پس فتح دے اور زیادہ کر بعد راء کے ہمزہ مکسورہ صحبہ کیلئے تمام قرآن میں اور حذف کرنا یاء کا شعبہ کیلئے بالخلف جائز ہے **ف قولہ** کلاّ یعنی ایک سورہ تحریم میں ایک اور اس صورت میں جو دو جگہ آیا ہے تمام جگہ یہ قراءتیں ہیں اور یہ کل ان تین ہی جگہ میں آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا۔ **قولہ** خلف یعنی شعبہ کا یاء کے حذف کرنے میں اختلاف ہے۔

يَا بَعْدَ هَمْزٍ زِنْ بِخُلْفٍ ثِقْ اَ لاَ		مِيكَالَ عَنْ حَمًا وَمِيكَائِيلَ لاَ

یعنی حفص اور ابو عمرو یعقوب میکال بروزن مثقال پڑھتے ہیں جیسا کہ تلفظ کیا ہے اور باقی قراء میکائیل یعنی لام سے قبل یاء ساکن اور اس سے قبل ہمزہ مکسور پڑھتے ہیں جیسا کہ تلفظ کیا ہے مگر قنبل بالخلف دوسری وجہ میں اور ابو جعفر اور نافع بلا خلف بعد ہمزہ کے یاء نہیں پڑھتے ہیں۔ سورت اس کی یہ ہے (میکائل) پس اس میں تین قراءتیں ہو گئیں **قولہ** لا یاء بعد ہمزہ کے یعنی بعد ہمزہ کے یاء نہیں ہے قنبل کیلئے خلف سے نافع اور ابو جعفر کیلئے بلا خلف جیسا کہ مذکور ہوا۔

اَوَّلَيِ الْاَنْفَالِ كَمْ فَتًى رَ تَعْ		وَلٰكِنِ الْخِفُّ وَبَعْدُ اُرْفَعْهُ مَعْ

یعنی ولکن الشیٰطین میں لکن کو مخفف اور اس کے بعد الشیٰطین کو رفع پڑھتے ہیں ابن عامر و حمزہ وخلف و کسائی اور ایسے ہی سورہ انفال کے اول میں جو دو لفظ آئے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس میں بھی مذکورین لکن کو مخفف پڑھتے ہیں اور ان کے بعد کے لفظ کو مرفوع پڑھتے ہیں اور وہ دونوں یہ ہیں ولکن اللہ قتلهم ولکن اللہ رمیٰ **ف** مع اولی یعنی اس صورت کے لفظ کو مع اولین دو انفال کے یہ حکم ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور اولی کی قید سے ولکن اللہ سلم اور ولکن اللہ الف بینهم نکل گئے کیونکہ ان میں بلا خلاف تشدید ہے اور ان کے اسماء کو نصب ہے۔ www.KitaboSunnat.com

وَلٰكِنِ النَّاسُ شَفَا وَالْبِرُّ مَنْ	كَمَا أُمَّ نَنْسِخْ ضُمَّ وَاكْسِرْ مَنْ كَسَنْ

یعنی سورہ یونس میں ولکن الناس انفسهم یظلمون جو آیا ہے اس میں لکن کو مخفف اور اور الناس کو مرفوع پڑھتے ہیں حمزہ و کسائی و خلف **قولہ** و البر من یعنی سورہ بقرہ میں ولکن البر من آمن و لکن البر من اتقی دونوں جگہ میں لکن کو مخفف اور البر کو مرفوع پڑھتے ہیں ابن عامر اور نافع اور باقی قراء تمام الفاظ میں لکن کو مشدد اور اس کے اسم کو منصوب پڑھتے ہیں **قولہ** ننسخ یعنی ما ننسخ من آیۃ کو ابن ذکوان نے بلا خلف اور ہشام نے بالخلف بضم النون وکسر السین پڑھا ہے اور باقی نے نون اور سین دونوں کو مفتوح پڑھا ہے۔

خُلْفٌ كَنُنْسِهَا بِلَا هَمْزٍ كَفَى	عَمَّ ظُبًى بَعْدَ عَلِيمٌ احْذِفَا

قولہ کننسها الخ یعنی ننسها میں نون مضموم اور سین مکسور بغیر ہمزہ کے کوفیین و نافع ابو جعفر و ابن عامر و یعقوب پڑھتے ہیں اور باقی نون اور سین مفتوح اور بعد سین کے ہمزہ ساکن پڑھتے ہیں جیسے او ننسأها **قولہ** بعد علیم یعنی علیم قالوا اتخذ اللہ میں بعد علیم کے واو عاطفہ کو ابن عامر حذف کرتے ہیں اور باقی ثابت رکھتے ہیں **ف قولہ** خلف اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** کننسها یعنی ما ننسخ کی قرأت مثل ننسها کی یعنی ضمہ اور فتحہ دیتے ہیں۔

وَأَوَّلًا كَسَا كُنْ فَيَكُونُ فَانْصِبَا	رَفْعًا سِوَى الْحَقِّ وَقَوْلُهُ كَبَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی کن فیکون اس صورت میں اور کن فیکون ویعلمہ سورہ آل عمران میں اور فیکون
الذین سورہ نحل میں اور فیکون وان اللہ سورہ مریم میں اور فیکون فسبحان سورہ یسین
میں اور فیکون الم تر سورہ غافر میں ان سب سورتوں میں فیکون کے نون کو ابن عامر نصب دیتے
ہیں مگر آل عمران میں کن فیکون الحق میں اور انعام میں کن فیکون قولہ الحق
ان دونوں میں ابن عامر نے نصب نہیں دیا مثل باقیین کے رفع ہی پڑھا ہے
اور باقی قراء ان تمام الفاظ میں رفع ہی دیتے ہیں **ف قولہ** اوکسا اس عبارت
کو اور بیت شعر سے تعلق ہے۔

وَالنَّحْلِ مَعْ يٰسٓ رُدْ كَمْ تُسْئَلُ	لِلضَّمِّ فَافْتَحْ وَاجْزِمَنْ اَذْ ظَلَلُوْا

یعنی سورہ نحل میں فیکون والذین پاجر وا اور یسین میں فیکون فسبحان الذی بیدہ ان
ان دونوں کے نون کو کسائی و ابن عامر بجائے رفع کے نصب دیتے ہیں اور باقی
رفع دیتے ہیں **قولہ تسأل** یعنی ولا تسأل عن اصحاب میں تاء کے ضمہ کو فتح اور لام
کو جزم پڑھا ہے نافع ویعقوب نے اور باقی نے تاء کو ضمہ اور لام کو رفع۔

وَيَقْرَأُ اِبْرَاهِيْمَ ذِيْ مَعْ سُوْرَتِهٖ	مَعْ مَرْيَمٍ اِلنَّحْلِ اٰخِيْرًا تَوْبَتِهٖ

لفظ ابراہیم کو تینتیس جگہ ابن ذکوان بالخلف اور ہشام بلا خلف ابراہام یعنی ہا کے
بعد بجائے یاء کے الف پڑھتے ہیں اور باقی قراء ہا کے یا پڑھتے ہیں **قولہ ذی** یعنی
اس سورہ بقرہ میں جتنے بھی آئے ہیں ان میں مع سورہ ابراہیم اور مع سورہ مریم
اور نحل کے اور توبہ کے آخر میں جو دو لفظ آئے ہیں ان سب میں وہ اختلاف ہے جو اوپر
مذکور ہوا ہے **ف** سورہ بقرہ میں ابراہیم پندرہ جگہ آیا ہے واذا ابتلی ابراہیم[۱] ومن
مقام ابراہیم[۲] وعہدنا الی ابراہیم[۳] واذ قال ابراہیم[۴] واذ یرفع ابراہیم[۵] ومن ملۃ ابراہیم[۶]
ووصی بہا ابراہیم[۷] والہ ابائک ابراہیم[۸] وقل بل ملۃ ابراہیم[۹] وما انزل الی ابراہیم[۱۰] وام
تقولون ان ابراہیم[۱۱] والم تر الی الذی حاج ابراہیم[۱۲] واذ قال ابراہیم[۱۳] وقال ابراہیم[۱۴] واذ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قال ابراہیم رب ارنی **قولہ** ذی ای فی ہذہ السورۃ یعنی سورہ بقرہ **قولہ** مع سورۃ ضمیر الیہ کا مرجع ابراہیم ہے یعنی ابراہیم کی جو سورۃ ہے اس میں بھی ابن عامر بخلف عن ابن ذکوان الف پڑھتے ہیں جیساکہ مذکور ہوا اور وہ لفظ یہ ہے واذ قال ابراہیم رب اجعل **قولہ** مع مریم یعنی سورہ مریم میں تین ہیں واذکر فی الکتاب ابراہیم وعن الہتی یا ابراہیم ومن ذریۃ ابراہیم **قولہ** النحل یعنی سورہ نحل میں دو ہیں ان ابراہیم کان امۃ وان اتبع ملۃ ابراہیم **قولہ** اخیرا توبۃ یعنی لفظ اخیرا تثنیہ ہے یعنی دو آخر توبہ کے اور توبہ کی ضمیر قرآن شریف کی طرف راجع ہے اور وہ دونوں یہ ہیں وما کان استغفار ابراہیم وان ابراہیم۔

آخِرَ الْاَنْعَامِ وَعَنْكَبُوتٍ مَعًا	اَوَاخِرَ النِّسَاءِ ثَلَاثَةٌ تَبِعْ

یعنی سورہ انعام کے آخر میں اور عنکبوت کے آخر میں جو ایک ایک لفظ آیا ہے اور سورہ نساء کے آخر میں تین لفظ آئے ہیں یکے بعد دیگرے ان سب میں وہی اختلاف ہے ف **قولہ** آخر الانعام یعنی سورہ انعام کے آخر میں یہ لفظ ہے دینا قیما ملۃ ابراہیم **قولہ** وعنکبوت اس کا انعام اوپر عطف ہے لفظ آخر کے تحت میں اور عنکبوت کے آخر میں یہ لفظ ہے ولما جاءت رسلنا ابراہیم **قولہ** مع اواخر النساء یعنی سورہ نساء کے آخر میں تین لفظ ہیں اور وہ یہ ہیں ملۃ ابراہیم حنیفا اور واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا واوحینا الی ابراہیم **قولہ** تبع یعنی تینوں یکے بعد دیگرے واقع ہیں۔

وَالذَّرْوِ وَالشُّورٰى اِمْتِحَانٍ اَوَّلًا	وَالنَّجْمِ وَالْحَدِيدِ مَاذَا الْخُلْفُ لَا

یعنی سورہ ذاریات میں ایک جگہ ضیف ابراہیم اور سورہ شوریٰ میں بھی ایک وما وصینا بہ ابراہیم **قولہ** امتحان یعنی سورہ ممتحنہ میں جو آیا ہے وہ یہ ہے اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم اور سورہ نجم میں ایک یعنی وابراہیم الذی وفی اور سورہ حدید میں ایک یعنی نوحا وابراہیم **قولہ** ماذا الخلف لا یعنی ان تمام تینتیس ۳۳ ابراہیم میں ابن ذکوان بالخلف اور ہشام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بلا خلف ہا کے بعد بجائے یا کے الف پڑھتے ہیں جیساکہ مذکور ہوا **قولہ** مازای قوی اوران تینتس کے علاوہ اور جو ابراہیم آئے ہیں وہ بلا اختلاف سب کے نزدیک بالیاء ہیں۔

وَاتَّخِذُوا بِالْفَتْحِ كَمْ أَصْلٍ وَخِفْ	أُمَتِّعُهُ كَمْ أَرِنَا أَرِنِي اخْتُلِفْ

یعنی واتخذوا من مقام کو ابن عامر و نافع بفتح الخاء پڑھتے ہیں اور باقیین بکسر الخاء **قولہ** وخف الخ ابن عامر امتعہ کی تاء کو مخفف پڑھتے ہیں اور سکون میم کے واسطے لازم ہے اور باقی مشدد پڑھتے ہیں اور اس وقت میم کا مفتوح ہونا لازم **قولہ** ارنا یعنی لفظ ارنا وارنی جس جگہ بھی واقع ہو ابو عمر راء مکسورہ کو اختلاس سے بالخلف پڑھتے ہیں اور ابو عمرو کی دوسری وجہ ہیں اور ابن کثیر و یعقوب راء کو ساکن پڑھتے ہیں اور باقی قراء راء کو مکسور خالص پڑھتے ہیں مگر سورہ فصلت میں مذکورین کی موافقت سے ہشام نے بلا اختلاف اور ابن ذکوان و شعبہ نے بلا اختلاف راء کو ساکن پڑھا ہے جیساکہ آئندہ شعر میں مذکور ہے **ف** لفظ ارنا تین جگہ آیا ہے یعنی ارنا مناسکنا سورہ بقرہ میں او ارنا اللہ جہرۃ سورہ نساء میں اور ارنا الذین اضلنا فصلت میں اور ارنی دو جگہ آیا ہے ارنی کیف تحی الموتی سورہ بقرہ میں اور ارنی انظر الیک اعراف میں **قولہ** اختلف یعنی ابو عمر کا راء کو ساکن او مختلس پڑھنے میں اختلاف ہے۔

مُخْتَلِسًا خُذْ وَسُكُونُ الْكَسْرِ حَقٌّ	وَفُصِّلَتْ لِي الْخُلْفُ مِنْ يُحِقُّ صَدَقْ

قولہ وسکون الخ یعنی بجائے راء کے کسرہ کے ابن کثیر و ابو عمرو یعقوب راء کو ساکن پڑھتے ہیں **قولہ** فصلت یعنی سورہ فصلت میں ہشام بالاختلاف اور ابن ذکوان و شعبہ بلا اختلاف ابن کثیر اور ابو عمرو یعقوب سے متفق ہیں ساکن پڑھتے ہیں **ف** حق و **قولہ** صدق ان دونوں لفظوں سے رد کرنا مقصود ہے ان لوگوں کا جو اسکان کی قراءۃ کو انکار کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَوْصٰی بِوَصّٰی عَمَّ اَمْ یَقُوْلُ حُفْ		صَفِ حِرْمٌ شَمْ وَصُحْبَۃٌ حَمَاٰرُ وُفْ

یعنی ودسی بہا کو نافع وابو جعفر وابن عامر اوصی دونوں واؤ کے درمیان ہمزہ مفتوح اور ثانی واؤ کو ساکن مخفف پڑھتے ہیں جیسا کہ تلفظ کیا ہے اور باقیین بغیر ہمزہ کے اور واؤ ثانی کو مفتوح اور صاد کو مشدد پڑھتے ہیں **قولہ** ام یقولون یعنی ام یقولون ان ابراہیم کو ابو عمرو شعبہ و حرمیین ورو ح بصیغہ غیب پڑھتے ہیں جیسا کہ اطلاق سے معلوم ہوتا ہے اور باقیین بصیغہ خطاب **قولہ** وصحبۃ یعنی حمزہ و کسائی و خلف و شعبہ و ابو عمرو یعقوب کل قرآن میں قصر کر کے پڑھتے ہیں یعنی واؤ کو حذف کرکے جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے اور باقیین واؤ کو ثابت رکھتے ہیں۔

فَاقْصُرْ جَمِیْعًا یَعْمَلُوْنَ اِذْ صَفَا		حَبْرٌ غَدَا عَوْنًا وَثَانِیْہٖ حَفَا

قولہ یعملون یعنی عما یعملون ولئن کو نافع و شعبہ و خلف وابن کثیر وابو عمرو و رویس وحفص بصیغہ غیب پڑھتے ہیں اور باقیین بصیغہ خطاب پڑھتے ہیں **قولہ** ثانیہ الخ یعنی وہ عما یعملون جو کہ ما تقدم کے بعد آیا ہے اور وہ یہ ہے عما تعملون ومن حیث اس کو صرف ابو عمرو بصیغہ غیب پڑھتے ہیں جیسا کہ اطلاق سے معلوم ہوتا ہے اور باقیین بصیغہ خطاب پڑھتے ہیں ف **قولہ** فاقصر اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے اور جمیعاً سے مراد یہ ہے کہ تمام قرآن میں جس جگہ رؤف کا لفظ واقع ہو۔

وَفِیْ مُوَلِّیْہَا مُوَلَّاہَا کَنَا		تَطَوَّعَ التَّا یَا وَشَدِّدْ مُسْکِنَا

مولیہا جو کہ بکسر اللام ہے اور بعد اس کے یا ہے بنا بر اسم فاعل ہونے کے اس کو ابن عامر مولاہا بفتح اللام اور بعد اس کے الف بنا بر اسم مفعول کے پڑھتے ہیں **قولہ** تطوع الخ یعنی ومن تطوع خیر فان اللہ میں بجائے تا کے یا ہے اور طا مشدد ہے اور عین ساکن ہے یعقوب و حمزہ و کسائی و خلف کیلئے جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے اور باقیین کیلئے تطوع ہے جیسا کہ تلفظ کیا ہے یعنی بجائے یا کے تا اور طا مخفف ہے اور عین مفتوح اور یعقوب وغیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قرأت میں اصل فعل مستقبل ہے اصل اسکی یتطوع ہے تا کو طا میں ادغام کر دیا
عین کو بن جازم کی وجہ سے ساکن کر دیا اور باقیین کی قرأت بصیغہ ماضی ہے۔ **ف**
له کنا یعنی ابن عامر کی قرأت پر مولاہا میں ضمیر مستتر ہے جو کہ راجع ہے طرف ہو کے
قائم مقام ہو فاعل کے۔

کَالْکَهْفِ مَعْ جَاثِیَةٍ تَوْحِیدُ هُمْ	فِی شَفَا الثَّانِی شَفَا وَالرِّیحُ هُمْ

له الثانی شفا یعنی دوسرا جو تطوع آیا ہے اور وہ یہ ہے ومن تطوع خیرا فہو خیر له اسکو
حمزہ و خلف و کسائی ترجمہ مذکورہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور باقیین تطوع جیسا کہ اوپر
کے شعر میں گذرا **قوله** والریح ہم یعنی لفظ ریح کو اس سورۃ میں اور کہف میں جاثیہ کے
دونوں جگہ حمزہ و کسائی و خلف بصیغہ واحد پڑھتے ہیں اور باقیین بصیغہ جمع **قوله** ہم یعنی
حمزہ و کسائی و خلف ریح کو واحد پڑھتے ہیں مثل اس کے جو سورہ کہف میں ہے۔ اور
مثل اس کے جو سورہ جاثیہ میں ہے اور اس سورہ میں یہ لفظ ہے تصریف الریاح والسحاب
اور کہف میں یہ ہے وتذروہ الریاح اور جاثیہ میں وتصریف الریاح آیات **قوله** توحیدہم
یعنی واحد ہے انہیں قرأ مذکورین کے لئے **قوله** ظبی شفا اس عبارت کو اوپر کے
شعر سے تعلق ہے۔

فَاطِرِ نَمْلِ دُمْ شَفَا الْفُرْقَانُ دَعْ	حِجْرٌ فَتَی الْأَعْرَافِ ثَانِی الرُّومِ مَعْ

یعنی سورہ حجر میں وارسلنا الریاح لواقح کو حمزہ بصیغہ واحد پڑھتے ہیں اور باقیین بصیغہ
جمع اور سورہ اعراف میں وہو الذی یرسل الریاح بشرا کو اور روم کے ثانی کو یعنی اللہ
الذی یرسل الریاح اور فاطر کے واللہ الذی ارسل الریاح اور نمل میں ومن یرسل الریاح
ان چاروں کو ابن کثیر و حمزہ کسائی و خلف بصیغہ توحید پڑھتے ہیں اور باقیین بصیغہ جمع
قوله فرقان یعنی سورہ فرقان میں وہو الذی ارسل الریاح کو ابن کثیر بصیغہ توحید پڑھتے
ہیں اور باقیین بصیغہ جمع۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَاجْمَعْ بِإِبْرَاهِيمَ شُورَى أَذْ ثَنَا	وَصَادَ الْإِسْرَى الْأَنْبِيَاءِ سَبَا ثَنَا

ابراہیم میں واشتدت به الریح کو اور شوری میں ان یشاء یسکن الریاح کو نافع وابوجعفر بصیغہ جمع پڑھتے ہیں اور باقیین بصیغہ توحید **قولہ** وصاد یعنی سورہ صاد میں فسخرنا له الریح اور الاسری میں قاصفا من الریح اور انبیاء میں ولسلیمان الریح عاصفة اور سبا میں ولسلیمان الریح غدوها ان چاروں مقام میں ابوجعفر بصیغہ جمع پڑھتے ہیں اور باقیین بصیغہ توحید

وَبِالْحَجِّ خُلْفٌ تُرَى الْخِطَابُ ظَلَّ	إِذْ كَمْ خَلَا خُلْفٌ يُرَوْنَ الضَّمُّ كُلُّ

یعنی سورہ حج میں جو ریح آیا ہے اس کو ابوجعفر باخلف بصیغہ جمع پڑھتے ہیں اور باقیین بصیغہ توحید پڑھتے ہیں اور وہ لفظ یہ ہے او تہوی به الریح **قولہ** یری الخ یعنی ولو یری الذین ظلموا کو یعقوب ونافع وابن عامر بلا خلف وعیسیٰ باخلف بصیغہ خطاب پڑھتے ہیں۔ اور باقیین بصیغہ غیب **قولہ** یرون الخ یعنی اذ یرون العذاب کو ابن عامر بضم الیاء پڑھتے ہیں اور باقیین بفتح الیاء پڑھتے ہیں **ف قولہ** خلف ای لابی جعفر۔ **قولہ** ظل ای دام وبقی **قولہ** کل ای اثقل چونکہ ضمہ اثقل الحرکات ہے۔ اسلئے مصنف نے لفظ کل لکھا ہے۔

أَنَّ وَأَنَّ اكْسِرْ ثَوَى وَمَيْتَةَ	وَالْمَيْتَةَ اشْدُدْ ثُبْ وَالْأَرْضُ الْمَيْتَةَ

یعنی ان القوۃ للہ جمیعا وان اللہ شدید العذاب کے دونوں ان کو ابوجعفر ویعقوب بکسر الہمزہ پڑھتے ہیں اور باقیین بفتح الہمزہ **قولہ** ومیتہ یعنی لفظ میتہ دو جگہ سورہ انعام میں اور لم معرف کو بقرہ ومائدہ اور نحل میں ابوجعفر بتشدید الیاء پڑھتے ہیں **قولہ** الارض یعنی لہم الارض المیتہ کو سورہ یٰسین میں نافع وابوجعفر بتشدید الیاء پڑھتے ہیں جیسا کہ آئمہ میتہ کے اول میں مذکور ہے۔

مَدًّا وَمَيْتًا ثِقْ وَالْأَنْعَامُ ثَوَى	إِذْ حُجُرَاتِ غِثْ مَدًّا وَتُبْ أَوْى

قولہ ومیتا یعنی لفظ میتا کو سورہ زخرف میں اور فرقان اور قاف میں ابوجعفر بتشدید الیاء پڑھتے ہیں **قولہ** والانعام یعنی سورہ انعام میں اومن کان میتا کو ابوجعفر ویعقوب ونافع بتشدید

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پڑھتے ہیں قولہ حجرات یعنی سورہ حجرات میں لحم اخیہ میتا کو رویس ونافع وابوجعفر تشدید
الیاء پڑھتے ہیں قولہ ب یعنی لبلد میت اعراف میں اور الی بلد میت فاطر میں ان دونوں
کو ابوجعفر ونافع وحمزہ وکسائی وحفص وخلف تشدید الیاء پڑھتے ہیں جیسا کہ آئندہ شعر
میں مذکور ہے ف قولہ مدا اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

وَالْحَضْرَمِی وَالسَّاكِنَ الْاَوَّلَ ضُمْ	صَحْبٌ بِمَيْتٍ بَلَدٍ وَالْمَيْتِ هُمْ

قولہ والمیت یعنی المیت معرف باللام خواہ منصوب ہو یا مجرور جس جگہ بھی واقع ہو
اس کو وہی قراء مذکورین اور یعقوب حضرمی تشدید الیاء پڑھتے ہیں اور باقیین تمام الفاظ
کو تخفیف الیاء پڑھتے ہیں قولہ الساکن یعنی جبکہ دو ساکن جمع ہوں اور تیسرا حرف
فعل کا مضموم بضمہ لازم تو اول ساکن کو فعل کے ضمہ کے سبب مضموم پڑھینگے
کل قراء کیلئے مگر جو آئندہ شعر میں مذکور ہیں ان کیلئے مکسور پڑھینگے ف قولہ صحب میت
بلد اس عبارت کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے بعض نسخوں میں بمیت بلد کی جگہ بلد میت
ہے قولہ ہم ای ابوجعفر ونافع وحمزہ وکسائی وخلف وحفص قولہ حضرمی ای یعقوب
قولہ والساکن الاول مفعول مالم یسم فاعلہ مقدم ہے قولہ ضم فعل مجہول کا

فُزْ غَيْرَ قُلْ حَلَا وَغَيْرُ اَوْ حِمَا	لِضَمِّ هَمْزِ الْوَصْلِ وَاكْسِرْهُ نَمَا

یعنی فعل کا چونکہ ثالث حرف مضموم ہے اسلئے اول ساکنین کو مضموم پڑھینگے مگر عاصم
اور حمزہ کیلئے مکسور پڑھینگے اور ابوعمر کیلئے بھی مکسور پڑھینگے سوا لام قل کے جیسے قل ادعوا
وقل انظروا وغیرہ کے قولہ غیر او یعنی یعقوب ابوعمر کیلئے بھی علاوہ واو او کے مکسور
پڑھینگے جیسے او ادعوا او اخرج او انظر والیس ابوعمر والام قل اور واو او کو مضموم پڑھتے
ہیں اور یعقوب بھی واو کو مضموم پڑھتے ہیں ف بعض نسخوں میں قولہ لثالث الفعل
وبالکسر کی جگہ اس طرح ہے لضم ہمز الوصل واکسرہ نما اس عبارت کا یہ مطلب ہے کہ
جب دو ساکن جمع ہو جاویں اور ابتداء قرأت میں ہمزہ وصلی مضموم لانے کا قاعدہ ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تو وصل میں بھی اول ساکن کو بوجہ ضمہ ہمزہ وصلی کے مضموم ہی پڑھینگے اور عاصم وغیرہ کیلئے مکسور ہی بہر تقدیر حاصل دونوں نحوں کا ایک ہی ہے **ف** دونوں ساکن میں سے اول ساکن ان چھ حرفوں میں سے کوئی حرف ہوگا لام و تاء دلوں دواؤ و دال و تنوین جیسے قل ادعوا قالت اخرج و فمن اضطر وادادعوا ولقد استہزئ وفتیلا انظر وغیرہ اور قاعدہ مذکورہ انہیں چھ حرفوں کیلئے بیان کیا گیا ہے

وَالْخُلْفُ فِي التَّنْوِينِ مِزْ وَإِنْ بِجُرْ	زِنْ خُلْفُهُ وَاضْطُرَّ ثِقْ ضَمًّا كَسَرْ

یعنی تنوین کے مضموم و مکسور پڑھنے میں ابن ذکوان کا اختلاف ہے جیسے فتیلا انظر وخبیثۃ اجتثت **قولہ** وان یجر الخ اگر جر کی تنوین ہو تو قنبل کا بھی اختلاف ہے۔ جیسے عیون ادخلوہا و متشابہ انظروا اور باقی قراء اپنے اصول پر ہیں **قولہ** اضطر یعنی فمن اضطر جس جگہ بھی واقع ہوا ابو جعفر طاء کو بجائے ضمہ کے کسرہ پڑھتے ہیں اور باقیین ضمہ **ف** **قولہ** مزای بین وافرق بین التنوین وغیرہ **قولہ** زن من الزینۃ **قولہ** ثق ای کن واثقا بہذہ القراءۃ۔

وَمَا اضْطُرَّ خُلْفُ خُذْ وَالْبِرُّ اَنْ	بِنَصْبِ رَفْعٍ فِي عُلَا مُوصٍ ظَعَنْ

یعنی وما اضطررتم کو سورہ انعام میں عیسی بالخلف بجائے ضمہ کے بکسر الطاء پڑھتے ہیں۔ **قولہ** والبر ان یعنی لیس البر ان تولوا میں بجائے رفع کے نصب دیا ہے حمزہ و حفص نے اور باقیین نے رفع **قولہ** موص جنفا کو یعقوب و شعبہ و حمزہ و کسائی و خلف بتشدید الصاد پڑھتے ہیں اور اس وقت واؤ کا مفتوح ہونا لازم اور لابد ہے اور باقیین بتخفیف الصاد پڑھتے ہیں اور اس وقت صاد کا مخفف ہونا لازم ہے۔

صُحْبَةٌ ثِقَلْ لَا تُنَوِّنْ فِدْيَةٌ	طَعَامُ خَفْضُ الرَّفْعِ مِلْ اِذْ ثَبَتُوا

قولہ لا تنون یعنی فدیہ کو غیر منون اور طعام کو بجائے رفع کے جر پڑھا ہے ابن ذکوان و نافع و ابو جعفر نے اور باقیین نے فدیہ کو منون اور طعام مرفوع پڑھا ہے **قولہ** صحبۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قل اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے اور شرح بھی وہاں مذکور ہو چکی۔

مسٰکین اجمع لا تنون وافتحا	عم لتکملوا اشدد ن ظنا صحا

یعنی نافع و ابوجعفر و ابن عامر مساکین جمع غیر منون اور نون مفتوح پڑھتے ہیں اور باقیین بصیغۂ توحید منون اور نون مکسور پڑھتے ہیں **قولہ** لتکملوا یعنی لتکملوا العدۃ کو یعقوب و شعبہ تشدید المیم پڑھتے ہیں اور باقیین بتخفیف المیم **ف قولہ** وافتحا یعنی فتح دے تو نون کو مع جمع اور عدم تنوین کے

بیوت کیف جا بکسر الضم کم	دن صحبۃ بلی غیوب صون فم

یعنی لفظ بیوت جس جگہ بھی واقع ہوا در جس حالت پر بھی ہو خواہ معرفہ ہو یا منکر ابن عامر و ابن کثیر و شعبہ و حمزہ و کسائی و خلف و قالون بجائے ضمہ بار کے بالکسر پڑھتے ہیں اور باقیین بالضم **قولہ** غیوب الخ یعنی شعبہ و حمزہ لفظ غیوب کو جس جگہ بھی واقع ہو بکسر الغین پڑھتے ہیں اور باقیین بالضم **ف قولہ** کیف جا ای منکرا و معرفاً۔

عیون مع شیوخ مع جیوب صف	من دم رضا والخلف فی الجیم صرف

یعنی عیون کی عین کو خواہ معرف ہو یا منکر جس جگہ بھی واقع ہو اور شیوخ کے شین کو سورہ غافر میں اور جیوب کے جیم کو سورہ نور میں شعبہ و ابن ذکوان و ابن کثیر و حمزہ و کسائی بالکسر پڑھتے ہیں اور باقیین بالضم **قولہ** والخلف الخ یعنی شعبہ کیلئے جو جیوب مذکور ہیں کسرہ بیان کیا ہے اس میں اختلاف ہے لہذا ان کے لئے دوسری وجہ میں ضمہ بھی پڑھا جاوے گا۔

لا تقتلوھم ومعا بعد شفا	فاقصر وفتح السلم حرم رشفا

یعنی لا تقاتلوہم عند المسجد الحرام اس کے بعد دو فعل یعنی حتی یقاتلوکم فیہ فان قاتلوکم ان تینوں فعلوں کو حمزہ و کسائی و خلف بالقصر پڑھتے ہیں جیسا کہ تلفظ کیا اور باقی قراء بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قاف کے الف ثابت رکھتے ہیں باب مفاعلہ سے **قولہ** وفتح السلم یعنی ادخلوا فی السلم کافۃ میں السلم کو نافع اور ابو جعفر و ابن کثیر و کسائی بفتح السین پڑھتے ہیں اور باقیین بکسر السین۔

عَکْسُ الْقِتَالِ فِیْ صَفَا الْاَنْفَالِ صُرْ	وَخَفْضُ رَفْعِ وَالْمَلَائِکَۃِ ثُرْ

یعنی سورہ محمد میں جس کو کہ قتال بھی کہتے ہیں فلا تہنوا وتدعوا الی السلم حمزہ و شعبہ و خلف بکسر السین پڑھتے ہیں اور باقیین بالفتح **قولہ** وخفض یعنی والملائکۃ وقضی الامر میں الملائکۃ کو ابو جعفر بالخفض پڑھتے ہیں اور باقیین بالرفع **ف قولہ** یعنی اوپر کے شعر میں جو حکم بتایا تھا کہ سین کو مفتوح پڑھیں گے تو انفال اور قتال میں اس کا عکس ہے مذکورین کیلئے یعنی مذکورین کیلئے مکسور ہے اور باقیین کیلئے مفتوح۔

لِیَحْکُمَ اضْمُمْ وَافْتَحِ الضَّمَّ ثَنَا	کُلًّا یَقُوْلُ ارْفَعْ اَلَا الْعَفْوُ حَنَا

یعنی لفظ لیحکم کو اس سورہ میں اور نور میں دو جگہ اور سورہ نساء میں ایک جگہ ان چاروں کو ابو جعفر بضم الیاء و فتح الکاف پڑھتے ہیں اور باقیین بفتح الیاء و بضم الکاف پڑھتے ہیں **قولہ** کلا یعنی کل لیحکم جو قرآن میں ہیں اور وہ چار ہیں جیسا کہ مذکور ہوا **قولہ** یقول یعنی حتی یقول الرسول کو نافع برفع اللام پڑھتے ہیں اور باقیین بالنصب **قولہ** العفو یعنی قل العفو کو ابو عمرو برفع الواو پڑھتے ہیں جیسا کہ اطلاق سے معلوم ہوتا ہے اور یہ اول مقام ہے کہ مصنف نے رفع کو اطلاق سے بیان کیا ہے اور باقیین اس لفظ کو بالنصب ہی پڑھتے ہیں۔

اِثْمٌ کَبِیْرٌ ثَلِّثِ الْبَا فِیْ رَفَا	یَطْهُرْنَ یَطَّهَّرْنَ فِیْ رَخَا صَفَا

یعنی قل فیہما اثم کبیر میں کبیر کو حمزہ و کسائی بالثاء مثلثہ پڑھتے ہیں اور باقیین بالباء موحدہ **قولہ** یطہرن یعنی حتی یطہرن میں حمزہ و کسائی و خلف و شعبہ طاء اور ہاء کو مفتوح اور نیز ہاء کو مشدد بھی پڑھتے ہیں جیسا کہ تلفظ کیا ہے اور باقیین طاء کو ساکن اور ہاء کو مضموم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور مخفف پڑھتے ہیں جیسا کہ خود لفظ سے معلوم ہوتا ہے۔

ضَمَّ يَخَافَا فُزْ سَوَى تُضَارُ حَقْ | رَفْعٌ وَسَكِّنْ خَفِّفِ الْخُلْفَ ثَدَقْ

یعنی یخافا الا کو حمزہ و ابوجعفر و یعقوب بضم الیاء پڑھتے ہیں بصیغۂ مجہول اور باقیین بفتح الیاء پڑھتے ہیں بصیغۂ معلوم **قولہ** تضار حق یعنی لا تضار کو ابن کثیر و ابو عمرو و یعقوب برفع الراء پڑھتے ہیں اور باقیین بالنصب **قولہ** وسکن یعنی تمام قراء راء کی تشدید پر متفق ہیں مگر ابو جعفر بالخلف ساکن مع تخفیف کے پڑھتے ہیں اور ابو جعفر ولا یضار کاتب کو بھی ایسی ہی ساکن مع تخفیف کے بالخلف پڑھتے ہیں جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے اور باقی قراء اس لفظ میں راء کو مفتوح اور مشدد پڑھنے میں متفق ہیں۔

مَعْ لَا يُضَارَّ وَاَتَيْتُمْ قَصْرُهُ | كَاَوَّلِ الرُّوْمِ دَنَا وَقَدْرُهُ

قولہ واتیتم یعنی اذا سلمتم ما اٰتیتم اس سورہ میں اور ایسے ہی وما اٰتیتم من ربا سورہ روم میں ان دونوں کی ہمزہ کو ابن کثیر بالقصر پڑھتے ہیں اور باقیین دونوں جگہ بالمد پڑھتے ہیں **قولہ** قدرہ یعنی علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ میں دونوں قدر کی دال کو ابن ذکوان و حمزہ وکسائی و خلف و حفص مفتوح پڑھتے ہیں اور باقیین بالاسکان جیسا کہ آئندہ شعر میں مذکور ہے **قولہ** مع لا یضار اس لفظ کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے **قولہ** کاول الروم اس سے وما اٰتیتم من زکاۃ نکل گیا کیونکہ وہ بالاتفاق بالمد ہے

حَرِّكْ مَعًا مَنْ صَحْبُ ثَابِتٍ وَفَا | كُلَّ تَمَسُّوْهُنَّ ضُمَّ امْدُدْ شَفَا

یعنی دو جگہ قدرہ کی دال کو ابن ذکوان اور مرموز صحب اور ابو جعفر نے حرکت فتح کی دی ہے جیسا کہ بالتفصیل گزرا اور باقیین نے ساکن پڑھا ہے کیونکہ حرکت کی ضد سکون ہے **قولہ** وفا ای تم **قولہ** کل تمسوہن یعنی تمام تمسوہن کو حمزہ وکسائی و خلف بضم التاء پڑھتے ہیں اور بعد میم کے الف زیادہ کرتے ہیں اور باقیین تاء کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مفتوح پڑھتے ہیں اور بعد میم کے الف زیادہ نہیں کرتے اور یہ لفظ دو جگہ بقرہ میں آیا ہے اور ایک جگہ سورہ احزاب میں۔

وَصِیَّۃٌ حِرْمٌ صَفَا ظِلَالُ رُفْنُہُ ۔۔۔ وَارْفَعْ شَفَا حِرْمٍ حَلَا یُضَاعِفَہُ

یعنی وصیۃ للازواجہم کو نافع وابوجعفر وابن کثیر وشعبہ وخلف ویعقوب وکسائی مرفوع پڑھتے ہیں جیسا کہ اطلاق سے معلوم ہوتا ہے اور باقیین منصوب پڑھتے ہیں **قولہ** وارفع یعنی فیضاعفہ کو اس جگہ اور سورہ حدید میں حمزہ وکسائی وخلف و نافع وابوجعفر وابن کثیر وابوعمر مرفوع پڑھتے ہیں اور باقیین یعنی ابن عامر وعاصم ویعقوب منصوب پڑھتے ہیں۔

مَعًا وَثَقِّلْہُ وَبَابَہُ ثَوَیٰ ۔۔۔ کَسْ دِنْ وَیَبْصُطْ سِینُہُ فِیْ حَوَیٰ

قولہ معا یعنی بقرہ اور حدید میں جیسا کہ مذکور ہوا **قولہ** وثقلہ یعنی لفظ یضاعفہ اور جو بھی لفظ اس مادے سے سب کی عین کو بعد حذف الف کے ابوجعفر ویعقوب وابن کثیر وابن عامر مشدد پڑھتے ہیں اور باقی قراء الف کو ثابت رکھتے ہیں اور عین کو مخفف پڑھتے ہیں **قولہ** ویبصط یعنی یبصط کو حمزہ وخلف ودوری بصری وہشام ورویس بلا خلاف اور حفص وخلاد وقنبل وابن ذکوان وسوسی بالخلف سین سے پڑھتے ہیں اور باقیین بالصاد پڑھتے ہیں اور وہ نافع وابوجعفر وبزی وروح وکسائی ہیں **ف** **قولہ** معا اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔ قولہ ثقلہ ای ثقل یضاعفہ جاننا چاہئے کہ یضاعف میں چار قراءتیں ہوئیں نصب مع التشدید ابن عامر ویعقوب کیلئے اور رفع مع التشدید ابوجعفر وابن کثیر کیلئے نصب مع التخفیف عاصم کیلئے اور رفع مع التخفیف باقیین کیلئے **قولہ** وبابہ جاننا چاہیے کہ لفظ یضاعفہ اور اس مادہ کے تمام الفاظ کل دس ہیں دو سورہ بقرہ میں یعنی فیضاعفہ اور واللہ یضاعف من اور آل عمران مضاعفہ اور نساء میں یضعفہا اور ہود میں یضاعف لہم اور فرقان میں مضاعف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور احزاب میں یضاعف لہا اور حدید میں فیضاعفہ لہ یضاعف لہم اور تغابن میں یضاعف
پس فیضاعفہ لہ جو سورہ حدید اور بقرہ میں ہے اس کی کل چار قرأتیں بیان ہو چکیں
اور باقی الفاظ میں دو قرأتیں ہوئیں ابن عامر و ابن کثیر و یعقوب و ابو جعفر کیلئے حذف
الف مع التشدید اور باقیین کیلئے اثبات الف مع التخفیف اور الف کا حذف و
اثبات مصنف نے اس لئے بیان نہیں کیا چونکہ تشدید کے لئے حذف لازم ہے
تخفیف کیلئے اثبات

لِی غِشْوٍ خُلْفٌ عَنْ قَوِیٍّ زِنْ مَنْ یَصُ	
	کَبَسْطَةِ الْخَلْقِ وَخُلْفُ الْعِلْمِ زُرْ

قولہ کبسطۃ یعنی بسطۃ میں جو اختلاف مذکور ہوا ہے مثل وزادکم فی الخلق بسطۃ کے
ہے دونوں کا ایک ہی حکم ہے اور یہ لفظ سورہ اعراف میں آیا ہے **قولہ** خلف و
زادہ بسطۃ فی العلم اسی سورۃ میں ہے اور اس میں صرف قنبل کیلئے بالخلف صاد ہے
باقی جمیع قرار کیلئے بلا خلف سین ہے موافق رسم کے **ف** مصرعہ اولی کا اوپر کے
شعر سے تعلق ہے

عَسَیْتُمْ اکْسِرْ سِیْنَهٗ مَعًا أَلَا	غُرْفَةً اضْمُمْ ظِلٌّ کَنْزٌ وَ کَلَا

یعنی یہاں سورہ بقرہ میں قال ہل عسیتم اور سورہ محمد میں ہل عسیتم کو دونوں جگہ نافع بکسر
السین پڑھتے ہیں اور باقیین بالفتح **قولہ** غرفۃ یعنی الامن اغترف غرفۃ میں لفظ غرفۃ
کو یعقوب و ابن عامر و کوفیین نے بضم الغین پڑھا اور باقیین نے بالفتح **قولہ** کلا
اس کی شرح آئندہ شعر میں دیکھی جاوے **ف قولہ** کلا یعنی لفظ دفع بقرہ اور
حج میں دونوں جگہ

دَفْعُ دِفَاعٌ وَاکْسِرْ اِذْ ثَوَی اُمْدُدْ	اَنَا بِضَمِّ الْهَمْزِ اَوْ فَتْحٍ مَدَا

ولولا دفع اللہ الناس کو دونوں سورتوں مذکورہ میں نافع ابو جعفر و یعقوب دفاع

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ الناس پڑھتے ہیں جیساکہ تلفظ کیا ہے یعنی دال کو کسرہ دیکر اور فاء کو فتح اور درمیان فاء اور عین کے الف داخل کر کے اور باقیین کا وہی دفع اللہ الناس رہے گا یعنی دال مفتوح اور فاء ساکن اور ترک الف **قولہ** اسددا یعنی جب انا ضمیر متکلم کے بعد ہمزہ قطعی مفتوح یا مضموم آوے تو ابو جعفر و نافع الف کو حالت وصل میں بھی پڑھتے ہیں اور بعد اثبات کے موافق قاعدہ کے مد بھی کرتے ہیں اور باقیین الف کو حذف کرتے ہیں اور حالت وقف میں جمیع قراء الف کو ثابت رکھتے ہیں **ف** **قولہ** امددا یعنی الف کو ثابت رکھو **قولہ** انا جاننا چاہئے کہ انا کے بعد ہمزہ مضموم صرف دو جگہ آیا ہے انا احیی بقرہ میں اور انا انبئکم یوسف میں اور ہمزہ مفتوح دس جگہ ہے اور ہمزہ مکسور تین جگہ - انا الانذیر سورہ اعراف و شعراء اور احقاف میں۔

وَالکَسرُ بِن خُلفًا وَرَا فِی نُنشِزُ	سَمَا وَوَصلُ اَعلَم بِجَزمٍ فِی زُہَوا

یعنی انا کے بعد اگر ہمزہ مکسور ہو تو صرف قالون ہی کے لئے بالخلف الف ثابت رہیگا اور باقیین کیلئے حذف **قولہ** ورا یعنی کیف ننشز ہا کو بجائے زاء معجمہ کے نافع و ابو جعفر و ابن کثیر و ابو عمرو و یعقوب بالراء مہملہ پڑھتے ہیں اور باقیین کیلئے بالزاء معجمہ **قولہ** وصل یعنی قال اعلم ان اللہ میں حمزہ و کسائی ہمزہ وصلی مانتے ہیں اور میم کو ساکن پڑھتے ہیں بصیغہ امر حاضر اور باقیین ہمزہ قطعی مانتے ہیں اور میم کو مرفوع پڑھتے ہیں بصیغہ متکلم **ف** **قولہ** بجزم ای بالسکون اور ضد جزم کی رفع ہے جاننا چاہئے کہ جو لوگ اعلم کو بصیغہ امر پڑھتے ہیں ان کیلئے ابتداء کے وقت ہمزہ وصل مکسور لاکر ابتداء کریں گے

صُرہُن کَسرُ الضَّمِّ غِث فَتًی ثَمَا	رُبوَۃٍ الضَّمّ مَعًا شَفَا سَمَا

یعنی فصرہن الیک کو رویس و حمزہ و خلف و ابو جعفر بکسر الصاد پڑھتے ہیں اور باقیین بالضم **قولہ** ربوۃ یعنی سورہ بقرہ میں کمثل جنۃ بربوۃ اور مومنون میں و آوینا ہما الی ربوۃ دونوں جگہ ربوہ کی راء کو حمزہ و کسائی و خلف و نافع و ابو جعفر و ابن کثیر و ابو عمرو و یعقوب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضموم پڑھتے ہیں اور باقیین یعنی ابن عامر و عاصم مفتوح پڑھتے ہیں **ف قولہ** معا ای ہنا و ذا المومنین۔

فِی الْوَصْلِ تَا تَیَمَّمُوا اشْدُدْ تَلَقَّفُ	تَلَهَّ لَا تَنَازَعُوا تَعَارَفُوا

یعنی حالۃ وصل میں جتنے الفاظ اس بیت سے چھ بیت تک بیان کئے ہیں سب کی تاءات کو بزی مشدد پڑھتے ہیں اور کل الفاظ تینتس ہیں اور حالۃ ابتدا میں بالاتفاق سب کے نزدیک تمام الفاظ میں تاء مخفف پڑھی جاویگی **قولہ** تیمموا یعنی ولا تیمموا الخبیث سورہ بقرہ میں **قولہ** تلقف یعنی طٰہٰ و اعراف و شعراء میں **قولہ** تلہ یعنی عنہ تلہی عبس میں **قولہ** لا تنازعوا سورہ انفال میں **قولہ** تعارفوا یعنی سورہ حجرات میں۔

تَفَرَّقُوا تَعَاوَنُوا تَنَابَزُوا	وَهَلْ تَرَبَّصُونَ مَعْ تَمَيَّزُوا

یعنی ولا تفرقوا واذکروا آل عمران میں اور ولا تعاونوا علی الاثم مائدہ اور ولا تنابزوا سورہ حجرات میں اور ہل تربصون توبہ میں اور تکاد تمیز من الغیظ ملک میں۔

تَبَرَّجَ اِذْ تَلَقَّوْا التَّجَسَّسَا	وَفَتَفَرَّقَ تَوَفّٰی فِی النِّسَا

یعنی ولا تبرجن سورہ احزاب میں اذ تلقونہ بالسنتکم نور میں **قولہ** التجسسا یعنی جو لفظ کہ تجسس کے مادہ سے آیا ہے اور وہ یہ ہے ولا تجسسوا بالالقاب سورہ حجرات میں اور فتفرق بکم عن سبیلہ انعام میں **قولہ** توفی یعنی ان الذین توفٰھم الملٰئکۃ سورہ نساء میں

تَنَزَّلُ الْاَرْبَعُ اَنْ تَبَدَّلَا	تَخَيَّرُوْنَ مَعْ تَوَلَّوْا بَعْدَ لَا

یعنی لفظ تنزل چار جگہ آیا ہے ما تنزل الملٰئکۃ سورہ حجر میں علی من تنزل الشیطین تنزل علی کل دونوں شعراء میں الف شہر تنزل سورہ قدر میں اور ولا ان تبدل بھن من ازواج احزاب میں اور لما تخیرون سورہ نون میں اور جو تولوا کہ بعد لاء نافیہ کے ہے اور وہ یہ ہے ولا تولوا انفال میں۔

مَعْ هُوْدَ وَالنُّوْرِ وَالْاِمْتِحَانِ لَا	تَكَلَّمُ الْبَزِّیْ تَلَظّٰی هَبْ غَلَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی مع اس تولوا کے جو ہود میں ہے اور وہ دو ہیں فان تولوا فانی اخاف اور فان تولوا دونوں میں ثانی تولوا قائما علیہ اور ممتحنہ میں ان تولوا ہم ہے قولہ لاتکلم نفس الا سورہ ہود میں قولہ البزی یعنی ان تمام الفاظ مذکورہ میں وصل کی حالت میں بزی کیلئے تاء مشدد پڑھی جائیگی اول شعر میں جو لفظ اشدد ذکر کیا ہے لفظ البزی کا اس کے ساتھ تعلق ہے قولہ تلظی یعنی سورہ لیل میں رویس بھی بزی کے موافق ہو کر تا، کو نارا تلظی کی مشدد پڑھتے ہیں

ف قولہ ہب من الہبۃ دعلا ای ارتفع۔

تَنَاصَرُوا ثُمَّ هُدْ وَفِي الْكُلِّ خُتْلِفْ	لَهُ وَبَعْدَ كُنْتُمْ ظَلْتُمْ وُصِفْ

یعنی ولا تناصروا سورہ صافات میں ابوجعفر بھی بزی کے موافق ہو کر تا، کو مشدد پڑھتے ہیں قولہ وفی الکل یعنی ان تمام الفاظ مذکورہ میں بعض نے تاءات کو مشدد نہیں پڑھا ہے بلکہ مخفف پڑھا ہے اور یہ بعض فحام وطبری وحمام روایۃ کرتے ہیں نقاشی سے اور یہ روایۃ کرتے ہیں ابی ربیعہ سے اور یہ روایۃ کرتے ہیں بزی سے قولہ وبعد کنتم یعنی کنتم کے بعد تمنون ال عمران میں اور فظلتم کے بعد تفکہون سورہ واقعہ میں ان دونوں لفظوں میں بھی بالاختلاف بعض نے تا، کی تشدید بیان کی ہے۔ قولہ لہ ای البزی قولہ وُصف بصیغۂ مجہول ہے یعنی دونوں لفظ مذکورہ میں بعض نے تشدید بیان کی ہے بالخلف مگر جاننا چاہیئے کہ مصنف کی کتاب یعنی نشر کے طریق سے یہ نہیں ہے کیونکہ اس کو راوی زینبی عن ابی ربیعہ عن البزی ہیں جو کہ طرق نشر سے نہیں ہیں اسلئے مصنف نے مجہول حکایۃ یہ مذہب بیان کیا ہے۔

وَلِلسُّكُونِ الصِّلَتَا مُدُّوا الْأَلِفْ	مَنْ يُؤْتَ كَسْرُ التَّاءِ طَيِّ بِالْيَا قِفْ

یعنی جن الفاظ میں کہ تا، سے قبل ضمیر ہو یا الف ہو تو اس میں بوجہ اجتماع ساکنین کے مد کردیں گے۔ جیسے کہ عنہ تلہی وکنتم تمنون وفظلتم تفکہون اور الف کی مثالیں یہ ہیں جیسے لا تکلم ولا تولوا ولا تناصروا وغیرہ وغیرہ قولہ من یؤت یعنی ومن یؤت الحکمۃ وصل میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعقوب بکسر التاء بناء للفاعل پڑھتے ہیں اور وقف میں یا پر وقف کرتے ہیں جیساکہ باب الوقف علی المرسوم الخط میں گذرا اور من ان کی قرأت پر موصولہ ہے نہ کہ شرطیہ اور باقیین بناء للمفعول پڑھتے ہیں ف قولہ امدد بصیغہ امر ہے اور القصاء معطوف علیہ الالف معطوف ہے ملکر مفعول ہے فعل امر کا اور للسکون جار مجرور ہے ملکر متعلق مقدم ہے اور لام للسکون میں سببیہ ہے جاننا چاہئے کہ تا یات ہے قبل ضمیر یا الف نہ ہو تو بعض الفاظ میں اجتماع ساکنین علی غیر حدہ لازم آتا ہے اس لئے بعض نے بزی کی قرأت پر طعن کیا ہے مگر چونکہ قرار کو صحۃ روایۃ کے ساتھ پہنچی ہے اور متواتر ہے اسلئے کسی بات کی طرف التفات نہیں کیا جاوے گا۔

وَفِى نِعِمَّا افْتَحْ كَمَا شَفَا	إِخْفَاءُ كَسْرِ الْعَيْنِ حِزْبِهَا صَفِى

یعنی نعماہی سورہ بقرہ اور نعما یعظکم بہ نساء میں دونوں جگہ ابن عامر و حمزہ وکسائی و خلف نون کو مفتوح پڑھتے ہیں اور باقیین نون کو مکسور پڑھتے ہیں اور عین کے کسر کو ابو عمرو قالون و شعبہ مختلس پڑھتے ہیں۔

وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مَعَهُمْ سَكِّنَا	وَيَا يُكْفَرْ شَامُهُمْ وَحَفْصِنَا

یعنی ابو جعفر مع ابو عمرو قالون و شعبہ کے جو اوپر کے شعر میں گذرے ہیں عین کو ساکن پڑھتے ہیں پس ابو عمرو قالون و شعبہ کے لئے دو وجہ ہوئیں اسکان عین کا اور کسرہ مختلسہ اور اور باقیین کیلئے کسرہ خالصہ ہے اور کل قرأتیں اس میں چار ہوئیں کسرہ نون کا مع اختلاس عین کے ابو عمرو قالون و شعبہ کیلئے اور کسرہ نون کا مع اسکان عین کے انہیں کے لئے اور ابو جعفر کیلئے نیز اور فتح نون کا مع کسرہ عین کے ابن عامر و حمزہ وکسائی و خلف کے لئے اور نون اور عین دونوں کا کسرہ باقیین کے لئے اور ورش و ابن کثیر و حفص و یعقوب ہیں۔ قولہ یکفر کو ابن عامر و حفص بالیاء بصیغہ غائب پڑھتے ہیں اور باقیین نون پڑھتے ہیں بصیغہ متکلم اور راء کی حرکت کا اختلاف آئندہ شعر میں آئے گا ف قولہ معہم ای

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مع ابوعمرو قالون وشعبہ۔

وَجَزْمُہُ مَدًا شَفَا وَيَحْسَبُ	مُسْتَقْبَلًا بِالْفَتْحِ سِيْنَ كُتِبُوْا

یعنی یکفر کی راء کو ابوجعفر و نافع و حمزہ و کسائی وخلف مجزوم پڑھتے ہیں اور باقیین مرفوع پڑھتے ہیں پس اس میں کل تین قرائتیں ہوئیں بالیاء اور راء مرفوع حفص وابن عامر کیلئے اور ابن کثیر وابوعمرو شعبہ ویعقوب کیلئے بالنون اور راء مرفوع اور نافع وابوجعفر وحمزہ و کسائی وخلف بالنون اور راء مجزوم **قولہ** ویحسب جب فعل مستقبل ہو جیسے یحسبہم یحسبون یحسبن وغیرہ تو ابن عامر وحمزہ وعاصم وابوجعفر تمام جگہ بفتح السین پڑھتے ہیں جیساکہ آئندہ شعر میں مذکور ہے اور باقیین بکسر السین **ف قولہ** جزمہ ای جزم یکفر **قولہ** مستقبلا کنایہ ہے تعمیم سے۔

www.KitaboSunnat.com

فِيْ نَصٍّ ثَبْتٍ فَأْذَنُوا امْدُدْ وَاكْسِرِ	فِيْ صَفْوَةٍ مَيْسَرَةِ الضَّمَّ انْصُرِ

قولہ فاذنوا یعنی لفظ فاذنوا میں ہمزہ کے بعد الف بڑھا کر اور ذال کو کسرہ دیکر حمزہ و شعبہ پڑھتے ہیں اور باقیین ہمزہ ساکن بغیر حرف مد کے اور ذال کو مفتوح پڑھتے ہیں جیساکہ تلفظ کیا ہے **قولہ** میسرہ یعنی فنظرۃ الی میسرہ کو نافع بضم السین پڑھتے ہیں اور باقیین بالفتح **ف قولہ** فی نص ثبت اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

تَصَدَّقُوْا خِفٌّ نَمَا وَكَسْرُ اَنْ	تَضِلَّ فُزْ تُذْكِرَ حَقًّا خَفِّفَنْ

یعنی وان تصدقوا خیر کو عاصم بتخفیف الصاد پڑھتے ہیں اور باقیین بالتشدید **قولہ** وکسر ان تضل یعنی ان تضل احدٰہما میں ان کی ہمزہ کو حمزہ مکسور پڑھتے ہیں اور باقیین مفتوح **قولہ** تذکر یعنی فتذکر احدٰہما کو ابن کثیر وابوعمرو ویعقوب بالتخفیف پڑھتے ہیں یعنی کاف کو اور باقیین مشدد اور حمزہ اس کی راء کو مرفوع بھی پڑھتے ہیں اور باقیین منصوب پڑھتے ہیں جیساکہ آئندہ شعر میں مذکور ہے۔

وَالرَّفْعُ فِدْ تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ	لِنَصْبِ رَفْعٍ نَلْ رِهَانٌ كَسْرَةٌ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی فتذکر مذکور کی راء کو حمزہ مرفوع پڑھتے ہیں اور باقیین منصوب جیساکہ مذکور ہوا **قولہ** تجارۃ حاضرۃ کو عاصم بجائے رفع کے منصوب پڑھتے ہیں اور باقیین مرفوع۔ **قولہ** رہان یعنی فرہان مقبوضۃ کو ابن کثیر و ابو عمرو بجائے کسرہ راء کے اور بجائے فتح ہاء کے دونوں کو ضمہ پڑھتے ہیں اور بعد ہاء کے الف کو حذف کرتے ہیں جیساکہ آئندہ شعر میں مذکور ہے اور باقیین راء کو مکسور اور ہاء کو مفتوح اور الف کو ثابت رکھتے ہیں بروزن کتاب جیسا کہ تلفظ کیا ہے۔

فَتَىً ضُمَّا وَقَصْرٌ حُزْ دُ وَا	يَغْفِرُ يُعَذِّبْ رَفْعُ جَزْمٍ كَمْ ثَوَىٰ

یعنی فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء ان دونوں فعلوں کو ابن عامر و ابو جعفر و یعقوب و عاصم بجائے مجزوم کے مرفوع پڑھتے ہیں اور باقیین مجزوم **ف** اول مصرع کی شرح اوپر کے شعر میں گذر چکی۔

نَصُّ كِتَابِهِ بِتَوْحِيدٍ شَفَا	وَلَا نُفَرِّقُ بِيَاءٍ ظِلُّ فَا

یعنی کتبہ کو حمزہ و کسائی و خلف کتابہ بصیغہ توحید پڑھتے ہیں اور باقیین بصیغہ جمع۔ **قولہ** نفرق الخ یعنی لانفرق بین احد کو یعقوب بالیاء پڑھتے ہیں اور باقیین بالنون **ف** **قولہ** نص اس کو اوپر کے شعر سے تعلق ہے۔

سُورَةُ آلِ عِمْرَان

سَيُغْلَبُونَ يُحْشَرُونَ رُدْ فَتَى	يَرَوْنَهُمْ خَاطِبْ ثَنَا ظِلٌّ أَتَى

یعنی سیغلبون و یحشرون کو کسائی و حمزہ و خلف بصیغہ غیب پڑھتے ہیں اور باقیین بصیغہ خطاب **قولہ** یرونہم یعنی یرونہم مثلیہم کو ابو جعفر و یعقوب و نافع بصیغہ خطاب پڑھتے ہیں اور باقیین بصیغہ غیب پڑھتے ہیں۔

رِضْوَانَ ضُمَّ الْكَسْرَ صِفْ وَذُو السُّبُلْ	خُلْفٌ فَإِنَّ الدِّينَ فَافْتَحْهُ رَجُلْ

یعنی لفظ رضوان جس جگہ بھی واقع ہو شعبہ اسکو بضم الراء پڑھتے ہیں اور باقیین بالکسر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ وذو الخ یعنی جو رضوان السبل کے ساتھ آیا ہے اس میں شعبہ کا اختلاف ہے اور وہ لفظ یہ ہے ومن اتبع رضوانہ سبل السلام قولہ وان یعنی وان الدین عند اللہ کو کسائی بفتح الہمزہ پڑھتے ہیں اور باقیین بالکسر۔

یُقَاتِلُوْنَ الثَّانِ فُزْ فِیْ یَقْتُلُوْ	تَقِیَّۃً قُلْ فِیْ تُقَاۃً ظُلَلْ

یعنی وان یقاتلون الذین یامرون پڑھتے ہیں حمزہ بجائے یقتلون کے اور باقیین یقتلون پڑھتے ہیں قتل سے تقیہ یعنی یعقوب بجائے تقاہ کے تقیہ پڑھتے ہیں بفتح التاء وکسر القاف ویاء مشددہ اور باقیین تقاہ بضم التاء وفتح القاف والف بعدہا پڑھتے ہیں۔

وَکَفَّلَهَا الثِّقْلُ کُفِیْ وَاَسْکِنْ وَضُمْ	اَسْکُوْنَ تَا وَضَعَتْ صُنْ ظُهْرًا کَرُمْ

یعنی وکفلہا زکریا کو کوفیین بالتشدید پڑھتے ہیں اور باقیین بالتخفیف قولہ واسکن یعنی لفظ وضعت میں شعبہ ویعقوب وابن عامر عین کو ساکن کرتے ہیں اور تاء ساکنہ کو مضموم پڑھتے ہیں جیسا کہ تلفظ کیا ہے اور باقیین عین کو حرکت فتح کی دیتے ہیں اور تاء کو ساکن پڑھتے ہیں۔

وَحَذْفُ هَمْزِ زَکَرِیَّا مُطْلَقًا	صَحِبْ وَرَفْعُ الْاَوَّلِ نَصْبُ صِدْقًا

یعنی لفظ زکریا جس جگہ بھی آوے حمزہ وکسائی وحفص وخلف بعد الف کے ہمزہ کو نہیں مانتے اور باقیین بعد الف کے ہمزہ پڑھتے ہیں قولہ ورفع یعنی اول جگہ جو قرآن میں زکریا آیا ہے اس میں بجائے رفع کے ہمزہ کو شعبہ منصوب پڑھتے ہیں اور وہ لفظ یہ ہے وکفلہا زکریا اور باقی قراء مہموز پڑھنے والے اس لفظ کو بھی اور تمام الفاظ کو اس کے سوا بھی مرفوع پڑھتے ہیں اور شعبہ بھی اس اول کے سوا سب الفاظ میں باقیین کے موافق ہیں۔

زَادَتْهُ نَادَاهُ شَفَا وَکَسْرُ اَنْ	اِنَّ اللّٰهَ فِیْ کَمْ یُبَشِّرُ اُضْمُمْ شَدِّدَنْ

یعنی بجائے نادتہ کے حمزہ وکسائی وخلف ناداہ بالتذکیر پڑھتے ہیں جیسا کہ تلفظ کیا ہے اور باقیین نادتہ بالتانیث پڑھتے ہیں قولہ ان یعنی ان اللہ یبشرک یعنی یبشرک بکلمۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com